



یعنی تم حکم کھلا نہیں اسلام دے رہے ہو۔" روجر فرنگن اپنی منگیلیاں بیچ کر بیٹھا۔

"پتیز... پتیز..." سر ساس دونوں ہاتھ اٹھا کر دھڑلہ انداز میں بولا۔ "کی اچھا! جو کچھ بھی ہے پرہیز کے کچھ ہے قیاسات کو جھگڑنے کا گھر بنانے سے کیا فائدہ؟"

"ٹھیک ہے، ہمیں ذیات میں نہیں اچھا چاہیے۔"

ڈول دھمکنے لگا۔

چلوں عمر کے لحاظ سے پیاس سے اوپر ہی رہے ہوں گے لیکن صحت کے معاملے میں جڑوں پر بھی ہمت لے گئے تھے، آئینوں کا روف خاص تو ہو گیا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں نگار کی کاٹا خورد تھا، روجر فرنگن کچھ سوچ رہا تھا، تھوڑی دیر بعد وہ چونک کر بولا۔

"بھائی! کیا اچھا ہے؟" ان کی طرف توجہ ہو گئے اور فرنگن نے کاروف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا، "تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ سارا سب آپ ہم لے کیا ہے؟"

"کیا یہ ناممکن ہے؟" روجر فرنگن نے۔

"سوال تو یہ ہے کہ ہم ایسا کیوں کریں گے؟"

"تمہارے اس سوال کا جواب دینے بیٹھا تو تمہیں ایک آئینوں کی ضرورت محسوس ہونے لگے گی۔"

"آنا طویل جواب ہو گا؟" ڈول دھمکنے میں کر پڑھا۔

"بھول اب تم آگاہ ہو گئے ہو؟" فرنگن نے سر جھٹک کر کہا۔

"قطار دہنا۔"

کاروف سر ہلا کر دیا، اس کے ہونٹوں پر طنز پر شکراہٹ تھی۔ تھوڑی دیر بعد انھیں محسوس ہوا جیسے وہ جہن کر رہے ہوں اور پھر وہی کیفیت طاری ہوئی جیسی کسی لہٹ کے اوپر جلتے وقت اعصاب پر طاری ہوتی ہے۔ تو یہ ٹرانسندہ جس میں شخص کا احساس قطع نہیں ہوتا تھا، کسی قسم کے سیکڑم پر قائم تھا۔ وہ مستند نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ دفعتاً روجر فرنگن نے آئینوں کا روف سے کہا۔

"اے! یہ سارا سب آپ، تم ہی لوگوں سے تعلق رکھتا ہو؟"

"ہاں، یہی سب ہے۔" آئینوں کا روف نے پراسنوں پیچے میں کہا، "لیکن یہ بات میں وہ فرق ہے کہتا ہوں کہ میں اس سے لاعلم ہوں۔"

"تو پھر میری طرف سے بھی یہی غلطی ہو کر تو فرنگن نے کہا،

"معتدل بات ہے۔" سر ساس سر ہلا کر بولا۔

"میری دانستیں یہی بہتر ہے کہ خاموشی سے حالات کا جائزہ لیا جائے۔" ڈول دھمکنے لگے۔

کر کے کی ضروری حرکت نہ کی، ہی جھٹکا لگا اور وہ دروازے کی

طرف دیکھنے لگے کہ شاید اب کھل جائے لیکن ایسا نہ ہوا۔ پھر ایک دوسرے کا لگا اور حرکت کا احساس ہونے لگا۔ اس بد حرکت اٹھی تھی۔

"خدا کی پناہ۔" سر ساس نے طویل سانس لے کر تھوڑے کچھ جڑوں کا جائزہ لیا اور آہستہ سے بولا۔ "ہم شاید کسی سب میرین میں مسافر کر رہے ہیں۔"

گرتی کہ نہ بولا۔ ہر ایک کی آنکھوں میں انہیں کے آثار تھے، اسی طرح کئی حث کوڑ گئے۔ آخر سر ساس تنک بنگل کر بولا۔ "بڑی عجیب بات ہے کہ ابھی تک کسی ایسے فرد سے ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔ جہاں حالات کی خدمت داری اپنے سر لے سکتا۔ اس سے پہلے مجھے جہاں جہاں دکھا گیا تھا، وہاں بھی اپنے علاوہ اور کوئی نہیں دکھائی دیا۔۔۔ آخر سر بحالت لاعلمی اس سب میرین تک پہنچا اور تھوڑے سے ملاقات ہوئی۔"

"غالباً ہر ایک کی یہی کہانی ہے۔" ڈول دھمکنے لگا۔ اور بغیر دونوں کو دیکھنے سے سر ہلا کر اس کی تائید کی۔

"کتنی عجیب بات ہے کہ ہم ابھی تک اپنے انوکھ انداز سے واقف نہیں ہو سکے۔"

"واقعی بڑی عجیب بات ہے۔" سر ساس فرنگن بولا۔

آئینوں کا روف خاص تھا۔ آنکھوں میں کبھی بے فکر کا تاثر پایا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بولا۔ "مگر سب میرین ہے تو غیر معمولی تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔"

"ہمیں مدد مانگھونے کی کوشش کرنی چاہیے۔" ڈول دھمکنے لگا۔

"میں اس کا مشورہ نہیں دلاں گا۔" کاروف نے کہا۔ "معاملے کی نوعیت کو سمجھنا پہلا قدم ہونا چاہیے۔"

"کاروف کا مشورہ مناسب ہے۔" سر ساس بھی بولا۔

"لیکن ایسی صورت میں جبکہ ہم ایک دوسرے پر بھروسہ نہیں اس معاملے کی نوعیت تک کیے پہنچ سکیں گے؟" فرنگن نے کہا اور سگریٹ سواگ لگنے لگا۔

"یہ بھی درست ہے۔" سر ساس نے تھوڑی سانس لی۔

"بہر حال بات کسی طرح بھی آگے نہیں بڑھ سکتی۔" ڈول دھمکنے بولا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہم جہاں لے جانے جا رہے ہیں کو وہیں پہنچ کر کچھ معلوم کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔" کاروف نے کہا۔

"اے... وہ دیکھو۔" روجر فرنگن نے اشارے کی گدی بھی جوڑ ہے۔ دفعتاً روجر فرنگن پر مسرت لہجے میں بولا، "وقت گزرا رہی ہے اس سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟"

"اور سائید لوگوں میں تو کچھ بھی موجود ہیں۔" ڈول دھمکنے

اس سے بھی زیادہ مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

سر ساس اور کاروف سبید کی کچھ سوچے جا رہے تھے۔

فرنگن اور ڈول دھمکنے کے اصرار پر بھی ان دونوں میں سے کوئی اس تفتیش اوقات پر تیار نہ ہوا۔ آخر وقت دہی دونوں ری کھینے بیٹھ گئے۔ سر ساس اور کاروف دروازے کے قریب جا بیٹھے اور ان دونوں کو پرتشوش نظروں سے دیکھنے لگے۔ "کیا خیال ہے؟"

سر ساس نے کاروف نے آہستہ سے پوچھا۔

"اگرچہ فرنگن کی بات کر رہے ہو تو میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس وقت اپنی حماقت بآب قوم کی نمائندگی کر رہا ہے۔" روجر فرنگن نے سانس لے کر کہا۔

رواجی و مصلحتی کا یہ ہے؟

"میں یہ کہہ رہا تھا کہ دونوں لاپرواہی کی اداکاری کر رہے ہیں۔"

"اسے میں ضرور تسلیم کر لیں گا۔" سر ساس نے طویل سانس لے کر کہا اور اپنے پاس میں تھا کو بھرنے لگا۔

وہ دونوں ری کھینے میں غوطے ڈول دھمکنے سائید بورڈ سے ایک بوتل دو گلاس اور نوٹس کا ساٹن لٹا لٹا تھا۔ وہ گھونٹ گھونٹ پیتے اور اپنے پیچھے جاکے جا رہے تھے۔ کبھی کبھی کوئی اپنی کامیابی پر غرور بھی کرتا تھا۔

اچانک دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ سر ساس اور کاروف چونک کر دوسرے طرف ہو گئے۔ سلائیڈنگ ڈور پرک کر چلا کر اندر چلا گیا تھا۔ پھر فرنگن اور ڈول دھمکنے بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

دروازے کے دوسرے کمرے کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دونوں بھی آہستہ آہستہ پچھلے بڑے دروازے کے قریب آ پہنچے۔ دوسری طرف کا کمرہ اس کمرے سے بہت بڑا تھا۔ فرنگن نے آگے بڑھ کر دوسرے کمرے میں داخل ہونا چاہا لیکن کاروف اسے روکنا ہوا آہستہ سے بولا۔۔۔

"خیر، دروازہ بازی مناسب نہیں۔"

اچانک دوسری طرف سے ایک سیوا فم آئی ان کے سامنے انگڑا ہوا اور ان کے کچھ کھینے سے قبل ہی بولا، "ابھی تم اندر نہیں آ سکتے۔ میرا پاس عبادت کر رہا ہے۔"

"تم کوں ہو؟" کاروف نے پوچھا۔

"جوزف مگوٹا۔"

"تمہارا باس کون ہے؟"

"کیا تم نہیں جانتے؟" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جانتے ہوں تو پوچھ رہی ہوں؟" سر ساس بولا۔

"تو پھر تو ہی خواہ مخواہ میں گرفتار کر لیا ہے۔" جوزف نے بھلا کر کہا۔

"گرفتار... کیا مطلب؟"

"پتا نہیں، تم لوگ کون چور کیا چاہتے ہو۔" جوزف انھیں غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

"ہم ہفتہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا انوکھ کون ہے؟"

"انوکھ... جوزف کی آنکھیں جڑ سے جھلکیں۔

"ہاں، انوکھ۔ اور اس حرکت کا مقصد کیا ہے؟"

"اچھا، اچھا۔۔۔ جوزف ہر کار بولا، "میں سمجھ گیا، تم شاید یہ باند کرنا چاہتے ہو کہ تم بھی قیدی ہو۔"

"محض باند ہی کرنا نہیں چاہتے بلکہ یہ حقیقت ہے۔"

"تب تو بڑی اچھی بات ہے۔ دوسرے چھوٹے۔" جوزف خوش ہو کر بولا۔

"اے! تو تم ہیں یہ باند کرنا چاہتے ہو کہ تم بھی قیدی ہو؟"

"ہاں، میں کرنا چاہتا ہوں بلکہ یہ حقیقت بھی ہے۔"

"کیا تمہارا باس کوئی ام آدمی ہے؟"

"پتا نہیں۔"

"کیا تمہارے اور کسی ملک سے تعلق رکھتا ہے؟"

"اگر وہ مناسب ہے کہ تو خود ہی بتا دے گا۔"

"کتنی دیر میں عبادت ختم کرے گا؟"

"میں نے پتہ نہ پڑھا۔"

انہیں فرنگن نے اپنے کمرے سے کانا بدیل کر کے میں جھانک کر تیار تھا۔ انھیں جھانک کر دیکھ کر اس نے دوسروں کو بھی اس جانب متوجہ کرانے کی کوشش کی تھی۔ انھوں نے ایک آدمی کو ایک گٹھ میں سر کے بل کھڑے دیکھا۔

"ہم۔۔۔" جوزف نے تعلق کرانے چمکنے کہا۔ "عبادت کر رہے ہیں۔"

"میں نسل اور مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟" سر ساس نے جڑ سے پوچھا۔

"میں نے آج تک معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔"

"کس ملک سے تعلق ہے؟"

"میں عکرائیہ کا باشندہ ہوں اور باس اپنے باندے میں خود ہی بتا دے گا۔"

"تم نہیں جانتے؟"

"خدا ہی جانتے کہ میں کیا کیا نہیں جانتا۔" جوزف نے تھوڑی سانس لے کر کہا اور ایک تکرار بول کر بولا، "دیکھو مشر، اگر تم تو لوگوں کی قیدی ہیں تو میں اپنا شکر ادا کر کے کاغذ قلم دو۔"

کس بات کا شکریہ؟

"جس پہل کوئی تکلیف نہیں ہے، خصوصیت سے اس کا تو بہت بہت شکریہ کرتے ہیں جسے شہزاد کی تکلیف نہیں ہونے دی۔" "کیوں نکاس کے بجائے؟" اسی لمحے آواز آئی جہاں وہ آویس کے بل نکلا تھا۔ دھنسا دھنسا کر اسی جیسے چہرے پر آئی۔ انھوں نے دیکھ کر کہا۔

"کیا ہم اندازہ کرتے ہیں؟" سرٹاس نے اس سے پوچھا۔ "یقیناً ضرور... مجھے بعد غرضی ہوگی۔" جواب دیا۔

وہ چاروں اس کمرے میں داخل ہوئے جو صرف چھپے ہوئے تھا۔ اس کا پاس، ان کی پشتوں کو آگے بڑھا۔ وہ چاروں اُسے غور سے دیکھ رہے تھے۔ لیکن انھیں اس کے چہرے پر حرارت کا کوئی علاوہ ادھک بھی نہ دکھائی دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی لمحے انھیں وہیں چھپ کر چھپا کر لکھا ہوگا۔ "تم کس طرح قیدی بنائے گئے تھے؟" سرٹاس نے اس سے پوچھا۔

"تم انگریز معلوم ہوتے ہو؟" انہی نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"تھوڑا خیال درست ہے۔"

"لیکن تم اپنی قوی روایت سے ہٹ گئے ہو۔"

"کیا مطلب؟"

"تعارف کے بغیر ہی گفتگو شروع کر دی۔"

اس جیل پر فرینکلن ہنس رہا تھا۔

سرٹاس نے خفیت ہو کر کہا۔ "میں تمس دہی ہوں۔"

"میں عمران... اس نے ہاتھ بڑھا کر بڑی گرم جوشی سے صاف کیا۔

"اور یہ حضرات اگر مناسب سمجھیں گے تو خود ہی اپنا تعارف کر لیں گے۔" سرٹاس نے کہا۔

"باتیں کرنے کے لیے ایک ہی آدمی کافی ہے۔" عمران اجماع انداز میں بولا۔

"تم مجھے جنوب مشرقی ایشیاء کی ملک کے باشندے معلوم ہوتے ہو۔"

"تھوڑا خیال درست ہے۔"

"تھوڑی گرفتاری کی وجہ؟"

"غلط فہمی۔"

"کیا تم ہم سے بیٹھے کو بھی نہ کہو گے؟" دھنسا فرینکلن بولا۔ "میں

اپنی قوم سے متعلق ہوں جو تعارف کے بغیر ہی سب کچھ کر رہی ہے۔"

شکل میں سے غائب ہو کر چلا گیا۔ عمران نے سرٹاس کی طرف اشارہ کیا جس پر وہ ہلکا سا ہنسنے لگا۔ "جس طرح نہ ہوگا۔"

وہ چاروں بیٹھے گئے تو سرٹاس نے کہا۔ "تم کسی غلط فہمی کا ذکر کیسے کرتے؟"

"میں محض غلط فہمی کی بنا پر۔ وہ چنانچہ نہیں تھیں جن کے قریب

میں نے ضرورت رکھنے کی کوشش کی تھی۔"

"تھوڑی بات یہ بھی کہ میں نہیں آئی۔" سرٹاس نے کہا۔

"کتنی دیر تک کمرہ ان چٹانوں پر تھکے، کہ وہ بیٹھے اور دھیر چلنے

کو بہتے تو ان چٹانوں نے تیرا شوق کر دیا۔"

"تیرا شوق کر دیا؟"

"ہاں، بہت تیزی سے۔ اور پھر ہم ان چٹانوں سے ٹکے ہوئے

ایک بہت بڑے ہل میں جا گئے۔ وہاں سے ہمیں اس کمرے میں منتقل

کر دیا گیا۔"

"بہت زیادہ نفیس ہیں تو نہیں تھے؟" فرینکلن نے ہنس کر پوچھا۔

"یہ دبا ہوگا۔" اس نے جوہف کی طرف اشارہ کر کے بڑی خصوصیت

سے کہا۔ "میں قوی تائی نہیں۔"

"تیر کی طرح جی بڑا ہو سکتی تم بہر حال قیدی ہو۔" سرٹاس بولا۔

"لیکن قیدیوں سے اتنا اچھا سلوک تو نہیں کیا جاتا۔" ہمیں یہیں

رہنی تکلیف نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔

"مگر تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ قیدی نہیں بلکہ کسی کے جہان ہو...؟"

فرینکلن نے پوچھا۔

"جہان ہی مجھے کوئی کام چاہتا ہے۔ بہر حال میرا جہان کوئی بھی ہو"

اس نے مجھے زندگی کی ان گھنٹوں سے نجات ضرور ملا دی ہے۔ یہ

کوئی میوہ ختم ہے۔ اس کے لیے دھنا تھوڑی باتیں فراہم کرنی پڑی ہیں

لیکن اب اس ملک سے ہی نجات مل گئی۔"

"بہسی نیزانوں کا بھی کوئی آدمی نظر آیا؟" ڈول دے نے پوچھا۔

"نہیں سب کچھ میں دبانے سے فراہم ہو چکا ہے۔" ناخن کے

پے میں دھاوا، ناخن کی تیرے سر کی ہل آ رہی ہے۔ سب کچھ اسی طرح

فراہم ہو چکا ہے۔ سارے معاملات کے میں ایک ایک ہیں۔"

"لیکن تمہیں ان باتوں کا استعمال کیسے معلوم ہوا تھا؟" سرٹاس

نے پوچھا۔

"ایک فہمی آواز نے بتایا تھا؟"

"کہاں ہیں وہ ہیں؟"

"اس طرف... عمران نے ایک جانب ہاتھ اشارہ کیا۔ "میں"

نہیں دکھاؤں۔" وہاں ایک جگہ بڑے سے سوکے پودے پر دست پڑا

سوکے ٹھیکہ تھے۔ یہ دیکھو۔ اس میں ایک گلاس ٹھکانا بیٹھ

کرتے جا رہا تھا۔ عمران نے سرٹاس کو ایک سوکے پودے پر انگلی رکھ دی تھی

یہ گلاس ٹھکانا دی ادا تھی، وہ لکھ ایک تھے سے ایک تیرے

برآمد ہوئی جس پر پانی کا گلاس لکھا ہوا تھا۔ "تمہیں سے کسی کو ضرورت

ہے، ٹھیکہ پانی کی باتیں ہی جاتوں؟" عمران نے ایک ایک کا

چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔ کوئی کچھ نہ بولا۔ آخر وہ پانی کا گلاس

چراغ کیا۔

"کیا ٹھیکہ کرے میں ایسے میں نہیں ہیں؟ جوہف نے پوچھا۔

"نہیں۔" سرٹاس نے جواب دیا۔

"تب تو شاید تھوڑی ضروریات بھی اسی کمرے سے پوری ہو گئی۔"

"یقین نہیں آتا کہ تمہارے یہ زبان ہی کے آدمیوں میں سے

نہیں ہو۔ انہوں نے کاروف پہلی بار بولا۔

"سال رہے یہ کہ تھوڑی رہے مانے میرا کیا لگ سکتی ہے؟" عمران

نے سرٹاس کو کہا۔ "جو تھوڑا دل چاہے، بجتے دہو۔" پھر پوچھ کر ہی "میں

نے کبرستانی؟"

"اور تمہیں اس سے کوئی پریشانی نہیں ہے؟"

"پریشانی اس وقت ہوتی، جب یہ ملک مجھے سے مزدوری کر لیتے

اور دوست کی روٹی منادیتے۔ یہاں تو خوشی ہی پیش ہے۔ خوب

یاد کیا، ایک جن نصیحتوں کا بھی ہے۔"

"اچھا، فرینکلن نے سچا کانا اٹھا کر سرٹاس کے ساتھ کہا۔ "درا بانا تو،

وہ میں بھی۔"

عمران نے پھر ایک پیش سوکے پودے پر انگلی رکھ دی، پہلی ہی گلاس

کے بعد ایک سے دوسرے مل سوائی آواز سنائی دی۔ "میں پھر ایک بار کچھ

سات منٹ ہوتے ہیں، آج کی نصیحت سنو، ایسا اوقات اپنے حواس

بھی دھوکا دیتے ہیں۔ اس لیے اپنی سمجھ بکھڑ تو نہیں کر سکتے۔ بہتر

یہی ہے کہ تم اسے اتنے دالی نسلوں پر چھوڑ دو۔ وہی اس کا فیصلہ کر

سکیں گی کہ تم کمرے سے کھسکے... خدا حافظ؟"

"تم نے دیکھا؟" عمران ان کی طرف ہنر کر رہا۔

"کیوں، جانی احقرت کا بھی کوئی نہیں ہے یا نہیں؟" ڈول دے

نے ہنس کر پوچھا۔

"میں تو گول فرزند کا؟"

"ہاں میں بھی پوچھ رہا ہوں کہ کوئی میں دبانے سے عورت

بھی براہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟"

"بالکل ہے۔" عمران نے عجیبی سے کہا۔ "لیکن میں اُسے

دبانے کی خود میں ہمت نہیں پاتا۔"

"کیوں؟" فرینکلن نے شرارت کیز سرٹاس کو پوچھا۔

"چنانچہ کس قسم کی نکل گئے؟"

"اچھا، اب میرے کہنے سے دباؤ؟" فرینکلن نے کہا۔

"ہرگز نہیں، تم چاہتے ہو تو خود ہی دباؤ۔ یہ رہا اس پر

گول فرزند لکھا ہوا ہے۔"

فرینکلن آگے بڑھا اور پھر اپنی پیش سوکے پودے پر انگلی رکھ دی جس

کی طرف عمران نے اشارہ کیا تھا۔ "درا ہی باتیں جانب دیوار میں ایک

خط پڑا ہوئی ادا اس سے ایک سیلہ قلم حرکت برآمد ہوئی، وہ جون آفر

اور عاصی تو انا تھی۔ فرینکلن پیش سوکے سے انگلی چٹائی نہ پاتھا کہ وہ

اُس کے شلے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ "میں..."

ڈول دے نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ فرینکلن نے بھی چہرہ

ہوئی جیسی کے ساتھ جیو کر ادا ہو چکے ہوٹ گیا۔

"دیکھ کھول طلب کیا تھا؟"

"یہ تو میرے قہر کے طعنہ پر۔"

"تم میری تو نہیں کہہ رہے ہو؟" انھیں نکال کر سخت لہجے

میں بولی۔

"اسی کوئی بات نہیں، تم جا سکتی ہو۔"

"اب دایمی نامکس ہے؟"

"کیا مطلب؟"

"جب تک اس زندہ ہوں، تمہیں میرے ساتھ رہنا ہوگا۔"

"وہ دراصل... سرٹاس نے کچھ کہنا چاہا۔

"تم خاموش رہو۔" وہ ڈپٹ کر بولی۔

سرٹاس پر اساتہ بنا کر دیا گیا وہ فرینکلن کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے

کمرے کی طرف کھینچنے لگی۔

"یہ مناسب ہے؟" ڈول دے نے خوف بھرا لہجہ بولا۔

"تم ہی اپنے کام سے کام لکھو۔" ڈول دے اس پر آٹ پڑی۔

"میں معافی چاہتا ہوں۔" فرینکلن اس سے ہاتھ ہٹانے کی

کوشش کرتا ہوا بولا۔

"حقائق دیکھا تو گے؟" وہ اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر

رہی ہوئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" ڈول دے نے ان دونوں کے درمیان ک

کے لیے بڑھاپی تھا کہ جوہف چھٹ کر راہ میں جا رہا ہو گیا۔

"لوگ عورت کے مقابلے پر... وہ عورت ہے نہیں گلیں گے؟" سرٹاس

"یہ شک کہ رہا ہے، سوکڑا ڈول دے؟" انہوں نے کاروف

بولا۔ "تم دخل مت دو۔"

ڈول دے جوہف کو قہر آلود نظروں سے گھورتا تھا، چھپے ہوئے

گیا۔ "ہاں دونوں کے درمیان کش مکش جاری تھی۔ دھنسا لڑائی نے

131



فریبن کو کر بلا کر فریبا۔

یہ نیا دلی ہے۔ سربا میں بول پڑا۔

اس کے بارود کوئی آگ نہیں پڑے گا۔ جھڑ پڑا۔

مردان خاصا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ہانک ہانک کی سی

شوری کی جھلکیاں تھیں۔ کاروں تیری سے عمران کے قریب پہنچ کر

آہستہ سے بولا۔ تم تو کہہ رہے کہ تم ان میں سے نہیں ہو۔ پھر بھارا

آدمی دھل اندازی کیوں کر رہا ہے؟

اس لیے کہ وہ ٹکی بھی اسی کی طرح سیاہ فام ہے۔ تمہاری

نسل والی جوتی تو پر گڑھ زل زور تھا۔

دھنڈا فریبن کو جھپٹنے لگا کیونکہ وہ ٹکی اب اسے اپنے مفید

پیکلے دانوں سے بھینچوڑنے لگی تھی۔ وہ ایک بار گرا تھا پھر نہیں

اُٹھ سکا تھا اور وہ اسے دلو پر بٹے کبھی اس کے شانے پر سٹے

بار رہی تھی اور کبھی بازو پر۔

مد ہو گئی۔ ڈھول دے پھر دھل اندازی کے لیے بڑھا۔

اسی وقت ایک بھاری بھر کم آواز کے میں ہو گئی۔ شہر جاؤ

دیر نہ پھٹا گئے۔ یہ لڑکی تو چاروں پر بھاری پڑے گی اور ہو سکتا ہے کہ

تم میں سے کسی کی موت واقع ہو جائے۔ لہذا صحت اسی کو محفوظ ہونے

دوس نے اسے طلب کیا تھا۔

تم کون ہو؟ سامنے آؤ۔ سربا میں نے فیصلے پہنچیں کہا۔

میں صوف ایک آواز بول۔

یہ سب کیا ہے؟ آخر میں جس بے جا میں کیوں دکھا گیا

ہے؟ ڈھول دھنسنے پوچھا۔

وقت آنے پر سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

اُدھر فریبن ہانک خاصا اُدھے جس حرکت ہو گیا تھا۔

پتا نہیں آتا کہ بے ہوش ہو گیا تھا یا بے ہوش کی ادوا کی گئی تھی۔

لڑکی اسے چھوڑ کر بہت گئی۔

کیا یہ لڑکی؟ جھنڈے نے اس سے پوچھا۔

تم غصہ ہی دیکھو۔ مجھے زندہ مردہ کی تیز نہیں ہے۔ وہ بول پڑا

سے بولی۔ اور پھر وہ کسی اس پر جھک پڑے۔ اس بار عمران بھی ان کی

شام تھا۔

سامنے تو بیل ہی ہے۔ جھنڈے نے کہا۔

بازو اور شانے سے عمران بہرہ پہلے۔ ڈھول دھنسنے کی آواز

میں بولا۔ لڑکی واقعی سے کھڑی رہی۔

اب تو چارو نا۔ جھنڈے نے اس سے کہا۔

کیا یہ زندہ ہے؟ لڑکی نے پوچھا۔

میں صوف بے ہوش ہو گیا ہے۔

تب پھر اس کی زندگی میں میری دوا ہی مانگن ہے۔ یا تو یہ مر

جائے یا میں مر جاؤں۔

آخر اس نے ہوش کی وجہ؟ عمران نے پہلی بار اس سے سوال کیا۔

دھوکا دینے کے لیے اس نے ہوش کو پر گرا کر فریبن کو دکھ دیا گیا

ہے ورنہ حقیقتاً وہ شادی کا بن ہے۔

شادی کا بن... عمران نے خوف زدہ ہونے میں دیر لیا۔

ہاں، جیسی اس بن کو دہلے گا، اس کی شادی کسی نہ کسی

سے ہو جائے گی۔

تو گویا تمہاری شادی سرفریبن سے ہو گئی ہے؟

اے... تو اس کا نام فریبن ہے۔ بھلیا نا نام ہے۔

وہ سب فریبن کو چھوڑ کر ان کے مکان سے نکلے گئے تھے۔

میں نے پوچھا تھا، کیا واقعی شادی ہو گئی ہے؟ عمران نے

پھر اسے مخاطب کیا۔

ہاں، واقعی شادی ہو گئی ہے۔

تو کیا شوہر کو اس طرح کا شاور بھینچوڑنا ضروری تھا؟

پھر اسے کس طرح معلوم ہوتا کہ اس کی بوری بول۔ یہ تو

بے تعلقی کا اظہار تھا۔

بھلا شاور فرمایا۔

تم بھی میں دبا کر دیکھو۔ لڑکی نے عمران سے کہا۔

مزد... عمران سہا کر بولا۔ لیکن ایسے حالات میں نصیحت

کا بنی دینا پسند نہ کروں گا۔ پھر اس نے جی ڈی میں دیکھنا دیا۔



132

بائیں جانب سے آواز آنے لگی تھی۔

تم ایک ایسے ریگستان میں کھڑے ہو جہاں تمہارے علاوہ

اور کوئی نہیں ہے۔ کیا تم سوچے گئے لیکن اس وقت قدم بڑھاؤ گے؟

پھر گزرتیں۔ ورنہ اپنی اس کتا کی بنا پر موت کے منہ میں بھی جا

سکتے ہو۔

منا، تم لوگوں نے؟ عمران نے من کی جانب مڑ کر کہا۔ کوئی

پکھنہ بولا۔ سیاہ قلم کی بے ہوش فریبن کے پاس بیٹھ گئی تھی اور وہ

نیچوں اس کے گرد کھڑے پڑے خوش لکھوں سے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

☆☆

عمران اور جھنڈے کے اچانک اس طرح غائب ہونے کے بعد

انھوں نے بھول کر گھیر لیا تھا جو اب بھی اسی حالت میں مقیم تھا، جس کی

تحریر صوف اور مدنی کر رہے تھے۔ بالکل اب بھول کر اب اس میں آگیا

تھا لیکن اس کے اس میں کوئی اور نظر نہیں آتا تھا۔ صوف، مدنی اور

چوہان اس حالت میں کھس پڑے جس میں بالکل مقیم تھا تیوں کے

ہاتھوں میں لپکا لپکتے۔ بالکل نے انھیں دیکھا اور سب کچھ غفلت نظر

آنے لگا۔ ملک... کون ہو، تم لوگ؟

ہم صوف نے پوچھا چاہتے ہیں کہ وہ کہاں ہے جس کے پاس

تم عودت آن کر گئے تھے؟ صوف بولا۔

خدا جانے، کیسی بات کر رہے ہو؟ میں صوف کیوں بھٹنے لگا؟

چلو، یہی بتا دو کہ یہیں رات کو تمہاری کتنی کٹے سمندر میں

چکر کیوں کاٹ رہی تھی؟ مدنی نے پوچھا۔

اس میں کوئی خرابی واقع ہو گئی تھی۔

مکنتی دیر تک واقع رہی تھی؟ مدنی نے سوال کیا۔

یہ تو یاد نہیں۔ ہم غریب کو گئے تھے کہ اچانک وہ واقعہ ہو گیا۔

اس خرابی پر قبضہ پانے کے بعد ہم واپس آ گئے تھے لیکن اس میں

ایسی کون سی خاص بات تھی جس کے لیے تم نے مجھ پر ریوا اور تن لے

لیں؟ بھول نے خوف زدہ انداز میں کہا۔

تمہاری اس حرکت کی اطلاع عمران کو دی گئی تھی اور وہ

جھنڈے کے ساتھ چل پڑا تھا، تمہاری خیریت دریافت کرنے۔ چوہان

نے بتایا۔

میں کیا ہاؤں کہ تم اس عمران کی بات کر رہے ہو۔

اسی عمران کی جس نے تمہیں دیکھیں سے بچا تھا۔

کیسے دشمن... کیا عمران؟ میں کہہ نہیں جانتا۔

اسے یہیں کیوں نہ ختم کر دیں، کہیں اسے جلنے کی کیا

مزدت ہے؟ چوہان بولا۔

لاش یہیں پڑی، وہ جلنے لگی، یہ پوچھنے کی پہلوں طرف۔

مدنی نے کہا۔

ت... تم لوگ کیسی باتیں کر رہے ہو؟ بلاول گھٹی گھٹی سی

آواز میں بولا۔

پچھلی رات تم فعلی والا سی لگا کر عمران کے فیٹ کے اس پاس

منڈلاتے رہے تھے؟ صوف بولا۔

آف فوہ... تو اس کی بات کر رہے ہو۔ دفعتاً بلاول نے

پٹا لکھایا۔

ہاں، اسی کی۔ صوف اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

میں کیسے یقین کر لوں؟

کیس بات پر؟

کہ تم کو اسی کے آدمی ہو۔

میں نے پوچھا تھا کہ تم کبھی رات اس کے فیٹ کے آس

پاس کیوں منڈلا رہے تھے؟

میں صوف اسی کو بتاؤں گا، اگر تم اس کے آدمی ہو تو مجھے اس

کے پاس لے جاؤ۔

کیا میں تمہارے دماغ میں کوئی ٹھکر لکھوں دلیں؟ چوہان

انھیں نکال کر بولا۔ ہم تم سے اس کا پتہ پوچھنے آئے ہیں اور تم کہہ رہے

ہو کہ میں اس کے پاس سے نہیں۔

تو کیا واقعی وہ غائب ہو گیا ہے؟

وہ اسے صوف چھوڑتے سے، مجھ کو لے گئے ہیں۔

یقین کرو۔ بلاول بھڑائی ہوئی آواز میں بولا۔ میں نہیں

جانتا کہ وہ کہاں ہے۔

میں کتنا ہوں؟ اسے گولی بارود۔ ہمارے پاس اور بھی دماغ

ہیں۔ مدنی نے کہا۔

ظہور میری بات سنو۔ بلاول دونوں ہاتھ اٹھا کر بولا، کیا

تم لوگ اس کے سارے معاملات سے واقف ہو؟

ضروری نہیں ہے۔ ہم اتنا ہی جانتے ہیں، جتنا مناسب

ہمارے لیے ضروری ہو تا ہے۔

کیا اس نے تمہیں ٹھکر چٹاؤں کے بارے میں بتایا تھا؟

اب اس نے کی کوشش کر رہے ہو؟ صوف نے انھیں پچھلیں

میری بات کا جواب دو۔

نہیں، متحرک چٹاؤں سے تمہاری کیا مراد ہے؟

صوف کی کسی جگہ اچانک اچھرنے والی پٹائی جو حرکت بھی

کرتی ہیں۔

133

اب یہ پاگل بن کا دھنگ نہ لے گا۔ چون بولا۔  
 نہیں مشر میں کچھ رہا ہوں میں نے انھیں دیکھا تھا  
 مشر عمران ان کی تلاش میں تھے۔  
 جو اس۔۔۔  
 میری کہیں نہیں آتا کہ میں کیا کروں۔ وہ مجھے بالکل تنہا چھوڑ  
 گئے ہیں۔ اب کوئی بھی نہیں دکھائی دیتا۔  
 کن کی بات کر رہے ہو؟  
 جنھوں نے مجھے آواز نہ بنایا تھا۔  
 ان میں سے کسی ایک کا نام بتاؤ تاکہ ہم تمھارے سچے یا  
 جوت کا اخلہ لگا سکیں۔  
 وہاں بروٹ کا ہم سنا ہے؟  
 ہاں، وہ کہاں ہے؟ چھان چلی ہے بولا۔  
 اب وہ کہاں بھی نہیں ہے۔ وہ ادا اس کے آدمی اب  
 نہیں دکھائی دیتے۔  
 پہلے کہاں تھے؟  
 اسی عمارت میں۔۔۔ مجھے تنہا چھوڑ گئے ہیں۔  
 تو اسی نے تمھیں محنت کے روپ میں عمران کے پاس  
 بھیجا تھا؟  
 ہاں، اسی نے بھیجا تھا لیکن کل نہیں مل سکا میں اپنے طور پر  
 ان کی تلاش میں گیا تھا۔  
 اور پھر اس رات کو اپنی کشتی کٹے سمندر میں کیوں لے  
 گئے تھے؟  
 "وان بروٹ ہی نے بھیجا تھا لیکن وہ نہیں بتائی تھی اور جب  
 کشتی چکر لگنے لگی تھی تو میں نے اس کی وجہ پوچھی لیکن ساتھیوں  
 نے شیفن خلیج کے علاقہ اور کوئی وجہ نہیں بتائی تھی۔"  
 "وان بروٹ نے تمھیں عمران کے پاس کیوں بھیجا تھا؟"  
 "اس نے کہا تھا کہ مشر عمران کو ہر حال میں متحرک چنانوں تک  
 پہنچنا ہے۔ تم جانا اس سے بڑے زور۔ اس پر یہ ظاہر کرنا کہ تم نے  
 میرے خوف سے عزت کا جھنڈا ہلا ہے۔"  
 صفدر طویل سانس لے کر رہ گیا۔  
 "کیا میری باتوں پر یقین نہیں آیا؟ بلکل کچھ دیر بعد بولا۔  
 کسی حد تک۔۔۔" صفدر سر ہلا کر بولا۔  
 "اس میں شہر بار بھی جوت نہیں ہے لیکن یقین کر دو کہ میں  
 نے مشر عمران کو اپنے ساتھ نہیں چھوڑنے کی دعوت ہرگز نہیں دی تھی۔"  
 "اور یہ بھی نہیں کیا تھا کہ اسے جی بات بتا دیتے۔"

مجھے بتا دیتا۔ مجھے یہی اپنی جان بچانی تھی اور میں بڑے وثوق  
 کے ساتھ کہتا تھاں کہ اگر وہ بروٹ اور اس کے دوسرے ساتھی میری  
 نفروں سے اجکل نہ ہونگے جیسے تو اس کے بارے میں اب بھی کچھ نہ کہتا  
 فواد میری کھال ہی کیل نہ آتا دیتے۔  
 صفدر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور دھیر دھیر گردہ گئے۔  
 "تو اب تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"  
 "تو پھر کہاں جاؤں؟ ایک طرف وہاں بروٹ کا خوف ہے اور  
 دوسری طرف تمھارا میں تو کسی کے ساتھ بھی وفاداری نہ بنا سکا۔"  
 "نہیں ہمارے ساتھ چلنا ہے۔" صفدر نے کہا۔  
 "کہاں۔۔۔؟"  
 "جہاں وہ نہیں۔ تمھیں صفدر کے دیکھے نہیں رکھا جائے گا۔ جہاں  
 بھی ہو گے، کام سے رہ گے۔"  
 "تم ڈراما میری بات سناؤ۔ جہاں نے صفدر کو الگ چلنے کا اشارہ  
 کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ صفدر کے گرد دوسرے سے تنگ آئے۔  
 "لیکن ہم اسے کہاں لے جائیں گے؟ چھان نے پوچھا۔  
 "میں صاحب کے فیصلے میں۔"  
 "ٹھیک ہے۔ چھان سر ہلا کر بولا۔ "میں سمجھتا تھا شاید سائیکو پش۔"  
 "سائیکو؟" وہیں پیدا ہوتا۔ "صفدر نے شک پیچے میں کہا۔ "میں کلکل  
 کا طریق کار میری جوتیں آگیا ہے۔"  
 "یعنی۔۔۔؟ چھان نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔  
 "بلکل کو شخص چاہے کہ غور پر استعمال کیا گیا تھا۔ وہ ابھی طرح  
 چلتے تھے کہ عمران صاحب کو اس کی باتوں پر یقین نہیں آئے گا اور وہ اس  
 کی نگرانی خود کریں گے یا دوسروں سے کر لیں گے۔ زیادہ امکان خود انہی کے  
 دلچسپی ہے کہ تمھارا میری جوتیں ہیں۔ جیسے میری حدیثی، انھیں بلکل کے  
 بارے میں اطلاع دی کہ وہ کتنے سمندر کی طرف گیا ہے۔ وہ خود نکل کھڑے  
 ہوئے اور پھر صفدر نے ان پر کیا کوری؟  
 "یعنی تمھارا خیال ہے کہ وہ لوگ جاری نگرانی کر رہے ہیں اور  
 اس کے لیے بلکل کو آواز نہ بنایا گیا ہے؟"  
 "ذمہ میرا خیال بلکہ حقیقت یہی ہے۔" صفدر نے پرتفکر  
 پیچھے میں کہا۔  
 "گو اب انھیں ہمارے جیڈ کوڈز کی تلاش ہے۔"  
 "یقیناً۔۔۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ عمران صاحب سے بدلے بروٹ  
 کے ٹیکو حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ٹیکو، جیڈ کوڈز نہیں ہیں  
 محفوظ چھل گئے۔  
 تب تو ہم بھی خطرے میں ہیں۔ ہم میں سے کسی کو بھی پکڑ کر

فواد کو ہی استعمال کرتے ہیں۔"  
 "تمھارا خیال درست ہے اس لیے۔۔۔" صفدر کہہ رہے تھے  
 رنگ گیا۔  
 "کیا بات ہے؟" چھان نے اسے دیکھا تھا بولا۔  
 "ہم اس عمارت میں داخل جھلنے کی غرض سے پہنچے ہیں۔"  
 "کیا مطلب۔۔۔؟"  
 "اگر صحیح سلامت یہاں سے نکل سکتے تو جی بات ہوگی۔"  
 "پہلے ہی کیوں نہیں سوچا تھا؟ چھان بھٹکا کر بولا۔  
 "خیر نہ کچھ چلے گا۔ آؤ۔۔۔" وہ پھر بلکل کی طرف نکلنا چاہا بلکہ صفدر بھی  
 اب بھی اس پر دباؤ نہ لگتا تھا۔ "اچھا دوست! صفدر بلکل کی  
 آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "تو مشر عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"  
 بلکل نے خاموشی سے لٹی میں سر ہلایا۔  
 "ہذا تمھیں ساتھ لے جانا چاہتا ہے۔"  
 "نہیں، تمھارے لیے مجھے یہاں سے چلنا۔" صفدر نے پوچھا۔  
 "خیر خود ہی ہے۔"  
 "میری کہیں نہیں آتا کہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ میں تو ان کے  
 ہاتھوں اپنی موت کا منتظر تھا۔"  
 "میں تو پھر انتظار کرتے رہو۔"  
 "ابھی بات ہے۔" بلکل شوک بھری نگاہوں میں تھا۔  
 اور صفدر نے آگے بڑھ کر بولا۔  
 "میں نے یہ کوئی حرج نہیں۔ کہو کیا کہتے ہو؟"  
 "مشر عمران کے ساتھ ایک سفید نام عورت بھی تھی کیا وہ بھی  
 غائب ہو گئی ہے؟"  
 "نہیں۔ وہ غیبت میں موجود ہے۔"  
 "کیا مشر عمران نے تمھیں اس کے بارے میں کچھ بتایا تھا؟"  
 "ہاں، اتنا ہی کہ وہ بھی نہیں دیکھیں میں سے ہے۔"  
 "لیکن میں نے اس سے پہلے اسے کبھی نہیں دیکھا اس لیے  
 یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ وہاں بروٹ کا کھانا بہت دلچسپ ہے۔۔۔ اس  
 عورت کی تو ذیل میں ڈال دیا مشر عمران کے غیبت سے نکل باہر کر دو۔  
 ورنہ وہ کوئی بڑی تباہی لائے گی۔"  
 "اگر اسے تمھارے چلنے کے لیے آگاہی دے۔" صفدر نے  
 ہنس کر پوچھا۔  
 "حال یہ ہے کہ کل نہیں مشر عمران کی تلاش کیوں تھی؟ صفدر  
 نے سوال کیا۔  
 "اس عورت کے سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا۔"

کیلیات کرنا چاہتے تھے؟"  
 "یہی کہہ اے اپنے غیبت میں نہ دیکھیں۔"  
 "میں بات کا خطرہ ہے، اس سے؟"  
 "خدا ہی جانتے۔" اس نے بھونپیں سے کہا۔  
 "چھان دانت چپیں کر رہا تھا۔ پتا نہیں کیوں شروع ہی سے  
 اس کا دل چاہتا تھا کہ بلکل کے ہاتھ پر توڑ کر رکھ دے۔ تو چلو پھر دیر  
 کیوں کر رہے ہو؟" اس نے صفدر سے کہا۔  
 "دیکھو مجھے یہاں تنہا چھوڑو۔" بلکل کو گراؤ لیا۔  
 "تمھاری ذمہ داری ہم پر تو نہیں ہے۔"  
 "اگر وہاں بروٹ کا ڈاکو مشر عمران پر چل گیا ہے تو ہر اب وہ مجھے  
 بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔"  
 "اب تک کیوں چھوڑ رکھا تھا؟"  
 "میں کچھ نہیں جانتا مشر۔" وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ "شاید  
 اب پاگل ہو چکا ہوں۔"  
 صفدر نے اپنے ساتھیوں کو رہائی کا اشارہ کیا اور خود بھی دھانے  
 کی طرف بھاگا۔۔۔ چھوہ تھیں عمارت سے نکل آئے تھے۔ بڑی عجیب  
 بات ہے۔ صفدر نے کہا۔ "ہمارے اسے پاس کیا۔ وہ دھنگ کرنی  
 ایسا آدمی نظر نہیں آتا کہ اس پر غرور کیا کہ وہ کاشہ دے۔"  
 "تم اس چکر میں نہ چلو۔" صفدر بولا۔ "میں اطمینان ہے کہ اب ہم  
 غلام باغیر مار رہے ہیں۔"  
 "کیا مطلب؟"  
 "انھوں نے اپنے مقصد حاصل کر لیا جاری اس سلسلے میں کوئی  
 اہمیت نہیں ہے۔"  
 "تو پھر ہم اس سلسلے میں کھل سکتے ہیں؟"  
 "وان بروٹ کی تلاش بہر حال جاری رکھنی ہے اور یہ دیکھنا  
 ہے کہ کہیں وہ حضرت! اس کے ہتھ تو نہیں جڑھ گئے۔"  
 "لھتم نے بلکل کے بیان پر بھی شین کر لیا۔"  
 "وہ اصل ایک شو کی طرف سے ایسی کوئی حمایت نہیں ملی کہ ہم  
 بلکل کو گراؤ کر لیں۔"  
 صفدر بھی پکڑ کر نہ بولا۔ خود ہی دور ہونے میں کہ وہ براہ راست اپنا ہتھ  
 تک پہنچے تھے جہاں سے ایک ہتھ میں ان کا قیام تھا۔۔۔ غور کی گھنٹی  
 سنائی دی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر ریسور آٹھکیا۔ دوسری طرف  
 سے خود ہی جواب دیا۔ جلیا جھٹکے انڈاز میں کہہ رہی تھی۔ "مرسیا"  
 عمران کے غیبت سے نکل کھڑی ہوئی ہے۔ نعمانی اس کی نگرانی کر رہا  
 تھا چار گھنٹے ہو گئے ہیں۔ ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اطلاع

کیا یہ نہیں پتا ہے گا؟ تھوڑی دیر بعد نعل سے میری پائی نکل  
اُڑی اور وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے لیکن یہ نامہ لڑکی کی  
ساتھ تو توجہ ہے چش فکین ہی پر مرکوز رہی۔  
"اُٹھ جاؤ اپنے کمرے میں۔" جعفرنہ بولا۔

”کمال ہے... کلان رحمت کرلا۔ کیا میں نے اس کو کہا تھا کہ پلڑا  
 اور انگلی میں بندھواؤ گی۔ میں نے تو نہیں بتایا تھا کہ گرل فرینڈ کا بہن  
 کو جو دے گا اور بھی کسی کے لئے پڑے گا۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ  
 مجھے دوست کے گم کے بارے میں پتہ لگایا تھا۔“

میں ایک آدمی کو دیکھا۔ "عمران بڑا۔ میری کوئی اہمیت  
ہیں۔ یہ پتھر کہاں سے آکر جب تک ہمارے مین بڈل کی اہمیت

مذہب میں ایسی طرف سے دیکھا تو کسی حد تک بہت کچھ ہو کر رہا ماسی  
میں بیچے بہت گئے۔ ۱۹۱۰ء۔ گجرات نہیں۔ تم تھامے ڈھٹیں نہیں ہو۔“  
اس ماس نے بعد میں بھارت چھوڑ

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ اسی کوئی بات نہیں ہے۔" عمران نے سمجھ لایا  
 کی اطلاع دی گئی۔  
 "میرا خیال ہے کہ میں تمہیں پہلے ہی کہیں دیکھ چکا ہوں۔ سرٹاس  
 نے شکر لائے تھے کہا۔  
 "ہو سکتا ہے۔"  
 "کیا غلط ہے کہ تم نے اس غلط فہمی میں تعلیم حاصل کی تھی؟"  
 "قطعی غلط نہیں ہے۔ عمران سر ہل کر بولا۔  
 "اور شاید یہی حقائق وہ شہر میں مل سکتے ہیں۔ کوئی تھی۔ ڈیڑھ آٹ  
 ڈیڑھ پانچ سو ہے نا میں؟"  
 "اے۔۔۔ بالکل ٹھیک طرح۔"  
 "کیا ڈیڑھ آٹ ڈیڑھ پانچ سو ہے؟ ہمارا قانون تو اس کا کیا تھا؟"  
 "غالباً یہ کچھ یاد آ رہا ہے۔" عمران پر غصوں کی سی صورت بنا کر بولا۔  
 "تم میری والدہ بیٹی کی دیکھی ہو گی؟ اور میں دم کی مشقوں کی  
 باتیں کرتے چلتے تھے۔"  
 "اے۔۔۔ میرے خدا۔۔۔" عمران اظہارِ مسرت کا اظہار کیا۔ "تو تم سرٹاس  
 دیکھی ہو۔ اے۔۔۔ میری صداقت کو کیا ہو گیا ہے؟"  
 "وہاں نے بے حد گرم جوش سے مسٹر کیا۔ کلاؤٹ اور ڈول بیٹے  
 میرے سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ سرٹاس ان کی طرف مڑ کر بولا۔  
 "غوشی کی بات ہے کہ ہم پہلے شہر لگے۔ دونوں طرف سر ہل کر رہ گئے۔  
 "ادب میں تم دونوں کو بتا سکوں گا کہ سرٹاس عمران کی اس سلسلے میں کیا  
 اہمیت ہو سکتی ہے۔"  
 "سرٹاس اچھا۔۔۔ میری کوئی اہمیت نہیں۔ میں ایک ایسے ملک  
 کا باشندہ ہوں جو دوسروں کی امداد پر انحصار کرتا ہے۔ بجلائے میری کیا اہمیت  
 یا اہمیت ہو سکتی ہے۔"  
 "غیر۔۔۔ غیر۔۔۔ سرٹاس سر ہل کر بولا۔ "لیکن میں انہیں یہ ضرور بتاؤں  
 گا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو سکتے جنہوں نے ہمیں اس طرح محسوس  
 کیا ہے۔"  
 "سوال تو یہ ہے کہ ان کا پتا لگنے کی کیا مدت ہو گی؟ ڈول بیٹے  
 انہیں کہیں پہلے ہی بولا۔۔۔ لیکن اس کا جواب کسی کے پاس نہ تھا۔  
 "کارائون نے دوسرے کے لیے طرف اٹھا کر کہا۔ "شاید ہم  
 اسے جھکے جا رہے ہیں۔"  
 "ہرگز نہیں۔ یہ ہرگز نہیں ننگی ہر پوسہ کی۔" عمران نے کہا۔  
 "آخر فریڈنگن کے لیے ہم کیا کریں؟" ڈول دوسے بولا۔  
 "عمران نے شانے سے سکوٹے اور جنت کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اب  
 شاید ہمیں لپکنا چاہیے۔"

"آج بھی بیچ کر دے گا، پاس؟" جولا نے حیرت سے پوچھا۔  
 "کیوں آج کوئی سی مصیبت آگئی ہے۔"  
 "سرٹاس فریڈنگن کا حضورِ خدا کی برکت میں ہو گیا ہے۔"  
 "میری فونڈ ہے۔ چھوٹا ہوا، بیچ کا بن۔"  
 "تمہارے لیے دہلے دہلے رہا ہوں۔ میں بالکل نہیں کھاؤں گا۔"  
 "ڈول جو شاید سے۔ کوئی عورت والا نہ دے جائے۔"  
 "ڈول اے۔۔۔ سرٹاس اور کارائون چہرہ سر ہل کر مڑ گئے۔ عمران  
 بیچ طلب کر کے ایک گٹھے میں بٹا لیا اور جوت سوچ کر دے کے قریب کھڑا  
 ان تینوں کو اشتیاء آمیز نظروں سے دیکھتا رہا۔ ڈول دوسے سرٹاس  
 سے عمران کے ہاتھ میں پوچھ رہا تھا اور سرٹاس اسے بتا رہا تھا کہ اس  
 کے لئے میں اس نے کس طرح اس کو وہ کو توڑا تھا جو عرف عام میں  
 سکارٹس کا گروہ کہلاتا تھا۔  
 "اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ وہاں کا سامتی نہیں ہو سکتا۔ کلاؤٹ بولا۔  
 "کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟ سرٹاس کے لیے یہ بتا رہی تھی۔  
 "وہ ایک ایسے ملک سے تعلق رکھتا ہے جس نے فریڈنگن کے  
 ملک سے دفاعی معاہدے کر کے ہیں۔"  
 "اس لیے ہو سکتا ہے کہ یہ اس کا ایجنٹ ہو۔ ڈول دوسے بولا۔  
 "قیاسات کی بنیاد پر اس کے خلاف کوئی بھی سوچنے کے لیے تیار  
 نہیں ہوں۔ سرٹاس نے کہا۔  
 "عمران لپکی سرے پر بٹھا تھا اور جوت نے کہہ کر دے  
 ایک بوتل نکال لی تھی۔ ڈول دوسے پیش سوچ کر دے کے قریب آ گیا اور  
 مختلف بیٹوں کا جائزہ لینے لگا۔ "تم بھی کوئی حقیقت نہ کرنا۔ عمران  
 نے ہانک لگا لی۔"

## انتہا

حضرت ابراہیم اہم  
 ایک انتہائی عجیب و غریب  
 ہیں کہ جس کے والد تھے  
 بچہ کشین و دویش میں سے سوریہ میں سروری  
 نہایت سخت تھی آپ جی تلک سے دو دروازے  
 ہی میں تھے ہے بیچ جب دو دروازوں  
 نے بیارہ و کران سے لوجا کرانہوں نے  
 اس کیوں کیا تو انہوں نے فرمایا "ہو  
 سروری میں نے خلیا کی دو دروازے  
 روکے کہ ان کو نہ آتا کہ آپ کو کوئی  
 کوئی نہ ہو  
 کہ نہ ہو"

"بے فکر ہو۔ میں صرف نصیحت سننا چاہتا ہوں۔"  
 "کوئی حقائق نہیں ہے۔"  
 "ڈول دوسے ایک پیش میں پرانگی دکھ دی۔ لیکن یہ گھر پریش  
 کے بعد اس کی اطلاع سنائی دی۔ ایک بیچ کر گیارہ منٹ اور ساٹس  
 سیکڑے تھے ہیں۔ بیاد نکات ہم غلط سوچے اور غلط فیصلے کرتے ہیں۔ لہذا  
 کسی فیصلے پر عمل کرنے سے پہلے دوبارہ غصے دل سے اس سے پر  
 غور کرنا چاہیے۔"  
 "تم ہماری آواز میں سنو گی یا اپنی ہی سنائے جاؤ گی؟ ڈول بیٹے  
 نے بیچ کر پوچھا۔  
 "ضرور ضرور۔۔۔ ایک عرصہ آواز کر کے کی محدود فضا میں کوئی وہ  
 سبھی چونک پڑے تھے۔  
 "ڈول دوسے نے پوچھی آواز میں کہا۔ "میں اس طرح کیوں مجوس  
 کیا گیا ہے؟"  
 "تم بہت شک کرتے تھے اس لیے ضروری سی تفریح ہوتا کی  
 گئی ہے تمہارے لیے۔ کیا یہ تبدیلی پسند نہیں آتی؟"  
 "آخر تو گھر جو کوئی؟" کارائون نے فیصلے سے پوچھا۔  
 "ہم ایک کائناتی صداقت ہیں۔" آواز آئی۔  
 "جواب فرمائیے۔" کارائون نے کہا۔  
 "آج آج تک تم پر یہ جواب واضح ہونے لگا۔ وہی اگر نہیں یہ وہی  
 کوئی تکلیف جو ضرور بتاؤ۔"  
 "ڈول دوسے بیچ کر فریڈنگن کی کہانی سنائے لگا اور جب خاموش  
 بچا تو آواز آئی۔ "اس سے جو خاموشی کی تھی پوری ہو گئی۔ ہمارے یہاں  
 حالت کلونا نہیں بھی جاتی۔ اب وہ زندگی میں سرٹاس فریڈنگن کے ساتھ ہے کی  
 یہ سرٹاس زبانی ہے۔"  
 "تمہارے بچے لکھنے لکھنے زبانی ہی ہو گی لیکن یہاں جملہ قانون  
 چلے گا۔ اگر سرٹاس فریڈنگن پیچھے ہٹے گی کو خوش کریں گے تو وہ انہیں قتل  
 بھی کر سکتی ہے۔"  
 "یہ زیادتی ہو گی۔"  
 "قانون، قانون ہے۔" آواز آئی۔  
 "ہم فوری طور پر جاننا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس طرح بے بس کر دینے  
 کا کیا مقصد ہے؟ سرٹاس نے پوچھا۔  
 "ہم تمہیں اپنا دوست بنانا چاہتے ہیں۔" آواز آئی۔ "اس کے علاوہ  
 اور کوئی مقصد نہیں ہے۔"  
 "تمہیں اس کا بھی علم ہو گا کہ ہم مخالف کیوں سے تعلق رکھتے ہیں؟  
 "ہمیں تمہارے اختلاف سے کوئی سروکار نہیں۔" آواز آئی۔

"میرا تم سے کیا چاہتا ہے؟"  
 "میں اتنا ہی کہ تمہیں مجھے کی کو خوش کرو۔" آواز آئی۔  
 "تم مجھے بھی خود۔" ڈول دوسے صبر سے بولا۔ "کس طرح مجھ  
 سکتے ہیں۔ جبکہ یہی نہیں معلوم کہ تم جو کوئی۔"  
 "میں سمجھ گیا۔" وہ فضا عمران نے دونوں ہاتھ اٹھا کر غصہ لگایا۔  
 "کیا مجھے؟" آواز آئی۔  
 "تم لوگ ذہن پر سرخ کے باشندے ہو۔" عمران نے خیریت  
 سے اظہارِ مسرت کرتے ہوئے کہا۔  
 "وہ تینوں عجیب نظروں سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔۔۔  
 اس کے بعد انہوں نے اور بھی سوالات کیے تھے لیکن عمران کے  
 دیدار کے بعد پھر وہ آواز نہیں آئی تھی۔ یہ تم نے کیا کیا؟ کارائون  
 نے تھراؤ لے لیا۔ "میں عمران سے پوچھا۔  
 "میں نے کیا کیا ہے؟" عمران نے حیرت سے کہا۔  
 "تم نے اسے خاموش کر دیا۔"  
 "اچھا، اچھا۔" عمران سر ہل کر بولا۔ "میں اسی طرح اس کی  
 زبان بند کر دیتا ہوں۔"  
 "کیا مطلب؟"  
 "پتا نہیں کیوں" مرین بیٹا نے ہر اس کی کھٹی جندہ  
 جاتی ہے۔"  
 "اگر یہ بات سنی تو تم نے بہت بُرا کیا۔" سرٹاس نے کہا۔  
 "یہ دیکھنے والی باتیں کرتا ہے۔" عمران منہ بنا کر بولا۔  
 "باتیں سننے ضروری تھی، تمہیں نہیں۔" ڈول دوسے نے فیصلے  
 سے پوچھا۔  
 "میں تو سن رہی رہا تھا۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔  
 "پتا نہیں کس قسم کا آدمی ہے۔" ڈول دوسے نے سرٹاس کو  
 مخاطب کیا۔  
 "تم لوگ جاؤ، اپنے گھر سے۔" جولا نے ہاتھ ہل کر بولا۔ "دیوید جو  
 دل چاہے کرنا۔"  
 "ڈول دوسے کہہ کتے کتے رک گیا۔ کیونکہ سرٹاس نے ہاتھ اٹھا  
 کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ اچانک انہیں اپنے عقب  
 میں سرٹاس سنائی دی اور وہ چونک کر مڑے۔ دوسرے گھر کا دروازہ  
 کھل گیا تھا اور فریڈنگن سیاہ فام لڑکی کے ساتھ اسی کمرے میں داخل ہو  
 رہا تھا۔ "تم شک کیا؟" ڈول دوسے نے تیزی سے آگے بڑھ کر پوچھا۔  
 "ہاں" میں بالکل یقین ہوں۔" سرٹاس فریڈنگن سے بولا۔  
 "اس کے اس جواب پر سب متحیر رہ گئے۔ فریڈنگن کی آنکھوں



سے پہلے مسرت کا اظہار ہو رہا تھا۔ مل۔ لیکن تم تو... سرٹاس  
 جملہ پر لکھے بغیر خاموش ہو گیا۔  
 "میں بہت خوش ہوں۔ میں یقیناً بہت ابھی سے ہوں اس  
 کے ساتھ ہمیشہ خوش رہوں گا۔ فرینکلن نے سیاہ فام لڑکے کے کندھے  
 پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔  
 ڈول دوسے ادراک دونوں نے اس طرح ایک دوسرے سے نظروں  
 کا تبادلہ کیا تھا جیسے فرینکلن کا دماغ جل گیا ہو۔  
 "تم بھی تو کچھ بولو۔" عمران نے لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔  
 "شیش... فرینکلن اب تک آپ سے باہر ہو گیا۔ جب تک گفت  
 ہونے کی کوشش کی تو سر ڈول گا۔"  
 "کیوں بھوکس کر رہے ہو؟" جوزف اٹھتا ہوا بولا۔ "زبان کو لگام  
 دے دینا تو کہہ کر رکھ دو گے۔"  
 "جوزف! تم خاموش رہو۔" عمران نے ہنس کر کہا۔ "سرٹاس فرینکلن  
 ہنی موزوں ہیں۔ اس لیے ان کی کسی بات کا برا نہیں بن سکتا۔"  
 "سرٹاس فرینکلن! کیا تم نے اسے قبول کر لیا ہے؟" سرٹاس نے  
 حیرت سے پوچھا۔  
 "نہ قبول کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ فرینکلن نے ہنس کر سوال کیا۔  
 ایسی صورت میں، جیک تھامز ایک بڑی پہلے سے موجود ہے،  
 تم اسے سرٹاس فرینکلن کیسے کہہ سکتے ہو؟"  
 "وہ بڑی ہسپتال میں ہے زیادہ دنوں تک زخمہ نہیں لے گی۔  
 عمران سرٹاس کو گراہ کر مسکرایا اور سرٹاس نے فرینکلن سے  
 پوچھا: "اے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے؟"  
 "قطعاً نہیں۔ یہ تو کہتی ہے کہ اگر پہلے سے میری ایک ہزار  
 زچریں بھی موجود ہوں تو اسے چرمانہ ہو گی۔"  
 "تم نے دیکھا۔" عمران بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "یہ ایک  
 ناممکن قسم کی بیوی ہے۔ اتنی ناممکن کہ کتنے کہانیوں میں بھی نہیں  
 ملے گی۔"  
 "تم پر ہونے۔" فرینکلن ممتا سے کہتا ہوا بولا۔  
 "ہاں! میں اس کا بڑا دوست ہوں گا۔" جوزف چہرے کے بڑھا۔  
 "نہیں... عمران نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچ لیا۔  
 سیاہ فام لڑکی ایک ایک آپس سے باہر ہو گئی اور ایسا معلوم  
 ہونے لگا جیسے جوزف کو کچھ ایسا ہوا ہو۔ "تم تو اپنی ٹھکان ہی میں  
 رہو تو لڑکی! جوزف غرایا۔ "ہی سلس پر ایک بدناما رخ کی کر رہی ہو۔"  
 "سینہ دار... عمران سرٹاس کو بولا۔  
 "تھامز شامت ہی اچھی ہے۔ فرینکلن چہرے کی طرف جھپٹا

لیکن اس بار ڈول دوسے نے اس کی کمر تمام کر دیا۔  
 "میں کہتا ہوں! اپنے ہی کمرے میں واپس جاؤ تم لوگ۔" جوزف  
 دانت چرس کو بولا۔ "ورنہ ایک ایک کر کے قتل کروں گا۔"  
 "نہیں! نہیں... اس کی ضرورت نہیں۔" عمران نے کہا۔ "یہ آؤ بیوں  
 کے معاملے سے جو آپس میں لڑتے ہو آپس میں اور بغیر بغل گیر ہو جائے ہیں، گتوں  
 کا جھنڈ نہیں ہے کہ ہمیشہ کے لیے اپنے دشمنان ایک ناقابل ہونہر حسد  
 قائم کرے۔"  
 "بڑی مناسب بات کہی ہے۔ تم نے۔" سرٹاس نے کہا۔  
 "میں کچھ نہیں جانتا، ہاں! جوزف بڑبڑایا۔ "تم پر جو ہاتھ اٹھے گا،  
 اسے میں توڑ دوں گا۔"  
 "پھر وہی ہاتھ سلام کے لیے بھی اٹھ سکتا ہے۔"  
 "تم واپس کی سی باتیں بھی کر سکتے ہو؟" سرٹاس نے حیرت سے کہا۔  
 عمران کچھ نہ بولا۔ لڑکی، فرینکلن کو پھر دوسرے کمرے کی طرف  
 کھینچنے لیے جا رہی تھی۔ وہ سب ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گئے اس  
 بار دوبارہ جنڈ نہیں تھا تھا۔ یہ تبدیل حیرت انگیز ہے۔ کارولوف نے  
 سرٹاس سے کہا۔  
 "یہ تو ہم بڑی بدلتی ہو رہی ہے۔ ڈول دوسے بولا۔  
 "تھامز کیا خیال ہے؟" سرٹاس نے عمران سے پوچھا۔  
 "طقت بہت اچھلتی ہے۔ خواہ کالونی میں ہی کیوں نہ ہو۔"  
 "نہیں کسی طرح فرینکلن کا رخ اٹھ دیا گیا ہے۔" سرٹاس  
 بولا۔ "قدتہ اتنی جلدی اس قسم کی تبدیلی ممکن نہیں۔"  
 "مجھے ایسے معاملات کا کوئی تجربہ نہیں۔ اس لیے اپنی رائے محفوظ  
 رکھتا ہوں۔" عمران بولا۔  
 "کیا اسے تاخیر کا رویہ کسی کے گرد نہ لے اس جن کو مستعد  
 نہیں کیا۔"  
 "اسے تم کسی خطے کے مقابل چھٹی جس کہہ سکتے ہو۔"  
 "جس ثابت ہو کہ تم جیسے نظریے سے حقیقتا ویسے نہیں ہو۔"  
 "میں کیسا نظریہ آؤں؟" عمران نے گہر کر پوچھا۔  
 "بالکل فرشتہ۔" ڈول دوسے کا ہر منہ تھا۔  
 "مجھے قلاب جو کہ لگ رہی ہے۔" سرٹاس بولا۔  
 "دباؤ لے کر کاٹیں۔" عمران سرٹاس کو بولا۔ "میری پیشوں میں کئی ہفتی  
 چھپ سکیاں یا ابے مجھے جو بڑے نہیں تھے۔"  
 سرٹاس نے اسے دھکے دے کر دھڑکے بن دیا اس کے لیے بے نیکی  
 ٹھوس حاضر ہو گئی پھر کارولوف اور ڈول دوسے نے بھی اس کی تنقید کی تھی۔  
 جسے نادر ہو کر وہ پھر سرٹاس کو بیٹھے اور موزوں گفتگو ہو رہی تھی

کتاب کیا کرنا ہے؟ اس میں سب کا مقصد کیا ہے؟ اور دشمن کون ہے؟  
 "وہ آہستہ آہستہ مکمل ہو رہے ہیں۔" عمران بولا۔  
 "یعنی تم نے کوئی اندازہ لگایا ہے۔" سرٹاس نے کہا۔  
 "اندازہ لگانے کی کوشش کرنا ہوتا ہے لیکن اس سے قطعی متفق نہیں  
 ہوں کہ یہ کسی بڑی طاقت کا کھڑا ہے۔"  
 "پھر ایسی آہندہ کون بنا سکتا ہے؟ نہیں سرٹاس عمران! میں تو  
 بھی نہیں کر سکتا کہ کسی خفیہ پر ملک کا کارنامہ ہوگا۔" کارولوف نے کہا۔  
 "کسی ترقی یافتہ ملک میں بھی اتنی سخت نہیں ہے البتہ بڑی طاقتیں  
 اس قسم کی کوشش کر سکتی ہیں۔ دیے ہیں ایک بار پھر فرینکلن دلتے  
 کی کوشش فرم کر دیں گا کہ اس میں میرے ملک کا ہاتھ نہیں ہے۔"  
 "کیا۔" بی جی بی کی فانی تنظیم کا کارنامہ نہیں ہو سکتا؟ عمران نے  
 اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔  
 "سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ گھٹیا قسم کے خبروں کا ٹولہ ہے۔"  
 کارولوف نے کہا۔  
 "وہ لوگ! اصل ترقی یافتہ ممالک میں کام نہیں رہے اس  
 لیے تم ان کی قوت کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔"  
 "کچھ دوسرے کے خاموشی جھانک رہی تھی پھر سرٹاس کھٹکا کر بولا۔ "اگر  
 اسے صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر انہیں ہم سے کیا سوکھ؟ انھوں نے  
 نہیں کیوں جوس کیا ہے؟"  
 "جو سب سے بھاری برہنہ وائٹ کر کے تھیں واپس بھیج دیا جائے  
 تاکہ تم اپنے ملک میں ان کے لکھت کی حیثیت سے ہی کام کر سکو۔"  
 "ہاں! ان کی تخلیک بھی ہے۔" کارولوف نے عمران کو غور سے  
 دیکھتے ہوئے کہا اور چندے خاموشی سے بعد سوال کیا۔ "کیا تم ان  
 کے کسی لذت سے واقف ہو گئے ہو؟"  
 "اس سوال کا مطلب؟"  
 "جہاں تھامز موجودگی کی بنا پر یہ سوال پیدا ہوا ہے۔"  
 "اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ پھر کیا ایک بہت عین محبت  
 بھی ہے۔" عمران نے کہا۔  
 "ہاتوں میں اڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے  
 کہ تم نے ڈیڑھ آٹ ڈیڑھ کوکس خود بخود ہی بے نقاب کیا تھا۔"  
 "وہ کم بختی کی ایک غلط حرکت تھی۔" ان تک بچتا ہوا بھول  
 جس پر۔  
 "تھامز وہ کس اسکاٹ لینڈ یا روڈ کی ٹسٹ تک میں شامل  
 کیا گیا ہے۔"  
 "تم نے بہت اچھا کیا۔" بتاویہ اب میں اسکاٹ لینڈ یا روڈوں

سے اس کی دائمی وصول کرنے کی کوشش کروں گا۔"  
 "فی الحال اس کی تصدیق کرنے کی کوشش کرو۔ جو کچھ تم  
 نے کہہ ہے۔"  
 "میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں جس سے تصدیق کی جا سکے  
 لیکن یہاں کچھ عجیب وغریب فطیوں اور ایک پرومیکر بھی موجود ہے۔"  
 "اوپر تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔" کارولوف غصہ سے بولتا تھا۔  
 عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ فرینکلن پھر آدھمکا۔ اس بار اس کے  
 ساتھ سیاہ فام لڑکی نہیں تھی۔ وہ خاموش ہو گئے اور فرینکلن قریب ہی  
 کھڑا انھیں گھورتا تھا۔ پھر فریڈریک بولتا۔ "تم لوگ میری بیوی کے  
 معاملات میں حصہ سے متداخل نہ کی کوشش ہو کر نہ کرنا۔"  
 "کیا تمہاری بیوی کے کہہ معاملات ہم سے بھی ہو سکتے ہیں؟ عمران  
 نے بڑی مصحبت سے پوچھا۔  
 "میں کہتا ہوں تم مت بولو۔"  
 "کیا میں شریک میں دانتا ہوں کہ تم فردس ہو جاتے ہو؟"  
 "میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا۔"  
 "جب تمہارا دل چاہتا ہے، خوب کہتے ہو۔"  
 "سرٹاس ہلے کھڑا۔"  
 "میں کچھ کھول، اس کا آواز ہی دلتے کا حق مطلب نہیں کیا جا  
 سکتا۔" سرٹاس نے کہا۔  
 "تم بھی کالی بیڑ ہو۔"  
 "سرٹاس فرینکلن! اپنی زبان کو لگام دو۔" سرٹاس نے بے حسد  
 غصہ سے تھم رہے تھے۔  
 "تھامز کے لیے تم اس قسم میں واپس جاؤ۔ آخر اس نے تمہیں تنہا  
 کیوں چھوڑ دیا؟ ڈول دوسے بولا۔  
 "تم اپنے کام سے کام کرو۔"  
 ڈول دوسے کے کانوں کی زویر سن رہی تھیں... اور کارولوف  
 معنی جز انداز میں ٹسکرتے لگا۔  
 "ہاں! ہاں... تم بھی کہہ دو تو کچھ کہہ لیں۔" فرینکلن اس کی طرف  
 ہاتھ اٹھا کر بولا اور کارولوف نے دوسری جانب منہ پھیر لیا۔  
 "اب میں سمجھا، سرٹاس! بالکل ہو گیا۔" پندے خاموش رہے  
 کے بعد فرینکلن نے کہا۔  
 "کیا تم نے؟"  
 "اس سلسل میں تمہارا ہاتھ ہے۔"  
 "وہ کس طرح...؟"  
 "یہ میں نہیں جانتا لیکن تمہاری قوم صدیوں سے سلاشیں کرتی





"ہمدی زبان کا غلط ہے۔ ہم بادشاہ کو نران اور مار کو سسرانہ کہتے ہیں۔"

"کچھ گیا... کیا وہ عورت اس وقت بھی یہاں موجود ہے؟"

"نہیں نہیں جانتی۔"

"اب اپنی زبان بھی سناؤ۔"

"تھوڑی دیر میں نہیں آسکی لیکن اس عورت نے بڑا بڑا بہت جلد رکھ رکھا ہے۔ فہانت میں وہ چھڑی چھڑی ہے۔"

"فہاری زبان میں عورت اور کو کو کیلئے ہیں؟"

"عورت کو فیصل اور کو کو لولا۔"

"یہاں کی عورتیں تو ہم غول کہتی ہیں۔"

"نہیں نہیں جانتی۔"

"کچھ دنوں اور یہاں رہیں تو کچھ جانیں گے۔ عمران نے کہا صرف وہی بولے جا رہا تھا۔ دوسروں کے ہوتے تو گویا سب گئے تھے اور جوف اس طرح کانپ رہا تھا جیسے سوئی لٹک کر کھڑا تھا کیا وہ تو فحاشی مگر مٹی نے اس کی طرف دیکھ کر پھینکا۔"

"اس آدمی کو کیا ہو گیا ہے؟"

"الہا برست کر رہا ہے۔"

"تھوڑے سیلے سے پر شاید کئی رنگوں کے آدمی پائے جلتے ہیں۔"

"جس سے یہی ہوتا ہے۔"

"لیکن ہم اسے کیا کہیں گے؟ گمان پر سب ایک جیسے ہیں۔"

"وہ بدو گمان! عمران ہاتھ اٹھا کر اوجھڑی آواز میں بولا۔"

"ڈول دے دے اسے ایسی ہی نظروں سے دیکھ جا رہا تھا جیسے اس کا داغ چل گیا ہو۔ سر اس اور کاروف تنہا کے عالم میں تھے۔"

"اتنے میں عمران بولا۔ اب اپنی زبان بھی سناؤ۔"

"فہاری کچھ نہیں آسکتی۔ وہ نہیں کر سکتی۔"

"پھر بھی اندازہ تو ہو جائے گا کہ وہ کتنی ریشی ہے۔"

"اچھا تو سنو۔ مگر یہ کہنا اور کسی غصہ بانگ بندہ یا کی طرح ٹھیکے مٹی۔ تقریباً دو منٹ تک کہنے کے بعد اس کی آواز سے کوئی بھی رہی پھر اس نے انگلی میں کہا۔ اس نظم کا عمران تھا۔ پھر ان کی قلمرو۔"

"بہت خوب۔۔۔"

"اب میں واپس جاؤں گی میرے حق میں وہ ہونے لگا ہے۔"

"بہت خوب۔ عمران اچھل پڑا۔"

"نہیں اس سے خوشی ہوئی ہے، کیا؟ مگر یہ نے ناک جھون پڑا کر پوچھا۔"

"یقیناً... عمران نے بدستور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"

"گمان کی فیصل بے حد پسند آئی۔ ہماری عورتیں بحالت بیداری صرف بولتی رہتی ہیں لیکن ان کے حق میں وہ دہشیں ہوتا۔"

"ہم تو سب سے بولتے ہی نہیں۔ جب تک کہ میں اس پر مجبور نہ کیا جائے۔ مگر یہ نے کہا۔"

"عمران فہانت کی طرف متے اٹھا کر بولا۔ خداوند اکیا میری شادی کا وقت قریب آگیا ہے؟"

"جیہ... بس کرو باس؟ جوف نے کہا کہ ہوتی آواز میں کہا۔"

"کوئی تیزی سے ایسی غلامیں گھس کر نظروں سے اوجھل ہو گئی جس سے برآمد ہوئی تھی اور سلائیڈنگ ڈور نے سرک کر پھار ہمارو کر دی۔"

"عمران دونوں ہاتھوں سے سر ہٹا کر اکڑا۔ بیٹھ گیا۔ کچھ دیر تک خاموش رہی پھر کاروف بولا۔ کچھ نہیں آتا۔"

"واقعی حیرت انگیز۔ سر اس نے طویل سانس لے کر کہا۔"

"میں یا تو بگیا ہو گیا ہوں یا پھر غراب دیکھ رہا ہوں۔"

"میں یہ جان لیا گا، باس؟ جوف عمران کو ہنسنے لگا۔"

"میرا بھی یہی حشر ہوگا، اگر وہ مجھے نہ ملی۔"

"لگ... کون، باس؟"

"فریش کر دیجی۔"

"خدا کے لیے باس! جوف پہلے سے بھی زیادہ خوف زدہ نظر آنے لگا۔"

"یقین کر دو میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ مجھے ایسی ہی بوی کی تلاش تھی جو بالکل چھٹی ہو۔"

"یہ تو واقعی پاگل ہو گیا ہے۔ ڈول دے دے بڑے تشویش ہے میں کہا۔"

"ہاں شک ہے۔ جنت کرنے والے ہمیشہ پاگل سمجھے گئے ہیں۔"

"عمران جبری ہوئی آواز میں بولا۔"

"خدا کے لیے باس! جوف میں آؤ۔ جوف نے بددلی آواز میں کہا۔ میں پہلے ہی کہتا تھا کہ ہم بددھن کے بچے ہیں گئے ہیں۔"

"خبردار! اگر تم جہ روج کیا۔ عمران فحاشی بولا اور جوف نے ہنسنے لگا۔"

"کیا قریب آگیا؟ انھیں نہیں جانتی؟"

"جس کو نہیں باس؟"

"تو پھر کیا تو نے نہیں دیکھا؟ اس میں نہ کہیں ضرورت پڑنے کی جگہ ہے اور نہ کہیں بنارسی سازشی بیٹھنے کی۔"

"ہاں یہ بات تو ہے باس؟"

"اب تو ہی بتا کر اس سے بہتر بوی اور کون ہو سکتی ہے؟"

"جوف خوف زدہ ہوئی جس کی ساتھ بولی۔ جس کو کہ باس؟"

"میں سنجیدہ ہوں، مگر نہ کہ بیٹے۔ اگر اس سے میری شادی نہ ہوئی تو میں خودکشی کر لیں گا۔"

"ایسی باتیں مت کرو، باس؟"

"مجھے کہ حل دل سناؤں؟ وہ کچھ نظم سنا کر کہی گئی ہے۔"

"اب خاموش بھی رہو تاکہ تم کچھ سوچا سکیں۔ کاروف بولا۔"

"تم کیا سوچ رہے؟ عمران انھیں نکال کر لڑا۔ میں کچھ کہوں کہ وہ میری ہے۔ مگر کوئی اللہ بھی اس کا ہیددار بننا چاہتا ہے تو اسے پہلے مجھ سے جنگ کرنی ہوگی۔"

"کوئی بھی فہاری طرح بدحواس نہیں ہوتا ہے۔ کاروف نے خشک ہنسنے لگا۔"

"پھر کیا سوچ رہے؟"

"یہی کہ وہ حقیقتاً کیا لاتی تھی۔"

"جوش میں ہر باتیں، انھیں جرات کیسے ہوئی کہ میری محبوبہ کو لہو لہو؟"

"مشرع عمران نے۔۔۔ سر اس ہاتھ اٹھا کر بولا۔ میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم نے ڈنڈہ کو دھانڈا بنایا تھا۔"

"اس سے نہیں کے مقابلے میں ڈنڈہ کیا ڈنڈہ؟ عمران انھیں نکال کر بولا۔"

"باس! کیا کچھ... یعنی کہ تم... جوف جلد بولنا نہ کر سکا۔۔۔"

"کیونکہ عمران نے اس کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیا تھا۔"

"میں اس کی طرف ایک غلط فہمی نہیں کر سکتا۔ عمران دانت پس کر بولا۔"

"خدا تم پر رحم کرے، باس! جوف پر بدقت طاری ہو گئی اور وہ منہ پر ہاتھ کر بیٹھے ہٹ گیا۔"

\*\*\*

صفر نے اب مہربان کی نگرانی لینے نہ تھے لیکن طریق کار یہ تھا کہ مہربان کی نظر اس پر نہ پڑنے پائے کیونکہ وہ اسے عمران کے ساتھی کی حیثیت سے جانتی تھی۔ اس کا تہم اب بھی موبار کے کسی ہوش میں تھا جس میں عمران کے فہانت سے فرار کے بعد وہ ٹھہری تھی اور شاید اسے یقین تھا کہ اس کا جھنڈا اتنی آسانی سے نہیں ہوگا۔ لہذا وہ وقت چوکتی رہتی تھی۔ اوپر صفر نے اس خیال کے تحت میک اب کا سہارا نہیں لیا تھا کہ دان بروٹ کے آدمیوں سے مرزا ہوتا تھا کسی کسی طرف اس تک پہنچنا چاہتا تھا کہ عمران کا سراغ مل سکے۔ علاوہ یہ ایک اتفاق حرکت تھی لیکن اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا۔ تو اس دیدہ و دانستہ قسم کی بے اعتیالی کا

انعام ہی ہو کہ آخر کار ایک مگر مہربان کی نظر اس پر پڑی تھی اور وہ یہی طرح اس کی طرف آئی۔ تہ... تم عمران کے ساتھی ہو شاید؟ اس نے جھپٹتے ہی پوچھا۔"

"شاید نہیں بلکہ حقیقتاً... لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"مم... میں... دان بروٹ کی تلاش میں ہوں تاکہ اسے اطلاع دے سکوں کہ عمران جھوٹ نہیں بولتا۔ اس کے پاس حقیقتاً باؤل و سے سوٹ کا ٹیکٹو نہیں ہے۔ میں نے پورے فہانت کی تلاشی لی تھی۔"

"تو کیا انھیں اعتراف ہے کہ تم سے یہ غیر قانونی حرکت سرزد ہوئی تھی؟"

"مجھے اعتراف ہے کہ اس کے ملازموں کی فلاحی میں تلاشی لی تھی میں نے۔"

"مجھے بے حد افسوس ہے کہ تم نے غیر قانونی طریقہ اختیار کیا۔"

"پھر کیا کرتی؟ میں عمران کی جان بچانا چاہتی ہوں۔"

"سوال تو یہ ہے کہ وہ ہیں کہاں؟"

"میرا خیال ہے وہ ایک باس پر دان بروٹ کے ہتھے چڑھ گیا۔"

"اور تم نہیں جانتیں کہ دان بروٹ کہاں ہے؟"

"فہانتی نہیں جانتی۔ جہاں جہاں اس سے ملاقات ہو سکتی تھی، ان جگہوں کی تفصیل میں عمران کو پہلے ہی بتا چکی ہوں۔"

"وہ ان جگہوں پر نہیں ملے۔"

"پھر بتاؤ، میں کیا کروں؟"

"تمہارے لیے اس سے بہتر اور کوئی شہرت نہ ہوگی کہ انھیں حراست میں لے کر تمہارے ملک کے سفارت خانے کو منگوا کر دیا جائے کیونکہ تم فہانتی غیر قانونی طور پر جائے ملک میں داخل ہوئی ہو۔"

"لیکن عمران نے تو اب نہیں کیا تھا۔"

"محض اس لیے کہ وہ تمہارے توسط سے دان بروٹ پر ہتھ ڈالنا چاہتے تھے۔"

"اس کے علاوہ کوئی حیثیت نہیں تھی میری؟"

"اور کیا حیثیت ہوئی؟ صفر نے طنز پر لبیبے میں پوچھا۔"

"میں اسے چاہتی ہوں۔ اس کے بغیر مجھے اپنی زندگی بے معنی معلوم ہوگی۔"

"دوسری طرف اس قسم کا کوئی اثر نہ ہوگا۔"

"میں یقین نہیں کر سکتی۔"

"موبہ کے ایک چمڑے پارک میں ان کی مدد پھر ہوئی تھی اور وہ باتیں کرتے ہوئے ایک بیچ پر جا بیٹھے تھے۔"

"یقین نہ کرنے کی ضرورت میں تم اس وقت تک غلط فہمی میں

مبتلا ہوگی جب تک کہ خود ہی کی زبان سے وہی کچھ نہ سن لو جس کہہ رہی ہوں۔" صدف نے کہا۔

"بھی بات ہے، میں اس کا انتظار کروں گی۔"

"جیل میں..." صدف نے سر جھینے کہا۔

"جیل میں ہی ہیں۔" وہ پوچھ کر بولی۔ "کروڑ بجے گرفتار۔"

ٹھیک اسی وقت ایک فکستہ حال بھکاری، ہاتھ پھیلائے ہوئے من کے سامنے آکھڑا ہوا۔ صدف نے بے خیالی میں جیب میں ہاتھ ڈالا اور کچھ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ توجہ نہ دے کر سرسبانی مضطرب ہوئی۔ مہربانی سے اس کی طرف ہلے بغیر کی طرف متوجہ ہوئی تھی اور پھر صدف پر نظر کو ڈکڑی ہوئی تھی۔ قہقہے صدف سے بکڑے لیا اور وہ بھی اس کی تسلی میں ہنسا کر مل دیا۔ صدف کا ہاتھ دوبارہ جیب میں گیا تھا۔ انگلیوں سے اس چیز کو خلا تو کاغذ کا لپکٹا کھڑا کھڑا ثابت تھا۔ اس دوران میں صدف نے بھی سوچا تھا کہ کیوں نہ مہربانی کو اس کے حال پر چھوڑ دے۔ آخر مہربانی نے بھی تواس کے خلاف ہاتھ نہ بڑھ کر کوئی گالہ دیا تو نہیں کی تھی۔ چنانچہ اس کا نگاہ نظر کیا وہ جو۔ تو میرا کچھ سوچ ہے جو، نکالو ہتھکڑیاں۔ مہربانی تلخ لہجے میں بولی۔

صدف نے جواب دینے کی بجائے جیب سے کاغذ کا وہ ٹکڑا نکلا جو پھر اسے تمنا کیا تھا۔ پہلی ہی نظر میں ان چند الفاظ نے اس کی آنکھوں کو گرفت میں لے لیا جو اس پر پورے کھینچے دے نے اپنا نام بھی لکھا تھا۔ تحریر کے مطابق وہ ان ہر وقت موار ہی کی ایک عمارت نامہ دوز میں موجود تھا اور یہ چند الفاظ بلاول کی طرف سے لکھے گئے تھے۔ تو کیا وہ بدینیت فقیر خود بلاول ہی تھا۔ گروہی تھا تو صدف کو اس کے میک آپ کرنے کی صلاحیت پر متوجہ نہ تھا۔ اس نے کاغذ کا وہ ٹکڑا پھر جیب میں ڈال لیا اور سوچنے لگا کہ مہربانی بقاء پانے کے لیے بھی انھوں نے بلاول ہی کو متاع کیا تھا۔ تو مجھ سے کیا کر چاہیے، اگر صاحبہ خود پر کوئی گالہ دینی کرتا تو اس میں خاصا وقت صرف ہوتا۔

نامہ دوز خاصا مشہور عمارت تھی کیونکہ جزیہ کا واحد سینما ہاں اُسی سے ملتی تھا۔ وہ سوچتا رہا پھر مہربانی سے بولا۔ "مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ہر وقت نامہ دوز میں موجود ہے۔"

"اس عمارت پر..." مہربانی بڑا دی سے بولی۔

"میں میں کچھ اور سوچ رہا ہوں۔"

"کیا سوچ رہے ہو؟" مہربانی نے برابر دست صدف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"بھی کچھ نہیں ہیں تو اس ہر وقت کی تلاش بھی..."

"...تو پھر..."

"نہیں، نہ ہی ہماری ہنگامی میں نامہ دوز جاؤ۔"

"خوئی سے کیا ملے گا؟"

"ہم قہقہے تم پر نظر کریں گے۔"

"اور مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"تم کسی طرح اسے باہر لے آنا۔"

"میں کیسے طرح لا سکتی ہوں؟"

"نہایت آسانی سے..." اس نے کینا کر تمہیں نشان کرنے میں کامیاب ہوئی ہوا وہ قہقہے ہنسنے لگا کہ اس نے ہاتھ پھیلائے لیکن تم اب اپنی ذمے داری پورا کرنے کیلئے اور سخی نہیں کر سکتی۔ اگر وہ چاہے تو اس کے متعلق کے لیے خود نکالے ساتھ چوں تک چل سکتا ہے۔"

"اور اگر اس نے خود جانے کی بجائے اپنے کسی آدمی کو میرے ساتھ کر دیا تو؟"

"جو کچھ بھی ہو تم اس کی تصدیق نہ کر سکو گے کہ وہ نامہ دوز ہی میں موجود ہے۔ پھر خود اس سے نمٹ لیں گے۔"

"تو کیا مجھے حال کے طور پر استعمال کرنا چاہیے ہو؟"

"بھی بھلا۔"

"بھی بات ہے۔ میں بھی کر گزروں گی؟"

"ٹھیک ہے۔ تو پھر نامہ دوز کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ ہم تم سے زیادہ وقار نہ ہوں گے۔"

سرسبانی انھوں میں تذبذب کے آثار صاف پڑے جاسکتے تھے لیکن صدف انھیں نظر انداز کر کے بولا۔ "کوشش نہ کرو۔ اگر وہاں ہر وقت ہمارے ہتھے چڑھ گیا تو ہم اس سے ستر مہربانی کا کوئی پتہ نہ معلوم ہی کر سکیں گے۔"

"مہربانی کے لیے میں جانی جان دے سکتی ہوں۔"

"میں تو پھر چل پڑو۔"

مہربانی نے بھی لیکن صدف وہی جھٹکا اور جب وہ پارک کے بہرے نکل گئی تو وہ بھی اٹھا اسی طرف چل پڑا۔ پارک سے نکل کر اس نے ایک مخصوص اشارہ کیا اور یہ سوچتا رہا لیکن وہ اس سمت میں نہیں جا رہا تھا مہربانی تھی مگر دھمکے دے دے۔ مہربانی ایک سینچے کی کوشش کر رہا تھا۔ اشارہ اپنے ساتھیوں کو کیا تھا۔ وہ دونوں دوزر دھڑک کر ایک دوسرے کی نگاہ کی گئی تھے۔

نامہ دوز کے قریب پہنچ کر صدف نے مہربانی کو گیسٹ میں داخل

ہم سے دیکھا اور جہاں تھا، وہیں رکت گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا میل تھا۔ اس پر دوپٹی اوچی گھاس کی ہوئی تھی اس کے نیچوں ساتھیوں نے بھی۔ پس ہی چھٹل کا انتخاب کیا تھا جہاں سے ہر سانی دیکھے نہ جاسکتے۔ ان کی نگاہیں بھانک پرچی ہوئی تھیں اور ہاتھ دیر دیر دوس کے دستوں پر تھے۔ خاصا وقت گزر گیا لیکن مہربانی دلیبی نہ ہوئی سینکڑی عمارت نامہ دوز کے قہقہے تھی اور صدف کے سامنے وہ تھے کہ بلاول کی حقیقت حاصل تھی لیکن نامہ دوز دہانے کے رخ پر تھا۔ اور اس وقت بھی انہماک تھا۔ مجھے کبھی کوئی اور صبر نہ کرتا۔ تک نہ ہو صدف کو کھانا سب سے کمزور کے علاوہ یہ عمارت غلامی، سستی ہے۔" وہ بھائی اسی کے حال ہی جیسے کامران لیا وہ تھا۔ دعائے صدف کو یہ فقیر نظر آیا جس نے دان ہر وقت کے سطح میں اس عمارت کی نشاندہی کی تھی۔ وہ نیز بڑوس سے چلتا تھا عمارت کے کپڑوں میں داخل ہوا تھا۔ صدف میں اس نے کہہ دیا، اگر بلاول ہی خیر کے میک آپ میں تھا تو پھر میں اس کا کیا کام، مہربانی ہر وقت سے اس کا طرح ہر طرح کا تو اسے اور کاروبار بھی نہیں کرنا چاہیے تھا۔ قہقہہ بندہ منت گزرتے لیکن عمارت سے کوئی نہ گام نہ تھا۔ صدف سمجھ رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیے۔ ٹھیک اسی وقت جیسی فرانسیسی شہر اتر رہا تو صدف نے سیر کرنا سوچا کہ اس کیسے ہر گاہ نکلی۔ جیلو... جیلو... صدف! جیلو۔

اس نے مہربانی کی دہانہ پر ہاتھ رکھا۔ "جیلو... صدف! جیلو۔"

"ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟" مہربانی کی آواز آئی۔

"مہربانی! ہر گاہ اسے پوائنٹ پر پہنچو۔" صدف نے جواب دیا اور فرانسیسی کو دوبارہ جیب میں ڈالتے ہوئے سوچا۔ پائیس فوس کے اس پوائنٹ کے پانچ کوٹوں کی چابی تھی جو اس جزیہ میں وہاں ہر وقت کوٹاں کر رہا ہے۔ ایک مہربانی کا کہہ کر وہ سینکڑی طرف پہنچا اور پوائنٹ اپنا دس کوٹوں پر نامہ دوز میں وہاں ہر وقت کی موجودگی کی اطلاع دی۔

"بھلا، یہ کیسی چیز..." دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ایس۔ یس۔ ناچو۔"

بلاول منقطع کر کے وہ پھر اسی طرف دوڑ گیا، جہاں سے نامہ دوز کی نگاہ کی گئی تھی۔ وہاں پہنچنے ہی کے ایک ایسی غلطی کا احساس ہوا کہ اپنے ہی گال چپٹ لینے کو ہی چاہا۔ اسے فون کو اس کے لیے جگہ چھوڑنے سے پہلے ہی اپنے ساتھیوں کو نصیحت دے کر تپا چاہیے تھا۔ اس دوران میں پتا نہیں کیا تھا۔ بلاول اس جزیہ کی تہ دوز پر ہاتھ لگے اس کا ہاتھ گر کر کھڑا تھا۔ اسے ایسا لگتا تھا جیسے وہاں سے قدم اٹھاتے ہی ذہانت نہایت جہاں ہی ہو، تو قوت فیصلہ توڑ دیتی ہے۔ ہر حال اب

ہو ہی کیا سکتا تھا۔ غلطی تو ہوئی تھی مگر شہر کا اب اسے پائیس کے چھاپے ہر دستے کا انتظار تھا۔

صدف نے دیر بعد چھاپے مار دیا تھی۔ اس کا انتظار کبھی نہ ہوئی۔ پھر جو کچھ بھی تھا، اس کے لیے صدف تیار تھا۔ اس مہربانی میں بلاول کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔ ایک لاش مہربانی تھی اور وہی اس فقیر کی جوب میں بلاول ہی ثابت تھا۔ ان کی گروہیں کاٹ دی گئی تھیں۔

\*\*\*

وہ ہاتھوں اب بھی اُسی کمرے میں تھے جہاں آگئے تھے۔ اور کبھی پھر اس کے درمیان لوگ جھونک جھونک جھونک جھونک جھونک لیا وہ قہقہوں کی باتیں سننے سے تھے لیکن اس وقت مہربانی نے ہاتھ اپنا ہاتھ پٹا شروع کر دیا تھا۔

"ہاں... ہاں..." جوبت ہو کھلا کر اس کے ہاتھ پٹنے کی کوشش کرتا تھا۔ گھٹیلے لگا۔ "خدا کے لیے جوش میں آؤ، ورنہ میرا دم نکل جائے گا۔"

"ہٹ جا... وہ جھٹ جا۔" اس کا نام کیوں نہیں یاد آتا۔ میں اپنا سر توڑ کر دکھ دوں گا۔"

"کس کا نام، ہاں؟"

"اس چاند کی بھڑکی کا..."

"نہیں، اس کا نام..." اس کا نام کچھ بھی یاد نہیں۔ "خدا کے لیے۔"

"ہاں! اس پر دوز کو بیٹوں جاؤ۔"

"نہیں، ہرگز نہیں..." اگر تین منٹ کے اندر اندر مجھے اس کا نام یاد نہ آیا تو اپنی کھال اور ہر گز نہ دوں گا۔"

"اچھا صبر... ہاں! میں ان شراب آدھوں سے پوچھتا ہوں۔ شاید انھیں یاد ہو۔"

وہ تین ہی مہربانی کی حرکت پر متوجہ نظر آنے لگے تھے۔ جوبت کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی اسے سانس نہ تھا۔ "مجھے کبھی نہیں یاد کر سکتے۔"

اسے اپنا کیا نام بتا تھا لیکن آخر صدف اس اس صدف میں تباہ ہو گیا ہے۔

"بدنوں کا چکر ہے، مشر۔ خوف بھرتی ہوئی آؤ میں نوٹ لیں۔ دے دے بہت غور سے دیکھتے جاؤ۔ چاکا و۔"

"لیکن آخر تم اتنے سنجیدہ کیوں ہو گئے ہو؟"

"میں صدف... ہر گز سے اسے سمجھنے سے پہلے پوچھ۔"

"کیا تم اپنے ہاں کو کوئی مجمع، تالار آوی بکھٹے ہو؟"

"کیوں نہیں۔ مجھے تو ان کے مقابلے پر ساری دنیا ہی ہانگ نظر آتی ہے۔"





"آخر یہ سب ہے کیا؟" کارلوٹ پر تشویش لہجے میں بولا۔  
 "اور اب یہ مگر سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ یقیناً ہم کچھ بھگوان  
 کے جتنے چھوٹے گئے ہیں۔"  
 "مرزا بھی آجستہ آجستہ کھسکتا ہو ان کے قریب پہنچ گیا تھا  
 اس نے کہا۔ "یہی آپ بھی اپنی بات پر قائم ہوں لیکن یہ سزا  
 والی بات۔"  
 "تم باطل جھپٹوں کی سی بات کر رہے ہو۔ کارلوٹ بولا۔  
 "وہ تو آری آزاد ہو چکا ہے۔ فیصلہ دیکھو۔ تم سبھی کو سوچ  
 پر مجا پڑے گا۔"  
 "ہم سبھی کو کیوں؟" سراس نے خفیلے لہجے میں کہا۔  
 "مسٹر مرزا نے کہ اتفاقاً مرزا پر برائے جاؤ گے۔"  
 "ہم نہیں جانتے بولت کیا ہے۔"  
 "ہوئے دلتے شوہر کے ساتھ... کچھ اور لوگ بھی ملکی  
 والوں کے گھر ملتے ہیں اور یہاں اجتماع برپا ہوتا ہے۔"  
 "ہم مرزا کو کیا چاہیں۔ ہمیں اس سے کیا سروکار؟"  
 "نہیں سراس اس سے کام نہیں چلے گا تم اعتراض کرکے  
 ہو کر تمہاری اس سے اپنی شائستگی ہے۔"  
 "اس کے باوجود بھی ہم اس کے ساتھ کہیں نہیں...  
 جانا چاہتے؟"  
 "تم بے بس ہو سراس، ہم تعین نہ رہتی مرزا پر لے  
 جائیں گے۔"  
 "تمہارا بہت بہت شکریہ۔" مرزا بولا۔ "وہ فیصلہ برائے  
 دلا دلوں مرزا پر نہ کیا گیا ہو۔"  
 "تم تو خاموش ہی رہو۔" دلتے دے مرزا کو کھوسا دکھا  
 کر بولا۔  
 "میدلینا بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔" آزاد آئی۔ "لیکن مرزا  
 پر تمہاری رہنمائی کرکے۔"  
 "یہ اور بھی اچھی بات ہے۔" مرزا پہلے سے بھی زیادہ خوش  
 ظاہر ہوا۔ "ایسا معلوم ہو" تھا جیسے وہ چاروں طرف سے  
 پھاڑ کھاٹیں گے۔  
 "بس آپ تو لوگ ٹرانسٹ ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"  
 آزاد آئی۔  
 "میں طرز تیار ہو جائیں۔" مرزا نے کہا۔ "پہلے ہی ٹرانسٹ  
 ہونے کا اتفاق نہیں ہوا۔"  
 "بس چپ چاپ کھڑے رہو۔ تمہیں خود بخود معلوم ہو جائے

گا کہ کس طرح ٹرانسٹ ہونگے۔"  
 "تم اپنی بکواس سے باز نہیں آؤ گے۔" ڈول دے... پھر  
 مرزا کو کھوسا دکھا کر بولا۔  
 "اے بھائی بولنے والے یہ بات تم سے نہیں کہی گئی ہر  
 نہ مان جاؤ۔" ڈول دے نے سمجھ لگا ہے۔ "مرزا نے معذرت  
 طلب کی۔  
 "ہم کسی بات کا برا نہیں مانتے مسٹر مرزا۔" آزاد آئی۔  
 اتنے میں دوسرے کمرے کا دروازہ کھلا اور میدلینا ان کے قریب  
 آکھڑی ہوئی۔  
 "یہ سب کیا ہو رہا ہے۔" سراس نے کہا۔  
 "یہ خیال ہے کہ تم سب کچھ سن چکے ہو۔ ہم مرزا کا سفر  
 کرنے جا رہے ہیں۔"  
 "تم لوگ ہمیں بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔"  
 کارلوٹ نے کہا۔  
 "اسی جھگڑ کی وضاحت کرو۔" میدلینا نے سر دھجھو۔  
 "ہم ٹرانسٹ کیسے ہوں گے۔"  
 "ذات میں تبدیل ہو کر برقی لہریں ان ذات کو مزید  
 پہنچائیں گی اور ان پہنچ کر وہ ذات پھر کچھ ہوں گے اور تمہارا  
 پیکر دوبارہ تیار ہو جائے گا۔"  
 "اگرنا کے ذرات کہیں مانتے ہیں وہ گئے تو وہ ان پہنچ  
 گئے ہرے کا کہا حال ہوگا؟" مرزا نے سوال کیا۔  
 "ایسا آج تک نہیں ہوا۔ ہم تو مرزا پر سی طرح آتے جاتے  
 ہیں جیسے ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جائیں۔"  
 "وہ تو مرزا کو ایسا ہی ہو گا۔" سراس نے کہا۔  
 "جھپٹا بہت سی مشورے ہوئی ہو گی۔" سراس نے کہا۔  
 "سبحہ میں نہ آسکا۔ وہ بھی خاموش تھے اور مرزا سوچ رہا تھا کیا  
 وہ بھی اسی قسم کی کیفیت سے دوچار ہیں... پھر اس نے  
 دیکھا کہ ذرات کے پیروں کے نیچے سے غبار سا اٹھ رہا ہے چمکا  
 نیا۔ اور یہی کیفیت دوسروں کے ساتھ بھی نظر آئی۔ دیکھا کہ  
 اپنے پیروں پر نگاہ ڈالی اور اچھل کر پیچھے ہٹ جانا یا لیکن  
 ممکن نہ ہوا جسم میں پیدا ہونے والی تھکن بہت اس حد تک  
 بڑھ گئی تھی کہ اپنی جگہ سے تنہا کرنا بھی محال معلوم ہوتا تھا۔  
 اس نے حق کر کہا۔ "ایسا اگر واقعی ہو جائے تو مرزا ٹرانسٹ ہرے  
 ہیں لیکن نہ ان میں نہ اس کا اور یہ ایسا معلوم ہوا جیسے... جسم  
 کی ساری جھپٹا بہت دماغ میں آکر رہی ہو۔ اس کے بعد تو ہر قسم

کا احساس ہی فنا ہو گیا تھا۔ تاریکی مطلق تاریکی۔  
 پھر خوش آواز غیب کی خوشبو کا احساس ہوا۔ فوری طور پر  
 آنکھیں کھلی گئی تھیں اور اس نے خود کو اسی پوزیشن میں کھڑا یا  
 جس میں ہر قسم کا احساس سے ماری ہو گیا تھا اور وہ خراب نہیں  
 تھا۔ وہ کچھ پہلے ہی طرح کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی  
 صورت تک دیکھ رہے تھے لیکن نظر بدل گیا تھا وہ کسی سر پہن  
 رہا ہی مقام پر کھڑے تھے اور ان کے سروں پر بہتر سی رنگ  
 کی دھند چھائی ہوئی تھی۔ مرزا نے پھر آنکھیں پھاڑیں ماس بار  
 کر دئی ہیں نظر آئی وہی برقی برقی آنکھیں سے اسی کی طرف نظر  
 تھی۔ نظری ملنے ہی مشکل اندھونی۔ "تم مجھ سے شادی کرنا...  
 چاہتے ہو۔"  
 "اے اسی بے وقوف! ہوں تمہارے گان پر۔"  
 "لیکن اگر میں تمہیں نہیں نہ کروں تو۔"  
 "یہ بیڑھا سوال ہے؟" مرزا نے مایوسی سے کہا۔  
 "نہیں! میں تم سے فوری شادی کر دیتی ہوں کہ تم مجھ سے  
 مختلف ہو اور تمہارے سارے پر مجھے تمہارے علاوہ اور کوئی  
 پسند نہیں آیا۔"  
 "اگر تمہارے وادین نے یہ رشتہ منظور نہ کیا تو کیا ہوگا؟"  
 "میرا باپ صرف مرزا ہی نہیں بلکہ اس کا شمار گان کے  
 جیسے سائنس دانوں میں ہوتا ہے۔ یہ تقریب اس کے لیے کبھی  
 کا باف ہوگا۔"  
 "یہ کیا بکواس ہو رہی ہے؟ ڈول دے حق پھاڑ کر چلا۔  
 "ہم کہاں ہیں؟"  
 "گان میں جسے تم مرزا کہتے ہو۔" کر دیتی نے بھی جرح کر کہا۔  
 "یہ غلط ہے۔ جھوٹ ہے۔ بکواس ہے۔"  
 "کر دیتی تو قبر لگا کر مرزا سے کہتی۔" تم نے دیکھا۔ ایسا حق  
 بھی تمہارے سارے میں پائے جاتے ہیں کہ انھیں اپنی آنکھوں  
 پر بھی یقین نہیں ہے۔"  
 "وہ تو ٹھیک ہے۔" مرزا نے سر ہل کر دیا۔ لیکن کیا ہم یہیں  
 کھڑے رہیں گے؟"  
 "نہیں۔ کچھ دیر بعد ہمیں یہاں سے لے جایا جائے گا۔"  
 "کہاں لے جایا جائے گا؟"  
 "جہاں میں رہتی ہوں۔ میرا خاندان رہتا ہے۔"  
 "بس اب زیادہ بات نہ کرو۔" میدلینا نے مرزا سے کہا۔  
 "وہ فوری کر دیتی کے حق میں دودھ ہونے لگے گا۔"

"تمہارا شکریہ۔" کر دیتی نے میدلینا کی طرف دیکھ کر کہا۔  
 "کیا تم بھی مرزا میں ہیں؟" کر دیتی نے میدلینا سے پوچھا۔  
 "بالکل سی بات ہے اور اچھی طرح ایمان کر لو کہ تم میں کوئی  
 چیز کم نہیں ہوئی۔ حالانکہ ذرات میں تبدیل ہو کر یہاں تک پہنچنے  
 ہو اور ذرات دوبارہ ایک جا ہو کر تمہارا سراپا بن گئے ہیں۔"  
 "یہ جھوٹ ہے مرزا جھوٹ ہے۔" ڈول دے پھر چنی اور  
 میدلینا نے سراس سے بنا کر دھجھکی سراس۔ کارلوٹ اور ڈول  
 بالکل خاموش تھے۔  
 کارلوٹ بار بار اور پھر چنی ہوئی سراس کی دھند کو دیکھیں  
 پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگتا تھا۔ آخر اس نے آجستہ سے کہا۔ "کچھ کچھ  
 میں نہیں آ رہا کہ یہ کس قسم کا کھیل ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔"  
 سراس صرف اس کی طرف دیکھ کر کہہ گیا کچھ بولا نہیں۔  
 میدلینا نے مرزا کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا اور جب وہ کسی  
 قدر کچھ ہٹ کے ساتھ اس کے پاس پہنچا تو وہ آجستہ سے بولی  
 "تمہیں سب کچھ یاد ہے۔"  
 "ہم... میں... کیا یاد ہے۔" مرزا نے ہلایا۔  
 "یہی کہ شادی کے بعد تم کر دیتی کے باپ سے یہاں امین  
 قائم کرنے کی اجازت چاہو گے۔"  
 "مجھے اس سے کیا فائدہ ہوگا؟"  
 "کیا فائدہ کم ہے کہ کر دیتی تمہاری شادی ہو جائے گی۔  
 وہ تو جہاں میں ہو جائے گی کیونکہ وہ بھی مجھ پر عاشق ہو چکی ہے  
 "اس وجہ میں نہ رہنا بڑی مشکل ہے۔" لہجے میں دلا دلا گیا  
 ہے کہ تم سے شادی کرنے کے نتیجے میں وہ تیس اٹھ سالہ دیا  
 کرے گی۔"  
 "لک... کیا مطلب..."  
 "مرزا میں ہر شادی شدہ مللی یعنی یہاں کی عورت سالوں  
 صرف تین اٹھ دیتی ہے۔"  
 "اور میری بہن تیس اٹھ دے گی۔"  
 "یقیناً۔" میدلینا نے سر ہل کر بولی۔  
 "اس کا بہ مطلب ہوا کہ سال میں تیس بچے۔"  
 "اگر کچھ اٹھ دے نہ نکل گئے تو بڑی بھگد۔"  
 "تب تو لعنت ہے اسی بیوی پر سالوں میں تیس بچے... یہ  
 شادی بھگد نہیں ہو سکتی۔"  
 "خاموش رہو۔" وہ آنکھیں نکال کر بولی۔ "اگر یہاں پہنچ کر تم  
 نے شادی سے انکار کیا تو ہم سب جان سے مار دیے جائیں گے۔"

دوسرا دھوپے یا بیٹھ میری نکالتے۔  
"لو کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ قریب جاؤ گے۔"

"میں بھی دس بلکہ سو دیا جاؤں تو مجھے ذرا برابر بھی پڑا  
نہ ہوگی لیکن میں نے سچے سچا انداز سے باپ دے۔ عمران پیٹ پر ہاتھ  
پھر کر رہ گیا۔  
"مٹو میری بات مٹو۔ اسے بھی طرح دن انٹین کر لو کہ اسے  
تم سے عشق نہیں ہوگا۔ وہ تو سچ کی تاریخ کی قطع ترین فیملی  
بنتا جا چکا ہے۔"

"سال میں میں انکے دے کر عمران نے صدمہ سے پر حید  
ہاں۔۔۔ آج تک کوئی نئی سالوں میں ہوتا تھا میں نے اسے  
"اُس کا بڑا کیا کیا ہے؟"

"فرولا۔۔۔ یہ میڈیٹل طور پر سانس لے کر بولی۔  
"اندیس انکے دینے والی کا فیملی کہنے لگا۔ عمران  
اپنے سر پر ہاتھ مار کر بولا۔ "ہائے اس نے مجھ میں مارا لیا؟  
"لاچی۔۔۔ یہ میڈیٹل نے تیر سے تھوڑا۔"

"اور کیا۔۔۔ میں نے سوچا تھا کہ اس سے شادی کر کے بیٹوں  
اور زیورات کے چکرتے سچ جاؤں گا لیکن یہاں تیس انکے لگے  
پڑ گئے۔"

"آج سے بولو۔ اُس کا باپ ہی نہیں کر تو اس شادی کی اجازت  
دے گا ورنہ تمہارے کون سی ذمہ آئی ہوئی ہے؟  
"شکلا یا بھد پر ہاتھ پھیرنا نہیں کس جاں میں نہیں گیا ہوں۔  
"تم خود ہی چلے۔ جو کسی نے تمہیں اس پر مجبور نہ نہیں کیا تھا۔  
"اسے میں تو ایسا ہی شامت کا مارا ہوں۔"

"بہر حال اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ شادی تمہیں ہی  
کرنی پڑے گی ورنہ سہرہ سب کو مرنے کے لیے تیار ہونا پڑے  
"خود تیار ہو کر ملے کے لیے میں خواب شادی ہرگز نہیں۔۔۔  
کر سکتا۔"

"پتھر کی سی باتیں نہ کر۔ بخود ہی عقل استعمال کرنے میں  
کیا ترقی ہے۔"

"اچھا چلو عقل کی ترکیب استعمال ہی بتا دو۔"  
"کوئی ایسی ترکیب کہنا کہ وہ میرے سے انکے ہی منہ سے۔"  
"واقعی میں بھی بڑا گھناؤنی ہوئی۔ عمران خوش ہو کر بولا۔  
"بلکہ اب اس مسئلے میں خاموش رہو۔ کر دینی خود ہی اپنے باپ  
کو بتادے گی کہ اس نے تمہیں اپنے لیے منتخب کر لیا ہے۔  
"یہ مشکل ہی نہ سناں ہوئی ہو کہ کچھ شادی کی دفعہ است کرنے

کی پرکاش نہیں ہے؟  
"وہ سب کچھ ہو جائے گا۔ میں تم خاموشی سے شادی کر لیا۔  
دو تھانویں طرح کا شور مٹا دیا۔ وہ لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے  
کیونکہ انہیں انہوں ہی سے آئی تھیں۔

ایک ہنر نگ کی دھند سے ایک بہت بڑا پرندہ  
برآمد ہوا اور اپنے پروں کو اڑھت آہستہ حرکت دیتا ہوا اپنے  
آگے لگا۔ یہ اسی پرندے کا شور تھا۔ کچھ اور تریب آنے پر  
اس کی اصلیت ان پر واضح ہو گئی۔ یہ پرندے کی شکل کا ایک  
چوٹی چمڑا تھا جس کے پر کسی پرندے کے پر کی شکل میں  
تھوڑے تھوڑے تھے۔ شمع آتے ہی اس کے پر ساکت ہو گئے اور  
اس کی پیدائش آواز میں بھی تھوڑی تھیں۔

"یہ مرغ ہے۔" کا شنڈل کا لانا نہ ہے۔ یہ میڈیٹل آہستہ سے بولی۔  
"یعنی ابی مگر میں کا۔ عمران نے سوال کیا۔  
"حقارت سے ان کا ذکر نہ کرو۔ یہ بے حد ذہین مخلوق ہے۔  
میڈیٹل نے آہستہ سے کہا اور ہجران بھوں کو اپنی طرف متوجہ  
کر کے آواز میں بولی۔

"تمہیں اس ایر میں میں بیٹھنا ہے۔ اگر کسی نے بھی ہچکچاہٹ  
کا مظاہرہ کیا تو وہ شواریں میں پڑ جائے گا۔  
"ہمارے ساتھ ہو کچھ بھی ہو۔ اس کی طرح بھی مناسب  
نہیں۔" سراس نے احتجاج کیا۔

"مناسب اور نامناسب ابھی دیکھنا ہی اعلان وہی کر دے  
جو میں کہہ رہی ہوں۔ یہ میڈیٹل بولی۔

وہ طوفانوں کا اس فیملی میں بیٹھ گئے۔ کر دینی بھی ساتھ  
تھی لیکن وہ فیملی کے ہالٹ کو نہ دیکھ سکے۔ چنانچہ سیدھا  
اوپر اٹھتا چلا گیا اور خاصی بلندی پر پہنچ جانے کے بعد اس کی  
اُچی پر لڑا شروع ہوئی۔ ابھی تک کر دینی کی ذہنیت والی کوئی  
دوسری مخلوق انہیں نظر نہیں آئی تھی۔

"میں کہتا ہوں ہمارے ساتھ فراد ہوتا ہے۔" فریٹھن بولا۔  
"تم بالکل نہ بولو۔ یہ میڈیٹل اس کا شانہ چپک کر چلے  
پیار سے بولی۔ کچھ دیر بعد تمہیں مگر میں ہی مگر میں نظر آئیں گی۔  
اور تمہارا خدہ مسخ ہو جائے گا کہ ہم کسی قسم کا فرادہ کر رہے ہیں۔  
"وہ شادی کرنا چاہتا تھا اور تم اسے ہی بہاؤ لایا جا سکتا  
تھا۔ آخر ہمارا قصہ کیا ہے؟"

"کیا تمہیں یہ سب کچھ دلچسپ نہیں لگتا؟"  
"میں کوئی کڑی غم نہ تھا۔ مگر یہاں ہوں۔" فریٹھن نے فیصلے

بجیس کہ کھانہ میڈیٹل کے قہر اور غصوں سے دھنکی ہوئی تھی  
"اگر اب تم نے کسی کی شکر ہے چپک دلوں گی۔"  
فریٹھن نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ اٹھنا ایسا ہی تھا  
جیسے کہ سدا بہر خدا نجات کرے۔

فریٹھن نے اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر کسی اور کبھی کسی مشکو  
کڑی کی طرف دیکھنے لگی تھی۔

فریٹھن نے دیکھ کر اپنا کھوس جو اچھے فیادہ بنے اتر  
"اگر محمدی عثمان والے فیادے کے پھونکے یہ اسے۔۔۔  
بہت تشدد ہو کر فیادہ نہیں آئی۔  
"تو کیا یہ لوگ تھے تھی پھر کسی کی ایسے فیادے بنا لیں۔  
عمران نے میڈیٹل سے پوچھا۔

"نہی کہتے۔" فریٹھن نے اس سے ہم سے ہی دنگے ہیں  
میں ابھی وہ غلامی سفر کے تارن نہیں ہو سکے جس فیادہ میں تم  
بیٹھے ہو۔ اسے بیان کا بلی کو پھر کچھ لو۔ بے سفر کے فیادے  
آواز سے کسی گناہ پر تھوڑا سی۔

"یقین نہیں آتا کہ یہ مگر میں۔ عمران نے میڈیٹل کی طرف  
خاموش بولا۔

"سب کچھ اس ہے۔ مشکل مدد سے مگر یہ لوگ ہیں  
مخرب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی سن اس قدر بڑھ چکی  
نہیں کہ سکتا۔"

"کیا اسی فیادہ سے پر ہی یقین نہیں کر لیتے۔ یہ میڈیٹل نے فیصلے  
بجیس میں ہوئی۔ فرادہ پہنچنے کے لئے کہ دیکھو کہ میں خواب نہ دیکھ رہے ہوں  
ذہول روئے پھر کچھ نہ بولا۔ فریٹھن اس بات سے ناگہان  
مطمئن نظر نہ تھا کہ اب میڈیٹل کی زیادہ تر لڑائی ہی پر تھی۔  
وہ ۱۳ سے سڑک شاں کر رہا تھا۔

ہمارے جگہ جگہ تھی۔ وہ سچے آہستہ سے جگہ جگہ فاصلے پر تھا  
تھی تھوڑے ہی فاصلے پر تھی۔ ایک بڑی سی بخوری غارت  
دکان کی دیواریں وہ سڑک سے متعلق تھیں دیکھ چکے تھے۔ اسے  
یہ زخم یاد تھا کہ اسے اس میں تھیں۔ ابھی تو چاہا نہیں پہنچے۔ چنانچہ  
ایک آج ہے۔ یہ میڈیٹل نے اپنے پتھر پر لے کر کہا۔

کر دینی بھی کچھ چپا کر رہی تھی۔ وہ پھر مگر جیسا ہے۔۔۔ کی  
طرف دیکھنے کی بلک پٹ سے ایک سفید نامزدی اتر رہا تھا۔  
قریب آکر اس نے میڈیٹل سے کہا۔ "میں اطلاع ملی تھی کہ تم  
لگ ٹرانسٹ ہو رہے ہو۔ ہوتا میں اس جوار میں پڑی ہو گئیں  
ادھر آئے ہو کہ تھوڑا سا بغاوت ہوئی ہے مگر بہت جلد ختم ہو جائی

"بغاوت کیسے بغاوت؟" کر دینی نے تھوڑے ہی فاصلے پر  
"آج کے والد کے جانیے بغاوت مگر وہ ہے اور ابی میں  
اور لگ خضر کے آگے آگے رہے ہیں۔" پانکٹ سے کہا۔  
"نہیں۔" ایسا میں ہو سکتا۔  
"ترجما آگے دے۔" اسے لہو لہو آج آپ کے چچا کی مخالفت  
میں ہے۔" فریٹھن بولا۔

"ایسا بولا۔" اسے بولا۔ وہ چوٹ چوٹ کر دینے لگی۔  
"ایسا بولا۔" فریٹھن نے فریٹھن میں ہے۔ بغاوت  
"کیا اسے وہاں۔" عمران نے اندازہ سمجھ لیا۔  
"ہائے مادر محترمہ کے آگے توڑ دینے گئے۔" وہ بولا۔  
"یہی ہوئی ہوئی۔" اس کا یہ مطلب تھا کہ تھوڑا سا کفران یہ لڑا آپ مار  
گاہ کیا۔

"تم نے یہ مطلب کیسے نکال لیا۔"  
"تم نہیں سمجھ گئے کسی ٹولال کی نہیں میں یہ ناگوں ہے کہ اس  
کی فیملی کے آگے توڑ دینے چاہیں۔  
"اب تو مجھے افسوس ہے۔ یہی طرف سے تمہیں سے۔۔۔  
چند بہت قبول کرنا پڑا ہے۔ میں ابھی۔۔۔ یہاں دیا گیا میں روٹی  
کو اس کے ساتھ نہیں شرا لیا تھا۔ یہ میڈیٹل اسے کیس اور اس  
لے گئی تھی۔

"اور تو عمران کے تھوڑا بولا۔ آخر ان ساتوں کی  
کوئی انتہا ہی ہے۔"  
"مال تو بڑا سڑا روٹ ہم یہی گیا گئے ہیں اب کچھ دیکھا!  
یار ابے دیکھ رہے ہیں۔"  
"لیکن اس بخوری سے شادی۔۔۔  
"یہ سڑا روٹ۔ یہ سڑا روٹ اس سلسلے ہے۔  
"تم تو واقعی بخوبی جانتے ہو۔"

"اگر میں سب سے بڑا اتنا ہی نہیں ہوں۔" فریٹھن نے پوچھا۔  
"وہ تو جانتے تھے۔"  
"آزادی کون۔۔۔؟"  
"کیا تمہیں ابھی تک یقین نہیں آیا کہ مجھ پر ولیدہ دلوں کیلئے  
کے سچے چڑھ گئے ہیں۔"

"میں تو اس خیال دست معلوم ہوتا ہے۔ اب کبھی نہیں۔ یہی  
معلوم ہوا۔  
"کیا تم تھوڑا سا سہجیاں لکھتے ہو؟"

"نہیں میں میرے لیے وہ موت ایک نام ہے۔ اس کی کوئی تعمیر  
ہمارے یہاں نہیں ہو سکتی ہے۔"

۱۵۳







ہو سکتے ہیں، دونوں نے کوئی خفیہ معاہدہ ہی کر رکھا ہو۔ سڑکیں  
نے سڑا کر رکھا  
”بعض معاملات میں اس کا مکان ہے“ شہر دے دے نہیں  
کر رہا۔ شہلا انرا خیال کا محاط...  
انگرس نے اسرائیل کا نام لیا تو میں اس کا نذر دوں؟ تو بڑھکی  
”معتا بڑھلا۔  
”کیا تیرا ترمیمی رکھا ہے؟ تمہنے؟“ دلتا میڈیلین کی گرج  
سنائی دی، اور نذرین پہم کر پھیل گیا۔  
”چہرہ ہی بنا کر یہ سب کیا ہے؟“ نذر دے نے فیصلہ  
میں کہا۔  
”کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟“  
”ہمیں؟“ ان کیوں لایا گیا ہے؟“  
”مغرب گمنے کے لیے۔“  
”ایک یا۔“ مطلب، ”کاروبار اُسے گمنہ آج رہا ہلا۔  
“خانا نام ابھی طرح سمجھ گئے ہوئے کہ کن گمنے سے تعارض ہلا  
”نہایت۔“



تم براہِ ذیل کے پتوں میں پڑی ہوئی ہو۔

”تو تمہیں اس پریقین آگیا ہے کہ تم مزید بڑھو۔“

”میں اس پریقین کو سکتا ہوں لیکن کوئی اور سکتی تھی۔“

وہ کچھ نہ بولی، بڑے عزائم کے اس دور کے اس کی ہمت دیکھنے

لگی جس سے وہ براہِ جوئے تھے، اس کی آنکھوں میں آشوبش کے

”نہ بھی تھا، اندازِ نرگس اسے غصے سے دیکھ رہا تھا، اچانک بولا، میسرما

خیال ہے کہ تم سب سے اہمادی کی زندگی گزار رہے ہو۔“

کوئی اور بات نہ کرو۔ وہ اجڑے بولی، ”میرے ہی کی بات

کرتے ہو تو کیا وہ بہتر ہے، مجھے شہاسی کا انہماک بھی نہ ہونے دینا“

”طمان سے بچنا، انداز میں چلیں، چلیں، چلیں اور سہرا کر لو۔“

”یہ تو بڑے مزے پر کسی طرح کی ہنر مند چھانی رہتی ہے؟“

”نہیں، مختلف حصوں پر مختلف زخموں کی دھند چھانی

رہتی ہے، اسی لیے زمین سے یہ مٹیادہ رنگ بدلتا ہوا سا دکھائی

دیتا ہے۔“

”سخت، ویسی بڑی۔“

”کیوں... ویسی بڑی؟“

”زمین سے رنگ بدلتے دے نکھارے سے میں نے اندازہ

لگا، تھا کہ یہ کوہِ سی، حق عام، جو دوسری یا بگا میں طرح مہیر سے

تشکیل پاتے ہیں۔“

”میں نے سنا ہے کہ میری ہی دُش پناہگاہ میں سمجھتے

دیکھتے رہتے ہو۔“ ”میں سوچ رہا تھا کہ یہ ایک بیک سس کا

دو تہ کیوں چل گیا ہے اور سنی کر دت کا کیا مطلب جو سکتا

ہے، وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ میری بولی، ”میرے اتنی سانی سے

تھری کچھ میں نہیں آئے گا۔“ ”وہ بھرہ وہ مدت کی طرف دایسے کے

لیے بڑی تھی، طمان اس کے ساتھ ملتا رہا، عمارت کے اندر سچ کر

وہ بولی۔ ”عمارت سے تنہا کئے کی کوشش مت کرو۔“

”عمارت سے ملکر کر جائزہ گا کیوں؟“

”مطلب یہ کہ میرے کوئی ساتھ نہ ہوا تو صبح و صلاحت دایس

نہاں ہو۔“

”میں میری رات بھی دیکھنا چاہتا ہوں، طمان نے کہا

”میں دیکھ دوں گی۔“

● وہاں مزید بڑھنے کے لیے لیکن، لیکن نہیں بڑھ سکتا، اس بارہ

لوں جو تھا کہ وہ کوہِ سی کے سب سے مختلف تھا، جس میں وہ سونے تھے

اور بہتر دوسرے تھے لیکن، کچھ دفن پڑی تھی، دایس کے دایس کے

بچے، لیکن کی بجائے بچی کیس رکھے ہوئے تھے، وہ بڑے راتھ بیٹھے۔

چراغوں سے مسرت سہ تھے، حالانکہ سونے تھے پھرے اندر کہ ہر حال

لوں، بہت تھیں، بہت دھیر، لیکن میں تھی اور اس کی جیسے کسی

موت پر تھیں، سب سے تھے، کایوں اور دوسری بگڑیں، جب نہ

تھیں، ”ہمارا جوہر تولد ہوتا، ہم سے“ ڈھنگی نہ بنایا۔

”خواب نہ کہاں ہیں؟“ ”میرا سنا ہے توشش نہہ بھیوں کہا

ہا، دیکھنے پر معلوم ہوگا، اگر مکمل ہے،“ ”ڈول دوسے کچھ

”اور یہ بھی کیس؟“ ”کاروبار سے تو دلائی۔“

جدید جدی تھی کیس کھوئے گئے، ہر بچی کیس میں اور یہی

ایک ایک غلام موجود تھا، ہر طرف سے ایک ہی عصمون کی تھری

بڑا ہوئی۔

”مزید بڑھنا ہی ہلک، جو تمہاریل کے شہر کی

میں ہو کر تھوڑے ہی کیس میں خاندان پورٹ ہو کر

بچے میں ہر قسم کی تھری، لیکن ہم فریضے کے تھوڑے

انہی کیس میں باقی، قلمی جہد سے کم اپنے خاک

دایس جاکر، جوا، لیکن باقی حکومت تک چھرا

ہر مقام پر وہ پہنچا دینا اور ہمدی کا بندہ دایات کے

مختصر رہنا۔“

”تھر پر بڑھ کر فرنگوں کے منٹے ایک گندی سی گال منگی اور وہ

اپنے ساتھیوں کی منگیوں دیکھنے لگا۔“

”لیکن وہ دونوں کہاں ہیں؟“ ”تمہاں بولا، طمان اور جوزف۔“

”ڈھنگی نے طرب و جوب کوئی وار کر کے دیا، لیکن سر ہاں

”اسے غصے سے دیکھا ہوا ہوا۔“ ”مگر سچ کی کپ کی کینڈی میں ہر طرف ہادی

ہو گئی تو کیا ہوگا؟“

”فرنگوں نے زیر و لینڈ کی ایک ہی میں پیدا کی... اور اسے

ناگتہ رہا، حالات سے گزرتا ہوا ہوا۔“ ”ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ سب

بگوں تھی، پھر اس کے اس گرد و تاب کتنا ہی کرنا پڑے گا۔“

”کئی سال سے کوششیں چوری ہیں لیکن وہ کسے ہی بڑھتا

جا رہا ہے۔“ ”کاروبار بولا۔“

”اب میں اسے دیکھوں گا۔“ ”فرنگوں پر مزید کر بولا۔“

”فرنگوں کا نورث رہ میں حال نہ ہو گئی تو۔“ ”ڈول روئے

نے مر ہاں کو آئے، مار کر مار کر اور فرنگوں حسان کے جھانگ کی طرح بیٹھ

چلا گیا... پھر اس دن وہ کوشش کر کے کی تو سے نکل لیے، ہر ایک

اپنے مقام پہنچنے کے لیے بے چین تھا۔

فرنگوں اپنے آپ میں ایک دو دن سے پہلے نہ پہنچ سکا، اس

کے اوپر دے اور تحت، اس کی حیل غرضی کا سبب بن کر

خوب پہنچے تھے اور ان کی منتقلی دے تھی کہ شاید وہ اب بھی تھے

میں ہے۔ ”کہیں کسی ڈسٹری نے اپنی جھکی کا نام مزید تو نہیں

لکھ دیا ہے؟“ ”کسی طرف سے آواز آئی اور فرنگوں اسے بھاڑ کھانے کو

دور۔“ ”آخر اس کے بڑے ایک، ایسے اس کا۔“ ”خپک کر کہا۔“

”تم بہت تھک گئے ہو، چھ دن آرام کرو۔“

لیکن دوسرے ہی دن کیپ کی کینڈی میں جھنے والی فریڈی

نے دنیا بھر کے سائنس دانوں کو متحیر کر دیا، ہاں سے علاقے پر پہلے سفید

باؤلوں کی پٹیا۔ ”پڑی تھی۔“ اور پھر، سفید باؤلوں کے چھ ایک

اور دوسرے چھ ایک اور ہاں سے بڑی تھری سے حرکت ہی کر رہا تھا، وہ

اب، دایس کی نسبت پرکھ رہا، اور ہر طرف ہادی ہوئی رہی۔ ”میر تو

فرنگوں کی بنائی تھی، مزید بڑھ کر، انہیں چھ ایک اور دیکھا جھنے

لگا تھا۔ اس کے ہر کسی نہ معلوم، ریڈ اسٹیشن سے اس کے ملک کے

لیے دار تھک، انٹر وائی، ایسا تھوڑی دھیر فرنگوں کا بھی حوالہ دیا گیا، دار تھک

کے مطابق، فرنگ کے سلائے بجٹ کے دوسرے تھے، براہِ نام زیر و لینڈ

کو لوانڈ کی کئی کئی ہزار ہوں، جو کہ ناگتہ رہا، جھنے کا ہر دایس کا غلام

کے حصول کے لیے غرضی تھی، وہاں ہر طرف ہادی ہو گئی، طمان آگے گئے

اور زلزلوں سے تھاپی پھیلے۔“

”بارہ گھنٹے کے اندر اندر ہادی نوٹیاں میں ہر طرف انگریزوں

کی بنا پر سنی پھیل گئی، فرنگوں کو تو کپ کی کینڈی میں ہر طرف ہادی کے

بعد ہی ایسی جگہ پہنچا دیا گیا، جہاں بہت ہی خاص انداز کی۔ سانی

ممکن تھی، صدہ اپنی زندگی سے بڑا ہر جگہ، سب دایس کے بڑے اور

ذاتے، دار ایس کے بجائے صرف گایاں، ”تھری کی مشین معلوم ہو، تھ۔“

”انداز سے ایک ایسے اسپتال پہنچا دیا گیا جہاں دیوانہ کی کا علاج کیا

جاتا تھا۔ ”عمری، بڑی اور زلفانی اس کو جو کس رہنے کا حکم دے

دیا گیا تھا لیکن اس فریڈی کے علاوہ اور کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔“

”مزید کے بغیر میں اس فریڈی سے وقت تک نہ ہوں، سب سے بڑا

تھک کپ کی کینڈی میں ہر طرف ہادی نہیں تھی، اس کے بعد انہیں

بھی زبانی کھوئی پڑی تھیں، کیونکہ فرنگوں نے اپنے بیان میں ان

کے حوالے بھی دیئے تھے... پھر دایس مٹا کر بھاگ گئے۔ ان کے

غلامی، چاہر کی ایک مشرکہ کا تھوڑا سا طلب کرنا گئی۔

● ”تھریب کا تو یہ غریب تھا، طمان انہیں میں بڑا...“ ”میں نے

”میں دے سوئے، کے جینے سے متعلق رہا، سب سے اس کے سب کو جینے

تسلیم کر دیا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کی مدد کرنا چاہتی ہو۔“

لیکن کیسی مدد؟ ایسے حالات میں اس کے علاوہ اور کیا مدد ہو سکتی

تھی کہ وہ اس کے فرے کے لیے نہ نیاں پیدا کر دیتی، ”مگر کیوں؟ تو

کیونکہ نہیں چاہتی کہ اسے کسی قسم کی سزا دی جائے، تو میرے گرفتار

ہی کیوں کیا گیا تھا؟ وہ سوچتا رہا۔

”جوزف اور جیمس تاش نہیں رہے تھے، پہنچنے پلانے سے

متعلق، جوزف اب احتیاط کرتے تھ، کھانا، شدید غلبہ سہرس ہونے

پر سہرے تھی، بیٹھا تھا کہ دایس کی قدر گم ہو جائے۔ ”دفن طمان

آٹھ گراں کے قریب آجیٹ، ”جیمس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اور، ”بھی

تھک مزید کی کوئی دوسری مڑی بھی نظر آئی؟“

”خدا کے کبھی غم نہ تھے، ہاں۔“ ”حرف تاش کے پتوں

سے نظر نہ تھنے بغیر بولا۔ ”تم واقعی غریب ہو، باس، اوڈی کی کسی کیس

جیمس کو کھانکر کر پکڑ لوں گے، تھکے دوڑ رہے ہو۔“

”یہاں بھی ہوتا ہے۔“ ”طمان ٹھنڈی سانس سے کہتا تھا۔

”میں نے تو بھی دیکھا، نہ سنا۔“

”کوئی کا چہرہ بھی مجھے پسند تھا، جیمس نے کہا، ”تہا نہیں

قریب پہنچنے پر اس کا کیا حشر ہو۔“

”جیوں نے اس کی دہد کے اندر تو رہے تھے، خوف

نے کہا اور اچانک اس پر سنی کا دورہ پڑ گیا، ”جتنے دے کہ سہنے

اور سہنے دینے ہوتا تھا، طمان نے پہلی بار اسے اس طرح سہنے

دیکھا تھا۔ وہ سہرت سے چلیں چھپکا مارا۔“

”سیدھا جتنا ہے یا جامل، ایک دھول۔“ ”بالآخر طمان بولا۔“

”اور وہ دھول انہوں سے پھٹ دیا، جھنے سیدھا ہو بیٹھا اور ہنسی

اندھی اندھ گھٹی چلی گئی، ”بڑا کھنڈہ خیر طمان ہو گیا تھا؟“ اس کی والدہ

کے اندھ نے کچھ زندگی میں پہلی بدلتی سہرت بخشی ہے، ”طمان

نے پھر انہیں نکالیں۔“

”جب... باس، میں مزید رہتا تھا کہ اندھوں کی دیکھ بھال

کیسے کرتے؟“

”میرے مزید آب و ہوا شاید کچھ دس نہیں آئی؟“

”نہیں، باس، سوچنے کی بات ہے۔“

”یہ تو دوسرے ہوتا ہے، میرے سوچنے کی بات تھی، ”برادرم کیوں

نکلے لگا تھا؟“

”تھلا دوسرے میرا دوسرے ہے، باس، اگر تم اندھوں کو دقت

نہ دے سکتے تو میں دیتا، سہرے میں پھر کر بڑا، ”سہرت کر

اور دایس کی کینڈی کو دیکھ کر اس سے اپنی خواب گاہ میں سویا کر تیں۔“

”خدا دیکھنا۔“ ”طمان نے جیمس سے کہا۔ ”یہ فیٹ تھا،

میں پہلی بار میرا معاذ گرا نے کی کوشش کر رہا ہے۔“

”یہ کیا کہہ رہا ہے؟“ ”باس، ”میرا سہرہ تھا، میرے چروں پر ہاں۔“

میں غیبی کے سے اس نے پھر کرنا نہ ہوں۔

پہلے ملنے پہنچنے کے بعد سے؟" طرآن نے سوال کیا۔

"یہی بات ہے۔ ہاں اسی کے بعد سے میں ہر سانس پر غیبی سے غور کرتا رہا ہوں۔"

"خدا! اب اسے ایک نظر بھی نہ ملے۔" طرآن نے جیس، لکھو سہ دکھا کر کہا۔

"میں سب سے غیبی سے غور کرنے کو تیار ہوں۔ جزوت لو! اپنے اپنے آقاؤ اور گھیلو۔" جیس نے کہا۔

طرآن کا رخ جزوت کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے کسی اس سے اس طرح کا شعلہ نہیں کیا تھا۔ "میں ہاں قسم کا ادنیٰ تھا۔

سر ملادہ اسے ہر شوش نظر سے دیکھتا ہوا اچھری ہو کر پر جا بیٹھا۔ دو دھڑکیں میں معصوم ہونے لگا۔ طرآن کے ذہن پر

کسی قدر کالی مسلط ہو چلی تھی۔ لہذا اس کیفیت سے بچنا چھڑانے کے لیے اس نے سوچا کہ کیوں نہ نہاد رہتا ہے۔ یہ جانے ہذا، اس نے ہاتھ دوڑا کر دیکھا۔

بہتر عرض ہوئی کہ یہ نہیں تھی، وہ قاتل کر اسے ٹھلا پھر جیس سے نکال دیا۔ یہ ایک فائدہ تھا جس پر اسی کا نام تحریر تھا۔ بڑی سے صبری

سے اس نے فائدہ نکال کر چاک کیا اور پھر نکال کر پھر پڑھنے لگا۔ پچھے کی ہوں کے درمیان، زرد رنگ کی ایک چھوٹی سی ٹیپ بھی رکھی ہوئی تھی جسے اس نے بڑی احتیاط سے کوٹ کی اندر دنی جیب میں ڈال دیا۔

اس نکل کر تک بھی وہ خبر گیری ہوئی تھی کسی نے دیکھا تھا۔ "سب کو نہ کہتا ہے۔" جیس نے دیکھا۔

کار کے بعد میں اس کے سے دوسری طرف سے چلا جائے گا۔ جہاں جیس کنفیوژن چہ پڑھ کر ہو قوت مات

کو لے جائے گا۔ وہاں تک کہ وہ پہنچے گا۔ ہر جہاں کے جیس سے کسی بھی بھاری کنفیوژن جڑ کا جو۔ ہر جگہ کے لیکن یہ

تکیر پر برکتی ہو کر خزاں۔ جیس ہونے لگی اور تم نہایت معافی سے سمجھت ہوئے تھے جاؤ گے اور وہ

اسے جگہ چھنے پر چھوڑ دیں گے۔ اس کے بعد میں دیکھا گی کہ خدا سے بے کیا کر سکتی ہوں۔ جیسے ہی جیس اس

کہے میں سے چلا جائے گا تم یہ ٹیپ کی دوسرے کو راہ سے نہ لنگھ لینا۔ گراس کے خلاف کیا تو سے عاز

گے۔ اس کو دیکھتے ہی سن کر دیتا۔

طرآن نے جہاں سے اس سے دیکھا وہ دیکھنے سے دیکھ کر پھر اس

کے فضل میں مبتلا اور پھر کہے میں آیا۔ اب اسے انتظار تھا کہ کب کوں اسے نکال دے جائے۔

تھوڑی دیر بعد میں ملنے ہی کہے میں داخل ہوئی اور جیس نے مجھے پہنچے میں کہا۔ "آواز دینے بغیر ہی مل" اس بار بھی اپنے

دور پروردہ کوں ملتی ہو کر کسی شائستہ کوں کی طرح جارت طلب کرتی ہو۔

مجھے افسوس ہے، پورا کیسی یعنی کہیں تو باہر جا کر دوبارہ آؤں! اجازت طلب کر کے؟"

"آئندہ خیال نہ رکھنا۔"

میڈیٹین نے طرآن سے کہا۔ "تھوڑا سا دیر چیک آپ ہوگا۔"

"اچھا۔" طرآن نے خوش ہو کر کہا۔ "میں پڑھنے پر تیار ہوں۔"

ایک کان بند ہو گیا تھا اور چیک آتے آتے رک جاتی تھی۔ میڈیٹینا فزوش ہی تھی۔ پھر کر کے نکلے۔ زرد رنگی عین کے من سے

اُترتی تھی۔ "آخر میڈیکل چیک آپ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟" طرآن نے اس سے پوچھا۔

"خدا سے قسم پرمیخ کی آب و ہوا کے اثرات کا جب تڑہ یہ ہے گا۔"

"جزوف نے کیا تصور کیا ہے؟"

"اسے جو میں سمجھتا ہوں وہ ایک رگنے کے بعد ہی اس کا چیک آپ ہو سکے گا۔" جواب ملا۔

"معقول بات ہے لیکن مزید کی شراب بھی بے حد فزنگ ہے۔ جزوف جیسا بلا نوش نہ چنے لگا تھا۔"

"وہ ایک بے حد مخ اور رہنے میں سے تیار کی جاتی ہے۔"

"وہ ایک کہے میں داخل مجھے، جو کسی ٹیپ سے مہبتال کے آپشن خیمہ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ میڈیٹینا اسے وہی چھوڑ کر چلی گئی۔

دو فر دہاں پہلے سے موجود تھے جیس میڈیٹین نے جب اس سے سامنا کیا تھا۔ جسے طرآن کو کڑی پڑھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"میں یہاں ہلکا سا دھبہ بھی محسوس کر رہا ہوں۔" طرآن اپنی باتیں پہلے کے نیچے ٹوٹا ہو کر۔ "دوسرے پہاڑ ہیں۔" طرآن کوئی

چھینک نہیں آئی۔ حالانکہ ذہنی طور پر جانی دینا چاہتے تھے کہ یہ چھینک اس کے دھڑکیں سے نہیں آتی تھی۔ لیکن یہاں تو اس میں شی کرنے کے باوجود نہیں آئی۔

کے ساتھ بھی تھا۔ اب اس کے جلدوں ہاتھ پاؤں، ٹانگیں کے ہتھوں در پاؤں سے جڑے ہوئے تھے پھر قریب ہی کے ایک کوچ کس کا شوش ان کی گلاب اور ٹھال کے کانوں میں تیر سٹیس سی بگے لگیں

اوسے حیرت زدگی سے۔ "کھوں کو دو جہاں ہذا پڑ۔ سر ہیکر کرنا کیا لیکن اس کے حواس جھانپ رہے ہوئے تھے۔ اس کا ذہن نا لاد کی میں صاف

پھر ایک شہنا چھایا۔ یہ روشنی غائب ہو گئی اور انھوں میں ابھرا سما گیا۔ اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"دلفنا اس سے سوال کیا گیا۔" تھا تو اس کا کیا ہے؟"

"میں غور..."

"تم اس کے لیے کا کہتے ہو؟"

"حکمت نہ کہ جلدی سیرکٹ دوس کے لیے۔"

"پاؤں سے صحت والی پیشکش سے تم کس نتیجے پر پہنچے ہو؟"

"بلا لائن سے متعلق کوئی دستور اس میں پوشیدہ ہے۔ کڑی کے شیل میں برازیل کا کائنات موجود ہے لیکن کڑی کے ہتھ میں بھی کچھ نہ

کچھ نہ کہہ سکتا کہ اس کے لیے؟"

"اس میں بھی کچھ پوشیدہ ہے جو میری نگاہ میں نہیں آ سکا..."

"غالبہ دہی کہیں کا نقشہ ہی ہے۔"

"تم نے تصویر کا انٹینو کیا کیا تھا۔ وہ کہاں ہے؟"

"ملائیٹ نہ اسے وقت ضائع ہو گیا تھا اور میں سلائیڈ کے ایک سیٹ کے علاوہ اور کوئی سیٹ تیار نہیں کر سکا تھا۔ تم، زک

تین سیٹ بنانا چاہتا تھا۔ ایک اپنے عم کے لیے ایک باغیچہ کے لیے اور ایک اپنے لیے۔"

"میڈیٹین کو کب سے جانتے ہو؟"

"متوڑک جٹانوں سے لڑنے کے بعد جس کمرے میں پہنچا تھا اس سے دوسرے کمرے میں منتقل ہونے کے بعد اس سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"شاید تم نے اس پر ٹی تھری ہوئے کا شہ بھی کیا تھا؟"

"جو قطعی غلط تھی پر جیسی تھا۔ مجھے بھاری تھوڑی سی ضرورت تھی تھری کی معلوم ہوتی ہے۔"

"کیا میڈیٹین کی آواز میں تم نے اس کی کسی ہلکی جڑی آواز کی جھلکیاں محسوس کی تھیں؟"

"نہیں مجھے تو یاد نہیں پڑتا۔"

اس کے بعد اس سے کوئی سوال نہیں کیا گیا تھا۔ انھوں سے اب بھی کچھ نہیں پوچھا گیا دے رہا تھا۔ وہ صرف سوال کے نالے کی آواز سن رہا تھا۔ پھر ایک ایک اس نے اپنے شانے میں

بعض محسوس کی۔ شاید کسی شہنا چھایا۔ جگش دیا گیا تھا پھر کچھ اس کا ذہن نا لاد کی میں ڈوب گیا۔ وہ وہی طرح بے ہوش ہو گیا تھا۔

دوبارہ آٹھ گھنٹے پر جزوف اور جیس کو اپنے در پڑنے کے لیے دیکھا۔ جزوف اسے آواز دے رہا تھا۔ ہاں، خدا کے لیے انھیں کھو نہ گیا

میڈیکل چیک آپ تھا؟"

"سب ٹھیک ہے۔" طرآن نے آٹھ بیٹے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے دہرہ م کیے۔" جیس نے پچھتا ہوا ہوا

"ہاں، اس آواز کی یہی بات ہے لیکن یہ کیسا میڈیکل چیک آپ تھا؟ تم ہانک بے ہوش تھے اور میں اس پر ہاں لا رہا تھا۔"

"مجھے یہ انداز ہے کہ ایک کڑی ہی صفا تھا۔ ہر کس دے گئے تھے۔ دنی جی تھی، سٹینا کی تھی، پھر کچھ یاد نہیں لڑک بھاتا۔"

"لا شیل اور سیٹیل؟" جیس نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں اور کیا۔ یہاں تک تو مجھے ابھی طرح یاد ہے۔"

"تجھے حیرت ہے۔"

"کس بات پر؟"

"اسی میڈیکل چیک آپ پر۔"

"جزوف کا بھی ہوگا۔" طرآن خوش ہو کر بلا۔ لیکن پیسے شراب کا جو جس گئے کا فائدہ کرنا چاہتا تھا۔

"فلاک پناہ۔" جزوف جلدی سے ہوا۔ "ضرورت ہی کیلئے اس میڈیکل چیک آپ کی؟"

"دیکھیں گے کہ مزید پوچھ کر کہیں کوئی نو آواز نہیں دے گا..."

بعض حالات میں یہاں جس بدل جاتی ہے۔

"ابھی تک تو ٹھیک ہوں، ہاں، جزوف خوف زدہ لیجے میں ہوا۔"

"جو کتا ہے کہ مجھے ہتھی ہے نہ ہو۔"

"میرے کیسے ممکن ہے؟"

"خدا سے بدستور ہو تو مجھے کچھ پتا ہے گا؟"

"نہیں، نہیں، ہاں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ جلدی سے میرا بھی

چیک آپ کر دو۔"



اسے ملک بے جا کرتیں دو۔ عمران نے جیس سے کہا۔  
 "چل جی..."  
 "نہیں! اس! جوڑت گڑگڑا، مجھے اپنے ہی پاس رہنے دو۔"  
 "جیس بھی برا آدمی نہیں ہے۔"  
 "یہ بات نہیں ہے! اس! جوڑت جھینپ کر بولا۔  
 "دفع ہو جاؤ۔ مجھے آرام کرنے دو۔ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ اور  
 وہ دونوں وہیں جا بیٹھے جس کچھ درمیانے تھے۔ عمران  
 پستر پر پڑا سوچا۔ سیدھا بلاشبہ قریب ہی تھا لیکن اپنے ساتھ اس کا یہ  
 رویہ بڑا عجیب نظر آتا تھا۔ اور غرض چہرہ پر آخر ضرور کیا کے تعلق اس  
 سے سوالات کیوں کیے گئے تھے، وہ تو اس سے قریب سب کے بارے میں  
 کیا جاننا چاہتے ہیں، شاید یہی دیر کی عمارت بگڑے اور مگر کوشش دین  
 کیے مجھے بچنے پڑے۔ شاید یہی لیے وہ گفتگو کرنے کے لیے اسے  
 عمارت سے باہر نکالے گئی تھی۔ ایک بار پہلے ہی اس نے اپنے مقصد  
 کے لیے عمران کو استدعا کیا تھا اور عمران نے اسے زیر و بند کے ایک باغی  
 سے نجات دلائی تھی۔ کیا اس بار بھی کوئی ایسا ہی چکر ہے؟ اس نے  
 آنکھیں بند کر لیں۔ اس واقعے کے بعد سیدھا سب سے دوسری طوائف  
 کے لیے ضرب جوتا فطری اس تھا۔ لیکن وہ آدمی جتنی کلمات پو  
 گئی جوڑت اور جیس جتنی ہی جگہوں پر اٹکے تھے۔ کیونکہ عمران  
 ہی نے فحاشی اختیار کر رکھی تھی۔ دسی بات پر کوئی نیا شوشہ چھوڑ  
 کر ان کے دہن کو بگڑانے لگتا تھا۔ چونکہ کسی نے دروازے پر  
 دستک دی اور جیس نے چوک کر ریزہ ریزہ کی پس سوچ کر برائگی  
 رکھ دی۔ دروازہ کھل گیا لیکن اسے والی میزین کی بجائے کوئی سفید نام  
 عورت تھی۔ اس نے جوڑت کی طرف اٹکی اٹھا کر کہا۔ "تم چلو۔"  
 عمران بھی اٹھ بیٹھا تھا۔ جوڑت انھوں کی طرح تھک چکا ہے،  
 اس حوت کو دیکھ رہا تھا۔ یہ ایک عموماً خاص توانا عورت تھی جالی  
 قوت کا اعتبار انھوں سے ہوتا تھا۔  
 "میں کہاں چلوں؟" بلاخر جوڑت بولا۔  
 "کونکہ میں..."  
 "میں بالکل تندرست ہوں، مختصر، مجھے کلاک میں جانے کی  
 کیا ضرورت ہے؟"  
 "نہیں میڈیکل چیک آپ کے لیے تیار ہوا ہے۔ تھکے سے تھی  
 کا بھی ہوا تھا۔"  
 "یہ تیاری کیسے ہوگی؟"  
 "وہیں تیار کیے جائے گا۔"  
 "میں تمہیں نہیں جانوں گا۔"

"ج... ج... عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔  
 "بس... پاس!"  
 "جانا ہے یا نہیں؟"  
 جوڑت سسکی صورت بنا کر رہ گیا لیکن عورت بولی۔ "تم چاہو  
 تو اس کے ساتھ چل سکتے ہو۔ اس کا خوف فطری ہے۔"  
 "میں مخالفت نہیں ہوں۔ جوڑت غرایا۔ لیکن جیس گھٹنے  
 شراپ سے دوڑ نہیں رہ سکتا۔"  
 "یہ فرد کی ہے۔"  
 "لیکن میڈیکل چیک آپ کو ضروری نہیں۔"  
 "بالکل ضروری ہے۔ عمران نے غصے سے جیس میں کہا۔ "میرے  
 پر آنے والوں کے کبھی کبھی دم بھی ٹپک لگتی ہے۔ اگر بروقت ردک  
 مقام نہ کر لی جائے۔ اس لیے میڈیکل چیک آپ ضروری ہوتا ہے۔"  
 عورت نے ایک سے ساختہ قسم کی فسکراہٹ کا گلا گھونٹنے  
 کی کوشش کی تھی۔ عمران اٹھ بھاڑا بولا۔ "اچھا! میں چل رہا ہوں۔"  
 "نہیں! سسرال میں نے نو بج کر پہنچا تھا۔ آپ ساتھ نہیں آ سکتے  
 "دیکھا اٹھنے۔ آخر اس کو لایا دیا۔ نالہ۔ دیکھ کر اب سچی  
 تیری جنس ہی میں ملے۔"  
 "ہڈی خانہ دو! پاس! جوڑت ہاتھ جوڑ کر گویا۔  
 "بس! اب دفع ہو جا۔ عمران ہاتھ جاکر نروری سے بولا اور  
 جوڑت بھونکا تھا، اس کو بت کے پیچھے چل گیا۔ ان کے پیچھے جانے  
 کے بعد جیس نے دفاع بند کر دیا اور عمران سے بولا۔  
 "یہ سادی باتیں میری جگہ میں نہیں آ رہیں۔"  
 "تم نہیں اس طرح مجھے کی کوشش کر رہے ہو جس طرح  
 زمین پر بھجا کھینچتے، سسرال میں؟"  
 "اے... اے... یہ کیا؟ آپ بے عزتی کر رہے ہیں... کیسے  
 سن لیا تو..."  
 "تو کیا ہو گا؟"  
 "وہ سب مجھے ہوت جیس سمجھتے ہیں۔"  
 "اس سے کیا فرق پڑے گا؟"  
 "اگر تک کوئی جنس گورنر ہو سکا ہو تو بتا دیجئے؟"  
 "زیر و بند میں سب چلتا ہے۔"  
 "جی نہیں! ہم بہت زیادہ سنہیں۔"  
 "چھا، تو میرے پر کھڑے ہو کر دیکھو۔"  
 "میں گورنر ہوں، جناب! کوئی سسرال بولے نہیں ہوں۔"  
 "میں نے اپنا جن واپس لیا۔ اسے ہاں گورنر کی شادی بھی

تھکی یا نہیں؟"  
 "شادی ہو گئی ہوتی تو یہاں کیوں بھیجا جاتا۔ وہ اگر چچی کے  
 توسط سے تو ایسا میں عمارت حاصل کرنا چاہتے تھے۔"  
 "پھر وہی ہو گا۔"  
 "جیس کچھ کہتے ہی دل تھا کہ وہ دن سے ہوسٹنگ ہوئی اس  
 نے بوسانہ بنا کر ریوٹ کٹر کا بن دیا۔ اس پر دیکھنا سانسے  
 کھڑی نظر آتی۔ اس نے عمران کو مخاطب کر کے کہا۔ "میں نے تم سے  
 وعدہ کیا تھا کہ رات کو تاروں میں آسمان دکھاؤں گی۔"  
 "دن بھر مجھے تاسے ہی نظر آتے رہے ہیں۔"  
 "تو کیا نہیں جانا چاہتے؟"  
 "فرقہ ضرور؟ عمران دفاع کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔ اندر  
 بڑی گھٹن ہے۔"  
 "کھلی فضا میں پہنچ کر عمران سے آسمان کی طرف دیکھا۔ کوئی  
 فرق نظر نہ آیا۔ وہی دفاع والا، کوٹھا تاروں میں آسمان تھا۔ اور  
 رات تاریک تھی۔ البتہ عجیب طرح کی خوشبو فضا میں آگئی ہوئی تھی۔  
 جس سے بدلے بھٹے مائل کا حق قائم ہوتا تھا۔ یہاں ہم بے فکری  
 سے بات کر سکتے ہیں۔ یہ بات کہ تم کس قسم کے سوالات کیے گئے  
 تھے؟" میڈیٹانے پوچھا۔  
 عمران کنفیسنس پائیز والی ردوداد دہرائے دگا۔ وہ خاموشی  
 سے سستی راہی ادا بات کے اختتام پر بولی۔ "تو میرا شبہ تھا نہیں  
 تھا بہت خاصی بڑھ گئی ہے۔ وہ میری ذہن میں ہیں۔"  
 "شاید ساری عمارت بگڑے اور ہو کر میرے نصیب بھی۔"  
 عمران نے کہا۔  
 "یہی بات ہے لیکن وہ اس جگہ کی گفتگو نہیں ہی سکتے،  
 جہاں میں موجود ہوں۔ ایک شخص آپ میں اسے صرف اپنے  
 لیے تیار کیا ہے۔ جہاں کائنات کی ہر چیز اپنا انداز ہو کر نہیں لائیں  
 سرسراہٹوں میں تبدیل کر رہا ہے۔ یہ سب ایک آپ کو اس پر محض  
 سرسراہٹیں سننی جاسکتی ہیں۔"  
 "تو پھر میں مجھ گیا۔ وہ میرے توسط سے نہیں پہنچنا چاہتے  
 ہیں۔" عمران بولا۔  
 "یہی بات ہے لیکن تم نے بہت مناسب جوابات دئے تھے۔"  
 "اس طرح تم نے ایک بار پھر مجھے استعمال کرنے کی کوشش  
 کی ہے۔"  
 "اور میں ہی تمہیں زمین پر واپس لے جاسکتی ہوں۔"  
 "تم کو مزہ ہو کر ہو۔ جہاں اس سیشن اسٹیشن کرنے ہیں ایک۔"

ہاں نہ گئی تھی۔  
 "کیا مطلب؟ کیسی خامی؟"  
 "ہو سکتا ہے، کوئی کوئرٹسٹ کر سکتے ہو جس کے ذلت  
 درجہ صاف حاصل ہاؤس کو اس وجہ حالات میں ٹرانسٹ کرنا  
 فحشی ناممکن ہے۔"  
 "بڑھ صرف ایک ہے اور اس کی اسل بھی ایک ہے۔ در  
 کی بات کیوں کر رہے ہو؟"  
 "میں نے تمہاری آسانی کے لیے ذبح کر دیا ہے کہ وہ دیا تھا۔  
 تم جہم کوئرٹسٹ کر سکتی ہو لیکن دوبارہ دونوں جہم پر نہیں کر سکتیں۔  
 ٹرانسٹ ہونے والا جہم دونوں سے خالی ہو گا۔"  
 "تمہیں تجربہ ہو چکا ہے۔"  
 "میں اپنے ذلت کا انداز دیکھنے سے پہلے ہی پریشان ہو گیا تھا۔  
 "نہیں! یہاں ہی محسوس ہونا چاہیے۔ تم بالکل اسی طرح غائب  
 ہو گئے تھے جیسے کچھ ہوئی تھی۔"  
 "میں کہتا ہوں اصل مسئلے کی طرف آؤ۔ سائنس فکشن اب  
 ختم کر دو۔"  
 "تم بہت نہیں کہن ہواؤں میں ہو۔ وہ جانوں والیں بھی لے  
 گئے ہیں سسرال میں نے اپنی آنکھوں سے کب کینیڈی کی ریمارکس  
 دیکھی، وہ بالکل بر گئے۔ یہ فکشن سائنس ہوتے ہوئے ریکرڈوں میں اس  
 ہونے ہی کر سکتا ہے۔"  
 "میں اسے تسلیم کروں گا لیکن اس مقصد؟"  
 "اب ہم اپنے لاکھ لاکھ بھانے کے لیے اٹلانیہ خراج وصول  
 کریں گے۔ فکشن کے ملک سے سائنس کے دوسرے حصے کے برابر  
 رقم کا مطالبہ کر دیا گیا ہے۔ اگر اسے ہوا نہ کیا تو اس کے خلاف پریڈیم  
 کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اسی طرح دوسری بڑی طاقت کو بھی ہم اسی قوت  
 کا نمونہ دکھائیں گے۔"  
 "تو یہ سب کچھ ہو چکا ہے؟"  
 "زمین پر واپس جا کر خود ہی تحقیق کر لیتا۔"  
 "خدا کے لیے پریڈیم پر میری وجہوں کا مقصد بھی بتا دو۔ کیونکہ میں  
 بڑی طاقتوں کے مقابلے میں میں ایک بے وقعت سے ملک کا  
 باشندہ ہوں۔"  
 "تم میرے لیے بے وقعت نہیں ہو۔ وہ ٹھنڈی سانس  
 لے کر بولی۔ "ان فکشن کو کرنا اپنا مقصد حاصل کر چکی ہوں۔ تمہارے  
 بغیر ناممکن تھا بہت دنوں سے ایک کاسٹا میرے ذہن میں کھٹک  
 رہا تھا، اچانک کچھ رے یہاں ہاؤس دس سو فیسی پینٹنگ کا

قصد چھڑ گیا۔ وہ جیسے جیسے حدامتھی لہذا اس کی طرف توجہ دینی پڑی ورنہ ہم تو ان چاروں نمٹک کے ذمے دار افراد کو سرخ پر پہنچانے کے انتظامات میں لگے رہتے تھے اور ہماری آمدورفت کیلئے بجز وہاں اور پھر نہروم کے پٹرنگار ہی تھی جس میں سرچا لگے ہاتھوں میں بھی ہوا لیا جائے اس کے سے وہاں برف کو خصوصی ... ہدایات دی گئی تھیں۔

"اٹال دے رنٹ کی تھلے ٹوڈیا کیا اچیت ہے؟"  
"یہ نہیں بتا سکتی۔"  
"اور اسی دور و لیب پینٹنگ نذر آتش کر دی گئی۔"  
"خدا شہد کہ وہ پھر کسی کے ہاتھ لگ جائے گی۔ اس ساری باتوں میں کیا رکھا ہے۔ اب جو کہہ رہی ہوں، خواہے سنو۔"  
"ہر بات فورے سننا ہی نہیں، کہتی رہو۔"  
"جو شخص میری بات میں ہے وہ زبردست کاغذ نہیں ہے۔ اس میں سے اسے پتہ چلتا ہے کہ اس میں کتنی کسکتی ہے۔"  
"تمہاری بات میں بھی ہے، اندر زبردست کاغذ بھی نہیں ہے۔ بات سمجھیں نہیں آتی۔"  
"مجھے ڈالی پرش رکھنے والے زبردست کے فستار نہیں ہو سکتے۔"

"وہ تم سے کیا چاہتا ہے؟"  
"میرا خاتمہ تاکہ میری آڑ میں خود سب سے بڑا بن سکے۔۔۔ کیونکہ یہاں میرے احکام دوسروں تک نہ پہنچا سکے۔"  
"لیکن تمہاری سرکس اس طرح مستطرت رہتی ہو۔"  
"بس، حرفت کا ہے۔ انھیں کی قدری کے بعد سے میں نے ہی حرفت کا اختیار کیا ہے کہ ان میں شامل بھی رہوں۔۔۔ اور انھیں نظر بھی نہ آوے۔"  
"کیا تمہارا دشمن انہی دونوں میں سے کوئی تھا، جنہوں نے مجھے کھینچ کر پھینکا تھا؟"  
"ہاں، وہی۔ جس کی ٹوئوں کے اوپر دایں جانب سرخ رنگ کا جڑا سا تیل ہے۔"  
"اچھا، اچھا، صورت سے تو ایک بے حد نرم دل ڈاکٹر معلوم ہو رہا تھا۔"

"تمہاری کینت تو زوردار آدی ہے۔ جولد نام ہے۔"  
"تو تم چاہتی ہو کہ میں اسے قتل کر دوں؟"  
"ہاں میں بھی چاہتی ہوں۔"  
"تو پھر اسے اور مجھے نہیں پرہیز دو۔۔۔ اور اس پورٹ کی

سرکس ایسے سوچ دو جو میرے ملک میں ہے میں اسے مار ڈالوں گا۔"  
"اتنا دلدار کیوں اختیار کیا جائے؟ میں کہیں نہیں ختم کر دوں۔"  
"اُس کی بات ہے۔ تم جانتے اس نے نہیں مارا کیس کر تم نے زبردست کے وفاداروں پر ہاتھ ڈالنے کی قسم کھا رکھی ہے اور میں کسی ایسے آدمی پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا جس پر ہاتھ اٹھانے کا جواز نہ ہو۔"

"جو راز تو یہاں بھی پیدا کیا جا سکتا ہے؟"  
"وہ کس طرح؟"  
"وہ تم پر قائم ہو کر اسے اور تم اسے مارو۔"  
"اس کے بعد کیا ہوگا؟"  
"نہیں، دوسروں سے بیکار نہیں ہو پناہ دینا میرا کام ہوگا۔"  
"مجھے اس مسئلے پر غور کرنے کے لیے کل شام تک کی بہت دوا دہل چھوٹ کوئیوں پریشان کیا جا رہا ہے؟"  
"میں نے تم سے جو کہہ کہا تھا، اس کے سلسلے میں خود کوئی قدم اٹھایا جائے گا۔ دیکھو صلیب دیکھو صلیب کی ایک آپ اسی طرح ہوگا جس طرح میں نے کہا تھا۔"  
"خواہ مخواہ۔۔۔"

"مجھدی ہے، انھیں مسئلے کے لیے جرات کے بارے میں بھی اظہار خیال کرنا ہی پڑا تھا۔"  
"اس ایک آپ میں بحیثیت مڈلینڈ، کھدی کیا پوچھ رہی ہے؟"  
"ہولڈن کے لایو کا رد دیتی ہو۔"  
"کیا اسے علم نہ ہوگا کہ تم مجھے باہر لے آئی ہو؟"  
"وہ جانتا ہے لیکن میرے معاملات میں مداخلت کرنے کا حق نہیں رکھتا۔"

"اگر اس وقت بھی چھپ کر قہقہی مگانی کر رہا ہو تو۔۔۔ کسی ذمہ سے ہماری گفتگو اس تک بھی پہنچ رہی ہو تو کیا ہوگا؟"  
"ایک نوٹنگ کے دائرے میں اگر ہمارے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہوگا تو مجھے فوراً قتل ہو جائے گا۔"  
"مجھے ریسور ہو رہی ہو۔"  
"مجھے ہر وقت جانتے رہتا ہے۔"  
"خواہ مخواہ، اپنی جان کو بے درنگ لگا رکھا ہے مگر بسو۔۔۔ اور غدا ان بڑھان۔"  
"تم بھی یہی کہیں نہیں کہنے؟"  
"میں تو غدار ہوں۔"

"تم حرف مغربے ہو۔"

"میرے بڑے بڑے۔۔۔ کسی بھل کا نشان بن سکتا ہے۔ اے ہے تم وہ اپنا خدا شروع نہیں کر سکتی ہو؟"  
"میں ہیں اس کے ذات ٹرانسٹ کے جاتے ہیں اور زمین تک پہنچتے پہنچتے وہ ایک چمک دار گز کے شکل اختیار کر لیتے ہیں۔"

"مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں سے اسے ٹرانسٹ کیا جاتا ہے؟"  
"پتہ نہیں ہے۔۔۔ اس کے بعد کھدی ہر فرخ پر پوری کر دی جائے گی۔"  
"میرے پاس کوئی حربہ نہیں ہے۔ کم از کم ایک الیکٹرونک ہی ڈرامہ کر دو۔"

"اس سسٹم پر کسی بات کی بات ہوگی۔ تم نے کل شام تک کی بہت بات کی ہے نا، چلو اب واپس چلیں۔ وہ پہلے ہوئے عمارت سے تقریباً نصف میل دور نکل گئے تھے۔ سیدیلین ولسی کے لیے غری۔ ہاں، یہ لوہہ اس نے کوئی فنی سی چیز عمران کے ہاتھ میں تھا۔"

"ایک کیس ہے؟ عمران نے پوچھا۔"  
"چاقو۔۔۔ بن دبانے سے پہلے باہر نکل آتا ہے۔"  
"بس، یا تو۔۔۔"  
"مجھے علم ہے کہ تم اس میں اسے طاق ہو کر سنگ ہی جیسے بار کے مقابل آگے ہو۔"

"ایک ڈس کیوں نہیں؟"  
"ہم اپنا ایسا کوئی حربہ تو کسی کسی کو نہیں دے سکتے کیونکہ یہ بھی زبردست ہمداری کے مترادف ہوگا۔"  
"اس خدشے کے تحت کہ کہیں وہ عام نہ ہو جائے۔"  
"ہاں، یہی بات ہے۔"

"زبردست کے نہ جانے کتنے راز میرے سینے میں دفن ہیں۔ ایک عدد بیکوئس سمیت جو شوگر میک پر میرے ہاتھ لگا تھا مجھے تو عمر اس وقت تک لوگوں پر توجہ دینی پڑتی ہے جب میرے ملک میں تم لوگوں کی سرگرمیاں مسلح عام پر آنے لگتی ہیں۔"  
"اس کے باوجود مجدی سرگرمیاں تم لوگوں کے خلاف نہیں ہوتیں۔ ہم صرف اپنے کام سے کام لیتے ہیں۔"  
"نہجی، یہی بڑی خوش قانونی ہوتی ہے۔ وہ گفتگو کرتے ہوئے بہت آہستہ عمارت کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دفعہ سیدیلین ٹک گئی۔ کیا بات ہے؟ عمران نے پوچھا۔"

"مغربو۔ ایک سے زیادہ افراد۔۔۔"

"کیا مطلب ہے؟"  
"پڑا ستر پر ایک سے زیادہ افراد کی موجودگی کا اشارہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ ہم سے بہت زیادہ دور نہیں ہیں۔"  
"میرے کی سڑکیں ہیں؟"  
"میں ان کی لڑکی کا اشارہ اس سے مختلف ہوتا ہے۔"

"اسی طرح چلتے رہو لیکن ہوشیار رہنا۔ ہولڈن کسی خدشے کی طرف حتمیاد ہوتا ہے۔"  
"میں سوچ رہا ہوں کیلئے میری ہی پرہیزوں۔"  
"وہ کچھ لاپرواہی۔ دفعہ آہستہ عمارت کی طرف بڑھتے رہے۔ پھر اچانک تھریا لہ دے راستہ چھوڑ کر بائیں جانب پھرتی ہوئی آہستہ سے بولی۔ "تم سید سے چلتے جاؤ۔ اور پھر قبل اس کے کہ عمران دھچ پڑتا، وہ اندر سے میں مدھم پڑ گئی۔ عمران چلتا رہا۔"

"مغربو جاؤ۔۔۔" دفعہ کسی قدر غافلے سے آواز آئی۔ "ورنہ ناز کر رہا جائے گا۔ عمران جہاں تھا وہیں ٹک گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس پر نارنج کی دھنسی پڑی اور اس نے دیکھ کر وہ نارنجی نعل کی نال سے منسلک تھی۔ "تمہارے کچھ آئے؟" اس نے پوچھا۔ "اندھن محسوس کر رہا تھا۔ عمران نے جواب دیا۔"  
"تمہارے ساتھ ہولڈن ہے؟"  
"نیمو لینا تھی۔ مجھے نہیں لگے کہ وہ کہہ رہی ابھی کہیں چھٹی گئی ہے۔"

"لیکن تم نے مجھے تو نہیں بتے، چل رہے تھے۔"  
"اچانک خوف محسوس ہوا تو میں عمارت کی طرف چلی پڑا۔ پتہ نہیں وہ واپس میں کتنی دیر لگا دے۔"  
"اچھا، تو چلو۔"

"پھر ایک نارنجی اندھوشن پڑی اور اندر سے میں دھچ پڑا۔ عمران عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن اب وہ اندر سے میں راستے میں نہیں کر رہا تھا۔ عقب سے نارنجی کی دھنسی مسلسل رہتی گئی تھی لیکن عمارت میں داخل ہوجانے کے بعد سے چھین دالے کبھی نہیں چلنے نہ لگا گیا۔ "اور۔۔۔" اس کے عقب میں چلتے دالے نے دایں جانب والی راہ کی طرف اشارہ کیا عمران خاموشی سے اُدھر نڑ گیا۔ کچھ دوسرے چلنے کے بعد اسے روکا گیا تھا۔ "کیا یہ کسی قسم کی دھنسی ہے؟" عمران جھٹکا رہا۔ "ہاں۔۔۔" اس نے دوسرے میں۔ "داخل کی نال سے اشارہ کیا گیا۔ عمران دھنسی سے گزرا ہی تھا کہ روانہ بند ہو گیا اور یہ کوئی

کہو نہیں بلکہ ایک ہنٹ مٹی جو نیچے جا رہی تھی۔ اسے دہل تک پہنچانے والا بڑی بڑی گھبراہٹ سے لڑکھڑکھاتا تھا۔ کچھ دیر بعد لڑکے اللہ دواز کھل گیا۔ وہاں بھی ایک آدمی موجود تھا جس نے اسے باہر کئے کا اشارہ کیا۔ اس طرح سے گزرتا رہا کہ ایک بہت بڑے ہال میں پہنچا۔ جہاں ہولڈن شاید اسی کا منتظر تھا۔ اس بار عمران نے اس کا بخور بڑھایا۔ انھوں نے بات کی کہ وہ ایک شفاک اور سردہم آدمی معلوم ہوتا تھا۔ "مسٹر عمران یکساں محنت تھی؟ اس نے نرم ہنسنے میں پوچھا۔

لیکن محنت کا ذکر کر رہے ہو؟ عمران نے احمقانہ انداز میں سوال کیا۔ کیا تمہیں کسی نے نہیں بتایا تھا کہ یہاں سے اس طرح تنہا نکل جانا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے؟ "میں تنہا نہیں تھا بلکہ میڈی لین کے گئی تھی۔" کیوں، مسٹر عمران؟ "میں نے اس سے کہا تھا کہ میں درج کی دلت بھی دیکھتا چاہتا ہوں۔"

"میں وہ تو تمہارے ساتھ نہیں تھی۔" "سب کچھ مجھے دینے کا کہہ کر کسی طرف گئی تھی... کہ ان لوگوں نے مجھے گھیر لیا۔" "ہوں..." اس نے کچھ سوچتے ہوئے سر کو جنبش دی۔ وہ تھوڑی دیر عمران کی آنکھوں میں دیکھتے دیکھتے بے کھ کے بعد بولا۔ "وہ چاروں زمین پر پڑ گئے تھے۔" "میں نے دیکھا تھا۔" "کیا یہ نہیں بتا کر تمہیں کیوں دکایا ہے؟" "میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔"

"کیوں نہیں پوچھا تھا؟" "میں نے سوچا کہ میری داپسی نہ ٹک رہے۔" "کیوں، مسٹر عمران؟" "میری وجہ سے تمہاری تعلیم کو جو نقصانات پہنچے ہیں... یہی کی بنا پر۔"

"اس کے باوجود تم ملوثی نظر آتے ہو۔" "یہ میری عادت ہے۔" "درجہ نہ بھی رہنا چاہتے ہو؟" "کون نہ چاہے گا؟"

"تو پھر سنی ایک ہی عورت ہے۔"

"میں سنی ہوں۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔ "لیکن شاید یہی نہیں ہے۔" "یہ سنی حصار پرینے کے دوپچی نہیں ہوتی۔" "اچھا، تو پھر کچھ ریٹرو کیوڈ میںین تم میں ایسی دوپچی کیوں ہے؟"

"میں نے؟" "اٹھ اٹھنا اندر میں پس پڑا۔" "غیبت کی بات نہ کرو۔ مسٹر عمران! یہ تمہاری اپنی زندگی... اور موت کا معاملہ ہے۔"

"اور اصل میں سنی کی دوپچی لینے والی بات پر ہنسنا تھا۔ ایسی ہی دوپچی اس نے مسٹر عمران کیوں نہیں لی تھی بلکہ کچھ زیادہ ہی سے ڈال تھی۔"

"بیات نہیں ہے مسٹر عمران! تمہارے معاملے میں وہ سنجیدہ معلوم ہوتی ہے۔"

"ہوئی بھی۔ مجھے تو کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔" "کیا وہ فی تھری لی ہو سکتی ہے؟"

"میرا خیال ہے فی تھری لی کو کوئی سیوا نام عورت نہیں ہو سکتی اور ہم یہ تم کہہ رہے ہو جیسے حیرت ہے۔"

"وہ ایک آپ بھی ہو سکتا ہے۔"

"نہو سے جھکا لیا کہ یہ سب کچھ میرے لیے کی چیز ہے۔" "مسٹر عمران نے جہت سے کہا۔"

"میں نے سب کچھ ممکن ہے؟"

"میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا لیکن... بھی وہ کچھ ممکن نہیں کر سکتا تھا کہ ایک عورت یقینی ٹہلی ہال میں داخل ہوئی۔ یہ معلوم ہوا تھا جیسے وہ بے حد خوف زدہ ہو... پھر ایک تھوڑا دیر ہی دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں سید تھا۔ شاید وہ عورت اسی سے خوفزدہ ہو کر بھاگ رہی تھی۔ وہ بیدار ٹھٹھے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"بچاؤ... بچاؤ... عورت جتنی ہوئی اس کی طرف آئی۔" "خدا کے لیے مجھے بچاؤ۔" وہ بدلا کر بولی۔

"یہ کیا ہے؟" عمران نے سنی کے ہاتھ میں ہولڈن سے پوچھا۔ "ان کا دلی معاملہ ہے۔ ہولڈن نے لاپرواہی سے کہا۔ یہ اس کی بیوی ہے۔"

دو تھوڑی سی بیدار ٹھٹھے جسے عمران کے سامنے آگھڑا ہوا انداز سے بولا۔ "تم بہت بڑا۔"

"ہر چند کہ جوں اسی قابل ہوتی ہیں۔" عمران سر اٹھا کر بولا۔ لیکن مردوں کو صحت سنی کرنا چاہنا پڑتا ہے۔"

"میں کرتا ہوں، بہت جاؤ سامنے سے۔" وہ دہانہ۔ "بہت جاؤ، مسٹر عمران۔" ہولڈن نے کہا۔ "جہاں سے قوانین کے مطابق دن دوپھر کے معاملات میں کوئی ڈیسرا داخل انداز نہیں کر سکتا۔" "اور میرے ساتھ میرا قانون چلتا ہے۔ یہ عورت میری بیوا میں ہے اور مجھے سے کہہ رہی ہے کہ میں اسے پس پڑاؤں۔"

"تو پھر، مسٹر عمران، اگر تم اس کے ہاتھوں مارے بھی جاؤ تو میں کچھ نہ کر سکتا ہوں۔" "یہی پہلا قانون ہے۔"

"میں تو اب اپنے خلاف میرے قوانین کو توڑ رہا ہوں۔ بھلا مزے پر میرے خون کا کون دعوے دار ہو سکتا ہے؟"

ہولڈن نے غضبناک شو سے کہا۔ "یہ تمہاری بیوی کا کام ہی ہے۔ تمہارے آپس کے معاملے میں دخل اندازی کی جا رہی ہے۔ لہذا تم جو مناسب سمجھو کر سکتے ہو۔"

"پہلے میں اسے ہی تم کو لال گا۔" "غیبت کی تو بڑھ کر آئی۔" اسی بید سے بازو لوں گا۔"

"تمہاری مٹی۔" ہولڈن نے لاپرواہی سے کہا۔ "لیکن ایک بات۔" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "اگر میرے ہاتھوں مارا گیا تو کیا ہوگا؟"

"کچھ بھی نہیں۔"

"یعنی تمہارے قانون کے مطابق یہ کوئی جرم نہ ہوگا؟"

"یہ جرم نہیں۔ ڈوئل جہاں سے ہاں قانونی حیثیت رکھتا ہے۔"

"تو پھر میرے لیے بھی ایک بیدار ٹھٹھا کی جائے۔"

"یہ ناممکن ہے۔ تمہارے پاس جو جرم ہو، تم اس سے اپنا بچاؤ کر سکتے ہو۔"

"اور اگر کوئی جرم نہ ہوتا تو پھر...؟"

"تو پھر تمہارا ہاتھ مسٹر عمران، خالی ہاتھ نہ ہو۔ ہم کوئی پہنچ گشتی تو کر نہیں سہے کہ تمہارے لیے بھی بیدار ٹھٹھا کریں۔"

"خیر خالی ہاتھ ہی نہیں۔ اپنی رمدلی میں تو اس عورت کو پھینک نہیں دوں گا غور یہ دس بد اس کی بیوی پر۔"

"پھر سوچ لو۔ تم خواہ مخواہ طاقت کر رہے ہو۔ ہولڈن بولا۔

عمران اپنی ہال میں جاتا تھا کہ اسے مار ڈالنے کے لیے... یہ ڈاڈا اسٹیج کیا گیا ہے۔ کیونکہ قریب لیس کے مطابق، اس کی سزائے موت کے فیصلے پر اس وقت تک عمل نہیں کیا جاسکتا تھا، جب تک کہ قریب لیس اس کی وثیقہ کر دیتی۔ "میں نے سوچ لیا ہے۔" عمران نے کہا۔

اداس دیوڑے بولا۔ "ہال کے وسط میں چلو۔" وہ سر ہار کر دوسری طرف ٹر گیا۔ اور عمران نے ہولڈن سے کہا۔ "جب تک میں اریا نہ جاؤں"

اس عورت کو تمہاری بیوا میں دیتا ہوں۔" "مجھے غلط ہے۔" ہولڈن نے غصے سے کہا۔ "تم اب یہاں کیوں کھڑی ہو؟" "دعہ بھلاؤ۔" وہ دوشلی ہوئی ہال سے نکل گئی۔ دیو پکڑا دی سنی کے ہال کے وسط میں پہنچ کر عمران کو دکھایا۔ "میں آگیا ہوں۔" عورت کو۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اس بیباک کے سامنے وہ بڑا لنگ رہا تھا۔

شائیں۔ بیدار ہاتھ گھوما اور عمران اچھل کر پیچھے مٹ گیا لیکن یہ قاتل ایک سیکنڈ کے لیے بھی برقرار نہ رہ سکا۔ وہ پیکر آدمی نہ تھا بلکہ پکڑتی سے دوسرا حملہ کیا تھا اور عمران تھوڑے۔" "گلیا۔ اس ڈیل فعل والے سے ایسی پکڑتی کے نظر سے کسی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ بہر حال، عمران کو اندازہ ہو گیا کہ ڈاڈا کی چوک بھی مل چکی تھی۔ اور ہولڈن کو اندازہ ہو گیا کہ وہ مل چکا تھا۔

"یہ مقابلہ اس وقت تک جاری رہے گا کہ مسٹر عمران جب تک تم میں سے کوئی نہ مر جائے۔"

عمران نے کہا۔ "اس نے قیاس لگایا تھا۔ جو تمہارے لیے ہے۔" عمران نے ایک بیکار خود بھی ایک بات اس کے ہاتھ پر چڑھائی، لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ وہ قاتل اس کی جگہ سے ہلا بھی نہ سکا تھا۔ ایک ایسی بات نہ تھی جو اس کی جگہ سے ہلا بھی نہ سکا۔

وہی تھیں عمران کو ایسا معلوم ہوا تھا جیسے اس کی دلت سیمنٹ کی بوری پر پڑی ہو۔

"خبرو، خبرو! ہولڈن ہاتھ اٹھا کر بولا۔

عمران کا حریف یہاں تھا، وہ اس کی طرف گیا۔ عمران نے بھی دم بچنے کے لیے اس کو ہٹنے کو غصہ کیا۔ "اور اگر کہ ہولڈن کی طرف دیکھنے لگا۔ ہولڈن نے اسے مخاطب کیا کہ "مسٹر عمران! ابھی تم نے فری اسٹائن گشتی کا ایک ڈاڈا ڈال دیا تھا۔ اس لیے یہ کسی نڈرے اسٹائن گشتی ہی ہو جائے۔ جلد فیصلہ ہو جائے گا۔"

"تم بار بار اپنی جو بڑی کہیں کر رہے ہو، اسے بیدار نہ دو۔" عمران بولا۔

"تم اچھل کر کو کرید کی دوسے بچ جاتے ہو۔ اسی طرح اسے دوڑاتے ہو جیسے۔ میں جلد فیصلہ چاہتا ہوں۔"

فری اسٹائن گشتی نظر آتا تھا، تاہم کوئی نہ عمران کا مقابلہ اس کے وزن کا دنگ نہ کر رہا تھا۔ اگر ایک بار بھی اس کی گرفت میں آجاتا تو شاید جھٹکا لاش شکل ہو جاتا۔ ڈاڈا کو اس کی آنکھوں میں تر دے کے سامنے لہراتے تھے۔ یہ وہ لا پرواہی سے بولا تھا جیسا کہ بات ہے، لیکن ایک شرط کے ساتھ۔

171





کہا تھا اسی طرح معلوم نہیں اب ان کے لئے کس قسم کا حال بنا کر  
گرد رہی ہو۔۔۔ نہیں وہ اپنے سرخ دھسا کینڈل کا باز قاش  
تھیں ہونے دے گی اس جگہ ایک اس پر اعتماد نہیں کر سکتے گی۔ اور  
عمر اس کا کیا فرض ہوگا کیا وہ ماری ڈیا کو اس تنظیم کے مقصود  
جنگ میں بھولے ہوئے گا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس کے مذہبی  
سے جواب دیا۔ اُس نے دونوں کو غارت سے چلنے کیلئے اشارہ کر کے  
ہوٹل پر غلطی رکھ لی۔ یعنی وہ چپ چاپ غلطی چلیں۔ دونوں نے  
غیل کی جی۔ فاسٹ غل کر عمر ان کے پیچھے جانے کے بجائے چڑھائی  
رہی پر چڑھتے چلے جانے کو فیصلہ کیا۔ دونوں خاموشی سے اس  
کی تعقید کر رہے تھے۔ آخر جین کا دم بھٹے لگا اور اس نے  
آہستہ سے کہا یہ کیا یہ قائم عورت اتنی سہرہ رکھوں کو بگڑی ہے؟  
عمر ان چلتے چلتے ڈک لگا اور اُس کی طرف متوجہ ہو کر سوال  
کیا اس نے تم سے کہا تھا؟

” بات تو ٹھیک ہے، باس ایسی اگر ہم نبوکول مر گئے ہو؟“  
 ” خاموشی سے پتے دھوؤ“

مرنے کو سہی تیار ہوں۔ یہ مرتد بھڑگو نہیں ہے۔ نازی، مرتد بخ پر کب

در قیام که گاه از بیند و سال و سه روز اول آن را در  
ایستادگی بود و نیز در هر روز یک بار نماز است

جواب لوگوں کو اس عمارت تک لایا تھا۔  
 - دوسری طرف کیلے، باس: "ہوئے بھڑکی ہوئی  
 آواز میں کیا۔  
 - ابھی تک دیکھ ہی نہیں سکا۔  
 - دوسری طرف بھی ان ہی لوگوں کا راج بگڑا، جیسے نے  
 بلکہ کسی سے کیا۔  
 - کیسے کی آواز دور ہوئی، ہادی بھی، عمران نے کسی قدر  
 اٹھ کر دھاڑ سے صیحا لگا۔ طہارہ بلا جبرہ ہوا کے اوپر کھڑا ہوا  
 گرد آٹھا۔ کچھ دور جا کر اس نے اُسے پھر جی ہی جانب مڑتے  
 دیکھا اور پھر سر پیچ کر لیا۔  
 - اس سلسلے کا بچھا ہی نہیں چھوڑتا، مردہ وہ آہستہ  
 سے بڑھایا تھا۔  
 - خالی پیٹ کوہ پیمانی کرنی پڑی تو تڑا جانے لگا، جیسے لولا۔  
 - آپ جا ہی کر واپس جاسکتے ہیں، گورنر صاحب! عمران نے کہا۔  
 - اور، اب گورنر کہاں رہا، منظور کیا گیا ہوں، آپ  
 کی محنت تھی۔  
 - ابھی تک اس کی بہ حرکت میری سمجھ میں نہیں تھی۔  
 - آخر آپ کو کیا واقعہ پیش آیا تھا؟  
 - وہی جو آپ کو پیش آیا تھا، وہ ہم نوری کوڑا نمٹ ہی  
 گئے کہ بے تو اس غار میں نے کئی تھی؟  
 - جی ہاں، مجھ سے تو یہی کہا تھا؟  
 - عمران کچھ نہ لولا، طہارہ پھر ان کے سروں پر سے نر گیا۔  
 - میرا خیال ہے کہ یہاں، پہلی موجودگی عسوی کر لی تھی  
 ہے، عمران آہستہ سے لولا۔  
 - محض غلط فہمی کی بنا پر ایسا ہوا، جیسے بڑھایا۔  
 - کیا مطلب؟  
 - اگر وہ ہمیں ملنا لانا چاہتے تو وہیں مارا دیتے، غار میں  
 پہنچانے کی کیا ضرورت تھی؟  
 - اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ میں نے کیا کیا تھا تو ہم پہل  
 پڑدے، عمران نے کہا۔  
 - تو تباہے نا...؟  
 - گھر پہنچ کر، اگر پہنچ سکے؟  
 - شاید سمجھو کہ ہر تباہی مفرد ہو چکا ہے، جیسے بھڑکی  
 سانس نہ کر لولا۔  
 - بس... باس... میری بات سنو، جوزف کی آواز تھی

ساتھ ہی وہ ناگ سے ٹوٹی ٹوٹی سی کیے جا رہا تھا۔  
 - تو جیسی شصت سے کچھ ٹھنڈا ہوتا ہوگا۔  
 - کہیں کوشت صیوان جا رہا ہے۔ باس...  
 - اب بھی سو رہا ہے، شاید۔  
 - یقین کر، باس، میرے قریب چلے آؤ۔  
 - عمران سینے کے بل ریگڑتا ہوا، اس کی طرف بڑھتے لگا اور  
 قریب پہنچتے پر اس کے بیان کی تصدیق ہو گئی، بلا جبر کہیں  
 قریب ہی گوشت بھونا جا رہا تھا۔ کچھ اور آگے بڑھا تو ہوا کا  
 ٹھونکنا بھی محسوس ہوا۔ اس نے پلٹ کر اٹھتے ہی کسی جانب  
 بڑھنے کا اشارہ کیا، اور جھرجھارے میں ان کے کپڑے پکڑنے کا شروع  
 کر دیا تھا۔  
 - پھر عمران اس جگہ پہنچ گیا، جہاں سے ہوا کے جھونکے  
 اپنے ساتھ جتنے ہونے گوشت کی تھک لاسے تھے، یہاں دھاڑ  
 کے اختتام کے کسی غائب کے ہانے کی شکل اختیار کر گئی تھی اور  
 اس پہاڑی سلسلے کے دوسری طرف کے مناظر یہاں سے صاف  
 دکھائی دے رہے تھے۔ جہاں پھر دور چلا گیا تھا۔  
 - وہ دیکھو باس، وہ، اور کونئی بڑا جانور پھر نا جا رہا ہے۔  
 - جوزف نے آہستہ سے کہا۔  
 - میں دیکھ رہا ہوں... اور یہ فوجی معلوم ہوتے ہیں، کئی  
 نیچے بھی ہیں، کئی ٹھگ کی سرحدی ہو کر بھی ہو سکتی ہے۔  
 - کس ٹھگ کی؟ جیسے نے پوچھی وہ اندھی میں سوال کیا۔  
 - بڑی مشکل سے تو تم مرتے زمین پر آئے ہو، اب کچھ  
 دن جہاز پر پھر خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس ٹھگ کی...  
 سر رہے۔  
 - دیکھو باس! اور مردہ سبز رنگ کی دھند بھی نہیں ہے۔  
 - جوزف نے کہا۔  
 - سبز رنگ کی دھند تو اس وادی کو فضا کی جانور سے  
 بھلے رکھنے کے لیے قائم کی جاتی ہے۔ کتنی ہی جہاں اس کے اوپر  
 سے گزر جاتے ہیں، اور بلندی سے یہ انھیں اس شکل میں برائی  
 معلوم ہوتی ہوگی۔  
 - وہ کیا بھی چاہتے؟ جیسے سر ہل کر لولا، لیکن سوال تو یہ  
 ہے کہ ہم اس ٹھگ سے جانے والے جانور سے اپنا حقہ کس طرح  
 حاصل کریں؟  
 - یقین کے ساتھ نہیں کہ نا لکھا کہ اس کے کبھی بھی سکوت  
 یا نہیں عمران نے کہا: "فوجی تو نہیں ہو سکتے؟"

جیسے اس طرح فزنا کر رہ گیا جیسے یہ رمارک گرا لولا  
 ہو لیکن کچھ لولا نہیں۔ اچانک وہی جہاں پر کچھ دیر پہلے ان کے  
 سروں پر مڑنا رہا تھا، سانس سے آٹا دکھائی دیا، پھر شمول  
 کے اوپر پہنچ کر صلیق ہو گیا اور چند لمحے اسی پوزیشن میں رہ کر  
 نیچے اترنے لگا، شمول کے قریب ہی اس نے لیٹ دیا تھا۔  
 - اور، تو فوجی بھی ابھی کے ساتھی ہیں، جیسے لولا۔  
 - طہارہ سے رو آدمی اتر کر ایک نیچے میں ٹھس گئے۔  
 - اور ان خاموشی سے دیکھتا رہا، پھر وہی کھد تڑپا ہو کر بائیں جانب  
 دیکھنے لگا، پھر آہستہ سے لولا، اگر ہم ٹھوڑی سی عنت کریں تو  
 ان شمول کے عقب میں پہنچ جائیں گے۔  
 - ہاں، اور ایسی چٹانیں موجود ہیں لیکن پہنچنے کے کس  
 طرح؟ ہر حال میں دیکھنے جانے کا خطرہ ہے۔  
 - اس کے بلے ہیں، اور کھلی جاتا پڑے گا، جہاں سے  
 چلتے۔  
 - اب تو ٹھوک کے واسطے دم نکل رہا ہے، میرا جیسے پڑا۔  
 - "نئی فوجی گزری چکی ہے، آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو  
 جائے گا، عمران شمس کر لولا۔  
 - آخر آپ کرنا کیا چاہتے ہیں؟"  
 - میں یہ چاہتا ہوں کہ مرے سے پہلے اس عمارت کو تباہ  
 کر دوں، جس سے ساری دنیا کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔  
 - میں نہیں سمجھا۔  
 - پھر سمجھا دل کا، یہ وقت باتوں میں ضائع کرنا نہیں چاہتا  
 ... آؤ؟  
 - وہ پھر بگڑتے ہوئے اسی مقام پر پہنچے تھے، جہاں سے  
 دراصل داخل ہوئے تھے... لیکن وہاں سے نکلنے ہی خطرہ لانا تھا  
 نظر آ رہا، سبز رنگ کی دھند غالب ہو چکی تھی اور اس کی جگہ  
 سفید بادلوں نے لے لی تھی... اور پھر ایک بے حد چمکدار گولا  
 بادلوں کے درمیان پکڑا نظر آ رہا، اور برف باری شروع ہو گئی۔  
 - چلو ہڈی کر، عمران مضرطانہ انداز میں لولا، پھر دھاڑ  
 میں اتر چلا۔  
 - اب آئی شامت، جیسے کر لولا۔  
 - "حساس سہاں رکھو، عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ پھر  
 وہ دروازے میں اتر گئے اور دوسری جانب ہانے کی طرف بڑھنے لگے۔  
 - اور طہارہ سے لگا، پھر جگ پڑا تھا، وہ ہانے کے قریب پہنچ کر  
 اڑوں نے دیکھا تو فوجی دو دیوں میں دوسوں لوگ جنموں سے نکل

نکل کر ہانے کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ  
 اُس پر سوار ہوئے اور طہارہ اور پڑھتا چلا گیا، پھر اندھا سمت  
 میں اتنی پرواز کر گئے لگا، اس جانب بھی برف باری شروع ہو  
 گئی تھی۔  
 - "سنو، عمران ان کی طرف دھاڑ لولا، پھر یہاں کسی  
 ٹھگ سے سوزج کا ذکر کیا تھا، اگر یہ وہی ہے تو اس برف  
 باری ہوگی کہ ہم جہاں بھی ہوں، برف میں دب کر فنا ہو جائیں۔"  
 - "تت۔۔۔ تو یہ وہاں بھی برف سے بند ہو سکتا ہے۔"  
 - جیسے سر دی کے ساتھ جاتا ہوا لولا۔  
 - "ایسا ہی نظر آ رہا ہے، عمران نے کہا، اگر وہاں ہی ہے  
 تو خود جہد کرتے ہوئے کیوں زخمی ہو، جو ہوں کی طرح  
 کیوں مری؟"  
 - "تمہارے ٹھکر ہو، باس! میں بالکل خائف نہیں ہوں،  
 جوزف پھر غم لہجے میں لولا... اور انھوں نے باہر نکل کر نیچے  
 اترنا شروع کر دیا۔  
 - جنموں تک پہنچنے میں دیر نہیں لگی تھی، ایک ایک  
 نیچے میں گتے پھرے۔ "نئی فوجی میں خاصا افسانہ نظر آیا۔  
 ایک جگہ ایک ہلی توپ بھی دکھائی دی اور عمران اچھل پڑا۔  
 - "مردہ فائر کر دوں گا، اس نے جیسے کی آنکھوں  
 میں دیکھتے ہوئے کہا۔  
 - "میں نہیں سمجھا، جناب! کس پرنا کر کریں گے؟"  
 - اس توپ کو کیسے سے باہر نکال سے چلو؟  
 - "میں کچھ نہیں سمجھ رہا، جیسے اپنے ہال بوجھا ہوا لولا۔  
 - "یہ کتنا بول، کبواس مت کرو، ہڈی کر دو۔"  
 - جوزف توپ کو ہاتھ لگا چکا تھا لیکن پھر عمران  
 اُسے روکتے ہوئے لولا: "میں انہماق خیال سے اس سے  
 بیحد نشا ز نہیں لیا جا سکتا۔ وہ بادلوں میں تیزی سے چمکاتا  
 پھر رہا ہے۔ میں داخل ہی استعمال کر دوں گا۔"  
 - "میں پھر کہتا ہوں، سوچ سمجھ لیجئے!" جیسے  
 نے کہا۔  
 - "شٹاپ، عمران نے کہا اور ایک رائفل اٹھا کر اس  
 کا ٹیگزین پیک کرنا ہوا نیچے سے نکل آیا۔  
 - چمکدار گولا بادلوں میں بدستور پکڑا تھا پھر رہا تھا، وہ  
 اتنا ہی روش تھا کہ برف کی چادر سے بھی صاف نظر آ رہا تھا۔  
 اس نے رائفل اٹھا لی، گولے کے ساتھ ہی ساتھ

رائفل کی نال بھی حرکت کر رہی تھی۔ دفعۃً عمران نے غار کو دیکھا اور پھر تباہت ٹوٹ پڑی۔ اتنا زبردست دھماکا ہوا تھا کہ وہ ٹشے کی بل کر گئے اور پھر ایسا لگتا جیسے ان پر جہنم کا دہانہ کھول دیا گیا ہو۔ پھر گرم ہوا کا اتنا زبردست جھٹکا کہ ان کی لمٹائیں اٹھائیں اور وہ دور تک گھسے چلے گئے۔ اگر یہ لوگ پہلے سے نہ گرتے ہوتے تو ہوا کا جھٹکا ان بھی اڑنے لگتا۔ عمران کے ہوش و حواس برقرار تھے۔ اس نے اٹھ کر رائفل اٹھائی اور اس کی نیچے کی طرف دوڑا۔ جو ایک پٹان سے اچھ کر نکلا گیا تھا۔ جو زف اور جیس اس کے پیچھے آئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں بھی رائفلیں تھیں۔ عمران نے گریٹ ہوئے نیچے ایک گوشہ اٹھایا اور اس کے نیچے گھس گیا۔ جو زف اور جیس نے بھی اس کی تقلید کی۔ برف باری رک گئی تھی اور سینہ بادل بھی چھٹنے لگے تھے۔ وہ بدستور اسی گرسے ہوئے نیچے کے نیچے چھپے رہے۔ فضا میں اب بھی آج کی عسکری بورہی تھی اور وہ پیپے میں نہلتے جا رہے تھے۔

”باس! ایک ٹنگ اس طرح پڑے رہیں گے تاخیر زف لے گا۔ اگر تم اس اس مارت کو تباہ کرنا چاہتے ہو تو پھر اس دروازے کی پینٹیں کو کشتش کرو۔ پھر وہاں ایک گرینڈ بھی ملا تھا۔ ایسا گرینڈ ہے رائفل کی نال کے آگے لگا کر بھی چھینکا جا سکتا ہے۔“

”آدھا سایہ اور آدھا سُرخ تو نہیں ہے؟“ جیس نے پوچھا۔

”ہاں! ہاں! ایسا ہی ہے۔“

”بڑی غلط ناک چہرہ کا ٹنگ مٹی ہے۔ اسے یہ لوگ تو مسک بل ڈور نہ کہتے ہیں اور اس سے بہاؤ توٹنے کا لایا جاتا ہے؟“ جیس نے کہا۔

”تب وہ عمارت۔“ عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

”میں ہرگز رائفلے زردوں کا جناب۔“ جیس جلدی سے بولا۔

”اگلی آپ ایک نامعلوم جگہ رشتے پر فائز کیے دیکھ چکے ہیں کیا مشر ہوا تھا۔ پوری عمارت میں برقیاتی حال پچھا بولایے اور پتہ نہیں کن کن اقسام کے خطناک مایلوں کے ذخیرے اس میں موجود ہوں۔ اس کی تباہی سے سینکڑوں میل کا رقبہ متاثر ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ اسے ڈھانے کے سلسلے میں ہم خود بھی فنا ہو جائیں۔ ذرا اس پر بھی سنجیدگی سے غور

کر لیے۔“

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں بھی سوچتا ہوں۔“

دفعۃً قیاری سے کاشور پھر سنا دی۔ اووہ چونے ہو گئے۔ انہوں نے قیاری سے کاشور کرتے دیکھا۔ اس نے ٹھیک اسی جگہ لینڈ کیا، جہاں پہلے اتر چکا تھا۔

وہی تو جی! اس سے اترے اور ایک قطاریں کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد لاڈ ڈا سپیکر سے عمران کو پکارا جانے لگا۔

”آواز میڈ لینڈ کی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی۔“

”جہاں کہیں میں ہوا تھا اٹھائے ہوئے سامنے کھاؤ تھیں بناہ دی جاتی ہے۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ شعور تعادرا ہو لینڈ نے ایک ڈرامہ ایسج کیا تھا۔ زیر ولینڈ میں انصاف ہوتا ہے۔ نہیں جب بھی سنار دی گئی تو زمین پر دی جاتے گی۔ مرغ پر تم ہمارے جہاں تھے۔ تو یہاں اس لیے نہیں لائے گئے تھے کہ تمہیں سنار دی جائے۔ بلکہ ایسی بات کے مطابق ہم اب بھی یہی چاہتے ہیں کہ تم ہمارے دشمنی سے ہاتھ اٹھاؤ۔ اس لیے ہم تمہیں دیکھنا چاہتے تھے کہ تم زمین کی بڑی طاقتوں سے بہت زیادہ طاقتور ہیں۔ بولا۔

عمران... ویلو! جہاں بھی آئے آجاؤ۔ ورنہ ہم اس بڑی قادر ہیں کہ تم بھلا تے ہو سنا پتی پناہ کا دے نکل پڑدین۔ اس صورت تمہارے ہم پر پڑے ہوئے آچلے ہوئے تھے جس صرف میں ملٹ دینے جاتے ہیں۔ غیر مسلح ہو کر سامنے آجاؤ۔“

”تکساری کر رہی ہے باس! رائفل پر بڑھاؤ اگر مینڈ اور قیاری سے پر فائز کرو۔ سب ختم ہو جائیں گے۔“ جو زف نے آہستہ سے کہا۔

”نہیں۔“ جو کچھ کہہ رہی ہے۔ وہی کہہ رہے ہیں۔

جانتے کہ حقیقت کہاں ہیں؟ یہاں سے نکلتا دھڑکا ہوا ہے گا۔ مجھے دراصل غلط فہمی ہوئی تھی، وہ جو کچھ مجھ سے کہہ رہی تھی، اس کے بجائے یہ اس عمارت سے ہمارا فرار ضروری تھا۔ اپنے لوگوں کو ملٹن کرنے کے بعد وہ پہلے ہی نکلی، جو اب کر رہی ہے۔ ہر حال ایک بات اچھی طرح یاد رکھنا کہ اس پر سبھی ظاہر کرنا ہے کہ یہ خود کو مرغ ہی پر کچھ رہے ہیں زمین پر نہیں۔ اور اس کا ذکر کبھی نہ کرنے پائے کہ ہم پہاڑ پر سے وادی کا جائزہ لے کر کسی نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں، امیر مطلب ہے کہ لگھی اور اس کے نیچے کا ذکر ہرگز نہ آئے پائے اور نہ ہم سچ

کی مار دینے چاہیں گے۔“

”آخر قہقہہ کیا تھا؟“ جیس نے پوچھا۔

”قہقہہ ڈہرائے کا وقت نہیں ہے۔ میں اب میں اس فیمہ کو اٹھائوں۔ سارا اسلحہ زمین پر ڈال دو اور ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑے ہو جانا۔“ تکساری کے مقابلے میں تکساری ہی کا رائد ثابت ہوئی ہے۔ پھر شیوں اپنے اپنے ہاتھ اٹھائے نیچے کے نیچے سے برآمد ہوئے تھے۔

انہیں قیاری سے میں بھلایا گیا۔ میڈ لینڈ۔ اس میں وجود تھی۔ قیاری! انہیں عمارت تک لایا۔ جو زف اور جیس کو اسی کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں ان کا قیام تھا اور عمران کو زخائے کے اسی بال میں لے جایا گیا، جس میں اس کے ہاتھوں دو افراد کا خون ہوا تھا۔

لاٹیں اب وہاں نہیں تھیں۔ البتہ وہ عورت دکھائی دی، جس نے ہولڈن ڈلے ڈرائے میں، شوہر کے ہاتھوں پہنے والی عورت کا رول ادا کیا تھا۔ اس کے علاوہ سات اٹھ افراد اور بھی تھے۔

”کیا اس نے زبان کھولی؟“ میڈ لینڈ نے ان میں سے کسی کو مخاطب کیا۔

”نہیں، مادام!“ ایک نے جواب دیا۔

”تشدد کرو۔ گردن کاٹ دو!“ اس کی ہر چند کہ مجھے سارے حالات کا علم ہو گیا ہے لیکن میں سچی بات اس کی زبان سے سننا چاہتی ہوں۔“

”آپ سیں گی مادام!“ اس آدمی نے کہا اور بوجھ کر عورت کی طرف جھپٹ پڑا۔

”نہیں، نہیں!“ وہ پینے لگی لیکن اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بڑی بے دردی سے جھٹکا دیا۔ اور وہ فرش پر گر گئی۔

”بتاتی ہوں... بتاتی ہوں!“ وہ بلبلائی۔ میڈ لینڈ اور میرے شوہر نے مجھے اس پر مجبور کیا تھا۔ مسٹر ہولڈن نے کہا تھا کہ یہ ایک ایسا جرم ہے جسے مجرمانا جانیے لیکن مادام نے تھری بی اس کی طرف دیکھا۔ اس لیے اس کی بنائے موت کی کویت نہیں کر رہیں۔ لہذا ہمیں اس کے قتل کا ہواڑ پہنا دیا کہنا پڑے گا۔“

”سنا تم لوگوں نے؟“ میڈ لینڈ! دوسروں کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولی! کیا یہ کھلی ہوئی غدار کی نہیں تھی۔ مادام نے تھری بی کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش نہیں تھی۔“

”یقیناً تھی، مادام!“ سب نے ایک نہ بالی ہو کر کہا۔

”لیکن میں اس عورت کو سزا کرتی ہوں کیونکہ اپنے شوہر کے دباؤ میں تھی۔“

”ہمارا انصاف زندہ باد!“ انہوں نے نعرہ لگایا۔

عمران عجیب نظر والے میڈ لینڈ کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔

”اب یہ اور اس کے ساتھی زمین پر دباؤ پہنچ دیے جائیں گے۔ میڈ لینڈ نے کہا اور اس سب خاموش رہے۔ عورت پر تشدد کرنے ڈلے نے اپنا خیر نیا میں رکھ لیا تھا۔

میڈ لینڈ، عمران کو ساتھ لے کر چلے گئے۔ پھر اس کے پاس پر واپس آئی۔ جہاں جو زف اور جیس تھے۔ عمران کو اس پر حیرت تھی کہ اس نے ابھی تک ٹھنڈے سورج کی تباہی کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا، جس پر عمران نے غار لیا تھا۔

”اب تم لوگ زمین پر دباؤ لپی کے لیے تیار ہو جاؤ۔“ میڈ لینڈ نے ان سے کہا۔

”ہم تیار ہیں!“ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”خواہ خواہ بات ابھی بڑھائی؟“ میڈ لینڈ نے کہا لیکن عمران کچھ نہ بولا۔

”میں کھانا اور شراب بھی چاہیے۔“ جو زف بول پڑا۔ اس کا لہجہ بے حد غصیل تھا۔

”کھانا اور شراب فوراً چھپا دیے گئے تھے۔ قریب آؤ گئے بعد انہیں ایک غیبی سے کیا ٹینٹ میں تباہ کر دیوں پر تھکا دیا گیا۔ جہاں چاروں طرف کیپوٹر قسم کی میڈیسن لگی ہوئی تھیں اور ان کے پلنے کے درجے کیا پائٹ



”مستطاب! حرم“

”میں نے کبھی دیکھا نہیں اس کی جبری سے کہا۔ میں نے ہمیشہ سیکھی کہ کوی مشرہ دیا کہ وہ پیل جلا کر لین دین دیتے ہیں۔“

”یہی تو تم کھائے جا رہے ہو؟“ مستطاب بہت اداس نظر آ رہی تھی۔ میں نے سچی جملہ نہ تو دم چلنے کے بھی مدد تھے اب مجھ کو کسی غیر اتنا سحر کر کے خدا کے پاس کس طرح پہنچے جو کچھ

گوخ رہا تھا، دفعۃً عراق نے ویسی ہی کیفیت محسوس کی جیسی اہدوز سے ٹرانسمٹ ہوتے وقت محسوس کی تھی اور پھر وہ بالکل بے خبر ہو گیا۔ یہ بھی تو نہ دیکھ سکا کہ جوزف اور جیمس کے ذرات کس طرح منتقل ہوئے تھے۔ دوبارہ ہوش آنے پر خود کو اسی لباس سمیت جس میں ٹرانسمٹ ہوا تھا، ایک ہسپتال پر ٹپا ہوا پایا۔ قریب دو ہسپتال اور بھی تھے، جن پر جوزف اور جیمس پڑے ہوئے تھے۔



"ان ہی کے پاس میں چھان بین کر رہا تھا کہ یہ اُفتادہ رکنی  
 تم نے اس کی تصویر ہی مٹی تو اتاری تھیں؟  
 وہ بھی میرے قبضے سے نکل گئی۔ تیکڑی خوش فاع ہو گیا؟  
 نہیں، باؤل سے سو فٹ نامی پیشنگ کی ہسٹری کا علم ہے،  
 مسٹر مرزا۔"

"اچھا تو پھر...؟"  
 "بھئی تم اسی کے لیے کوئی نہیں بچے تھے؟ وہ ڈھنگا  
 ہے کہ زبردستی کو تھکے ہوئے کے پاس سے جو کچھ ہے؟"  
 "ظاہر ہے، جنرل، ہماری حیثیت ہی کیلئے ہے، ہم تو بھی دی  
 پریوینٹنگ پلانٹ میں جا چکے ہیں۔"

"بلینز، بلینز، وہ اچھا خاکو گروا۔ سیاست نہیں  
 میں سیاست کیا ہوں، میں نے تو ایک عام بات بھی سنی  
 "فی الحال تم مجھ سے جہاں رہو گے۔"  
 "ہمارا باقی کدو...؟"

"یہ بھلا نہیں ہے، ہم نہیں چاہتے کہ تم مخالف کیپ کے  
 ہاتھ لگا جاؤ۔"

"اگر ملک میں کیا تو کیا ہو گا...؟"  
 "وہ لوگ نہیں اپنی شیمنز کے کھالے کے کدو حیرت دلائیں گے۔"

"اور تم کیا کر گئے...؟"  
 "مہاراجہ دوستا ہو گا۔"

"میں اُدھر دھڑکے تم بھی؟"  
 "تھکانا جو پتہ ہے، مسٹر مرزا، جنرل نے منکر کہا۔ کیا

باؤل سے سو فٹ نامی پیشنگ میں تم نے کچھ تلاش کرنے کی کوشش بھی  
 کی تھی؟"

"میرے گھر سے دیکھی ہو سکتی ہے اُفتادہ اس کے قبضے،  
 پھر میں اس کی تلاش کرتا۔ ایسے تم لوگ کا ذوق خوق دیکھ کر

حیرت خورد ہو جاتی تھی کہ جانی جانی گئیں، گدھی اور اس کے بچے  
 کے لیے۔"

"اور اس کے باوجود بھی تم نے اس پیشنگ میں کوئی خاص بات  
 تلاش نہیں کی تھی؟"

"میں جنرل، میں بہت جلدی میں تھا، کیونکہ وہ تصویر راز پر  
 انٹیلی جنس والوں کے حوالے کر رہی تھی۔ اس لیے اس کے نوٹ لکرات

لیے تھے لیکن وہ بھی ہاتھ سے نکل گئے۔"

جنرل سٹورن کی ہر ایک کیمپ پر چڑھا، اچھا مسٹر مرزا!  
 ہم اس مسئلے پر سرگرم ہو گئے۔"

"میرا خیال ہے کہ مجھے جلد یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیے۔"  
 "نہیں، مسٹر مرزا، اتنی جلدی نہیں۔ اسے رستہ محدود کر  
 تمہارے پاس پورے جلی ہیں، اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو  
 پریوینٹنگ میں بڑھو گے۔"

"ہاں، یہ بات تو ہے، جنرل،" مرزا نے سر ہل کر کہا۔  
 "مجھ کو آگاہی ہو۔"

وہ ہر کسی کے لیے میں فائیس لگے، جہاں دوسرے لوگ تھے  
 اور جنرل نے فریجنگ کو اپنے کا اشارہ کر کے مرزا سے کہا: "نہیں،  
 یہاں اس کے علاوہ اور کوئی لکھت نہیں ہوگی کہ باہر نہیں... نکل  
 سکو گے۔"

"میں سمجھتا ہوں، جنرل۔"

"جس چیز کی ضرورت ہوگی، حکومت کر دی جائے گی۔ باہر سڑ  
 آدمی تو بد ہیں، بس گھنٹی کا بھین، باؤنڈا کر کسی کو طلب کرنا ہو۔"

"فی الحال ناشتہ اور میرے ملازم کے لیے شراب کا انتظام  
 کرنا ہو گا۔"

"میں سب کچھ موجود ہے، مسٹر مرزا۔"

"بہت بہت شکریہ، جنرل،" مرزا نے اہم دستہ کرتے  
 ہوئے کہا۔

ان کے چلے جانے کے بعد مرزا نے اپنے ساتھیوں... کو  
 خاموش ہی رہنے کا اشارہ کیا تھا... اور پھر کاغذ پیش نکل کر تقریر

کے ذریعے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ زبردستی باؤل  
 سے سو فٹ نامی کے پاس میں کوئی بات نہ کریں، مہمات، پگڈ

معلوم ہو جاتی ہے۔ ہماری گھنٹو دوسروں تک مزید پہنچے گی اور آپ  
 ہمیں خود کو قیدی ہی تصور کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے پاس پورے سہیلی ہیں۔

میں فریجنگ تلاش کروں۔"

"خود، خود، اور میرے لیے کھانا بھی، کیونکہ میں بڑی نہیں  
 چھا سکتا۔"

"ہائے، ایک ہوشیار بھی کہہ جانی چاہیے تھی، جیسے کہا۔  
 "تم نے بھی اپنی فراہمی کا اہلکار نہیں کر دیا تھا؟"

"جی، دبا کر باؤل کسی کو؟"  
 "کوشش کرو۔"

جیسے لکھت کا بھین دیا یا اہل باؤل آکھ دبا کر لکھانے کا  
 تھوڑی دیر بعد ایک مسلح آدمی نے کمرے میں داخل ہو کر انہیں

استغفار پر انداز سے دیکھا: "میں بتا گیا ہے کہ تم کچھ نہیں طلب کیا  
 182

کے "جیسا کیا جائے گا، ہم یہاں ہیں۔۔۔؟"  
 "جی ہاں، فرمائیے۔"

"ایک خصوصیت ہی ہوش چاہیے۔"  
 "خود، خود، لیکن خود لا سادقت لگا۔"

وہ جلا اور مرزا جیسے کو گھورتا ہوا ہوا، "اور میں نے تمہیں  
 باؤل پر چڑھ کر دیا، تم تو بے حد شک تم کے آدمی کو مار گئے تھے۔"

"بھئی کیا نیت پسند نہیں ہے، یونگے جی؟"  
 "غیر... غیر۔"

جوزف نے پھر بعد آکر اطلاع دی کہ ٹیڈ نے فریجنگ لکھنے  
 میں اور کافی کا پانی اپنے ہی دھابے، اس دوران میں اس نے شراب

کی بوتلیں اور اپنی خانہ کش کار تھکانا لٹھ سے فاسٹ ہو کر وہ پیر  
 اؤٹ لکھنے لگے، اور اس شخص کو لے کر عام میں مرزا کو سوجھا تھا کہ برے

سے بھئی سب سے ایک بار پھر اسے استعمال کر دیا تھا، آپ اگر... ان  
 لوگوں نے اسے نقش چیر چیرا دیا تو سب کچھ اگوا لیں گے لیکن وہ

اپنی حکومت کے علم میں سب سے بغیر براہ راست کسی کو کوئی اطلاع  
 نہیں دے سکتا تھا، تو پھر اسے کیا کر چاہیے، وہ لوگ اسے تازہ...

روک سکتے تھے کیونکہ وہ ان کے ملک میں تقیم تھا اور پاسپورٹ  
 جعلی تھے، جنرل اپنی جعلی کو مل جاتا ہی پتہ نہ تھا۔

وہ آٹھ گیارہ گھنٹہ پر حکومت کا جانے لینے لگا، عمارت سے  
 باہر قدم نکالنے کی ممانعت کر دی تھی، اور باہر ان کی نگرانی کے لیے سڑ

افراد موجود تھے۔ لیکن وہ مرزا کی کیا، جو تھک ہار کر بیٹھا جاتا مسل  
 اسی ملک وود میں لگا رہا کسی طرح فرار کی کوئی راہ نظر آئے۔ اسی

دوران میں اس نے صدمہ دہانہ کھلنے کی آواز سنی اور پیر پر دس کی  
 چاب دھکی سٹائی دی، جیسے کہ فریجنگ پکڑ کر رہی تھی، یعنی ان کی

میزبان آگئی تھی، مرزا کو دیکھ کر اس نے بیٹھ کر اہلکار کو بھی خوش  
 اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہا، مرزا ان اہلکاروں سے حد و گش عورت تھی۔

تھیں زیادہ اختلاف تو نہیں کرنا چاہا؟ "اس نے مرزا سے پوچھا۔  
 "کچھ ایسا یاد بھی نہیں،" مرزا نے اطمینان دلا دیا۔

شاہ جیسے کی اور شخص کو جی سماعت بھی، اس کی نندگی  
 سے خبردار آکر پہنچی تھی، وہ ایک دم کمرے سے نکل گیا۔

چاند کی کرن میں جان پڑ گئی ہے، "اس نے سسکا کر کہا۔  
 "فکرے میں پسند آتی، انہیں؟"

"بہت زیادہ۔"

"شیک اپاں ہے، مجھے بتا دیا تھا کہ میں یہاں ہیں۔  
 "میں تو اس مجھے ہی مجبوراً بلیہ دفعہ خود کھیل میں۔"

"یہ بات ہوئی۔"  
 "ت میری فرمائش تھیں، جیسا کیا ہے؟"  
 "تھارڈوں، تھارڈ؟" اور تھارڈ نے پوچھا۔

"ہائے، ہائے، ہائے، ہائے۔"  
 "اور تھارڈ... اور تھارڈ...؟"

"میں نہیں ہوں۔"

"اور یہ...؟" اس نے مرزا کی طرف دیکھ کر پوچھا۔  
 "ہر جگہ، وہی لکھت آت چھا، ایک لینڈ، جیسے نے کہا، اور

اُردو میں مرزا سے بولا: "آپ نے فریجنگ سادھلی ہے، ہائے، کیا  
 تھارڈ بھی آیا ہے، جنرل نے۔"

"نہیں ہے۔" اس نے بے ساختہ اُردو میں کہا اور مرزا کی اصل  
 پڑا اور اس کا ترجمہ دھواں دھواں ہو گیا تھا۔

"لک... کیا مطلب؟" وہ ہلکایا۔  
 "میں نے کہا، تھیں، لکھ کر دس، لکھ کر دس، جاتی ہوں، ورنہ

کبھی تم سادھ پند آزاد نہ ہو جاؤ۔"

"آپ تو... اتنی باعہادہ آکھ،" جیسے جوت سے بولا۔  
 "چلو کہہ سکتا ہوں،" مرزا نے ہاتھ دھو کر بولا: "ہم خود ہی باتیں

کریں گے۔"

"آپ، مجھ سے کہہ رہے ہیں، جیسے جوت سے بولا۔  
 "ہاں، تم سے کہہ رہا ہوں، لکھ کر دس، مرزا نے سخت پیچھے

میں بولا۔

جیسے اسے عجیب نظروں سے دیکھتا ہوا کہ میں جلا گیا اور  
 مرزا نے اس سے کہا: "یہ تم کیا کر رہی ہو؟"

"نہیں، بکر جو،" ممانعت اپنے گھر پہنچ جائے، صحتا نہیں...،  
 ان کے حملے کیا گیا تھا، وہ تم سے بھی وہیں پہنچائے جاتے، یہاں... ان

چاند کو کھینچا گیا تھا؟"

"میرا خیال ہے کہ یہ ممانعت باک ہے، ہماری آواز میں ان ملک  
 پہنچ رہی ہیں گی۔"

"میری مودگی میں یہ نامک ہے، پھر کسی پکڑ کر ان کی ترقی،  
 ہمارے مقابلے میں ان کے کھیل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی؟"

"وہ تو نہیں دیکھ رہا ہیں لیکن آپ وہ صحت بھی بیان  
 کر دو جس کے تحت تم نے ہیں، ان کے حوالے کر دیا تھا۔"

"میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تم سے باؤل سے صحت  
 کے حوالے سے تو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا، یہی ملک سے اس  
 کا غلط فہم تھا۔"



محبوبی تھی، غزلان فرما تھا اسے علاوہ میرا یہ کام کوئی اور نہیں کر سکتا تھا؟  
 "تو کیا واقعی تم لوگ میرے بے سزا کے صحت جوڑ کر رکھے ہو؟"  
 "یہ جھوٹ ہے، لیکن اس میں میرا ہاتھ نہیں ہے۔"  
 "کیا مجھے یہ جان کر تم اپنے کارے فدا کر دینا نہیں کر رہی؟"  
 "ہرگز نہیں۔ یہ محض اندازہ فکر کا فرق ہے۔ تم زندہ رہ کر باہر  
 بے بہت کچھ کر سکتے ہو، میں جانتی ہوں تم کبھی نہ ایسی بہادری صرف  
 فرور کر سکتے۔"

"شیک ہے انتظار کرو۔"  
 "میں انتظار ہی تو کر رہی ہوں۔"  
 "تو تم کہاں سے کب واپس آؤ گی؟"  
 "شیک ایک گھنٹے بعد۔ وہ مری دیکھتی ہوئی ہوئی، لیکن  
 اس کی طرف سے ہوشیار، ناگہاں دوسرے کیپ کے پتے نہ  
 چڑھ جاؤ۔"

"میں دیکھوں گا۔"  
 "وہ پاسپورٹ مجھے دے دو اور دوسرے پاسپورٹ تمہیں،  
 اسی جزل سے مل جائیگا جو تمہیں لینے آئے گا۔"  
 "لیکن تم اس پر وہاں کیسے آؤ گی؟"  
 "میں اسی صحت کے شیک آپ میں ہوں جو یہاں جو آنے  
 کے لیے شیک کی تھی لیکن یہاں نہیں پہنچی۔"  
 "تمہاری اصلی صحت دیکھنے کر تم کی جانوں؟"  
 "اگر کبھی میرے جسم کے تو فرور دیکھو گے۔"  
 "تمہارا جوئے کے لیے مجھے میرے شیک کا امتحان تو نہیں دینا  
 پڑے گا۔"

"بس پیپ رجو۔ وہ پڑاوی سے ہوئی اور دوسری طرف  
 دیکھنے کی۔ غزلان شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف  
 دیکھے جا رہا تھا۔"

"اچھا تو پھر؟"  
 "میں نے ان کی اور تمہاری گفتگو کا ایک ایک لفظ سنا ہے کہ  
 تمہارے کوٹ کے فالس کے اندر جا ایک سو روپے۔"  
 "تم نے اس بار مجھے کسی گھمسنے کی طرح استعمال کیا ہے۔ اسے یاد  
 رکھنا اور میں بھی یاد رکھوں گا۔"  
 "مجھے خوشی ہے کہ تم نے انھیں باؤل دے سونے کے بارے  
 میں کچھ نہیں بتایا۔"  
 "میں کچھ جانتا ہی نہیں۔"  
 "بہت کچھ جانتے ہو، مگر میں نے تو جی تو تم لوگوں کو یہاں سے  
 نشانہ یا تو وہ تم پر تھوڑی آڑ مائیں گے۔"  
 "دیکھا جائے گا۔ تم مجھے کیا سمجھتی ہو؟"  
 "کنفیڈنسیل چیز پر آدمی صرف بول سکتا ہے۔"  
 "ہاں، یہ بات تو ہے اور تم یہاں میرے فٹ میں ٹپا ڈالنے  
 سے رہیں۔"

"وہ سب دھوکہ تھا، تم خود ہی اس کی وضاحت بھی کر چکے ہو  
 کنفیڈنسیل چیز سے چالاک کوئی صورت نہیں ہوتی۔"  
 "پھر تمہارے یہاں سے لپکے کی کیا صورت ہو گی؟"  
 "ایک جزل پھر آئے گا اور تم لوگوں کو اپنے ساتھ بارے ہائے  
 کا پھر ایک چار فٹیار سے تم سٹائی پیچو گے۔ وہاں سے با آسانی  
 ملک تک پہنچ سکو گے۔ اس بار دوسرے پاسپورٹ تمہارے ساتھ  
 ہوں گے۔ وہ تین پاسپورٹ واپس کر دو۔"  
 "میں حرا تھا ہوں کہ تم مجھے پھر صحت ہی کے یہ ٹرائٹ کر دو۔  
 تب سے میرے ملک میں کیسٹ پلیئر کی ضرورت ہوئی ہے جی سے  
 گزر جانے کو دل چاہتا ہے جس گھر میں قدم رکھو اس جان بانی رہاں  
 کی یہی یہی سٹائی دینے لگتی ہے۔"  
 "اپنے ہی گھر میں پڑے رہا۔ وہ اس کی آنکھوں میں لکھتی  
 ہوئی مسکرائی۔"

"اپنا کوئی گھر ہی نہیں ہے۔"  
 "تم آخر کب آدمی بنو گے، غزلان؟" وہ آدھے بے حد متحوم رہے۔  
 "میں بول۔"  
 "ابھی ارتقاء کا عمل اس دور میں داخل نہیں ہوا، یہاں تبھی  
 از خود آدمی بن سکیں۔"  
 "کیا میں تمہیں بھی یاد آتی ہوں؟"  
 "کیوں نہیں، تب غم سے تک کوئی بے وقوف بتائے والا نہیں  
 ملتا تو تم بہت یاد آتی ہو۔"

